تذکرۃ الموتیٰ والقبور

مؤلفہ

ملک العلماء حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ

مترجم

مولانا اقبال الدین احمد

ناشر

واحد بُک ڈپو

جونا مارکیٹ - کراچی ۲

Marfat.com

تذکرۃ

الموتیٰ والقبور

مؤلفہ

ملک العلماء حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

مترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

ناشر

واحد بک ڈپو۔ جونا مارکیٹ۔ کراچی ۲

Marfat.com

60,859

جملہ حقوق محفوظ

بار اول — مئی ۱۹۶۷ء

8735/

تعداد

زیر اہتمام — عبدالواحد

قیمت — دو روپیہ

عبدالواحد نے جاوید پریس میں طبع کرا کر واحد بک ڈپو
جونا مارکیٹ کراچی ۲ سے شائع کیا

Marfat.com

فہرست مضامین تذکرۃ الموتیٰ والقبور

عرض ناشر ۵
مقدمہ ۶
آغاز موت ۹
رنج و مصیبت میں تمنائے موت و بد دعا ناجائز ہے ۱۰
اسلام میں بگاڑ کے اندیشہ پر تمنائے موت کی اجازت ہے ۱۱
وصالِ حق ۱۲
علامات خاتمہ بالخیر ۱۳
مرض موت کے آخری بول ۱۶
تلقین میت ۱۶
مرنے والوں سے فرشتوں کا کلام ۱۸
ملک الموت اور مددگار فرشتے ۱۸
مددگاران ملک الموت ۲۰
کیفیت انتقال مؤمن و کافر، بوقت مرگ فرشتوں کی حاضری میت کا دیکھنا اور سننا ۲۳
شہداء ۳۴
مسلمان میت کی روح کی دوسرے مسلمانوں کی ارواح سے ملاقات ۳۸
صلحاء کے ہمسایہ میں دفن کے فائدے ۴۲
مرنے والے کو تلقین اور اس پر پڑھنے کی دعائیں ۴۳
تنگی قبر ۴۶
قبر میں میت کے اعمال انسانی صورت میں ۴۷
میت سے قبر کی گفتگو اور عذاب قبر ۴۷
عذابِ قبر و نکیرین ۴۸
سوال منکر و نکیر ۴۹
غیر مسئول اور عذابِ قبر سے مستثنیٰ ۵۱
قبر کی سختی اور آسانی ۵۳
مشایعت جنازہ ۵۴

Marfat.com

اسبابِ نورانیت قبر و تاریکیٔ قبر ۵۵
حسابِ قبر ۵۷
عذابِ قبر ۵۸
التواء عذاب قبر ۶۰
عذاب قبر نہ پانے والے ۶۱
اندرونِ قبر انبیاء و اولیاء کی نماز و عبادت میں مشغولیت ۶۴
زیارتِ قبور ۶۶
ارواح کے رہنے کی جگہ ۶۷
کامل مسلمانوں کی اقسام ۷۰
شہداء کا مسکن بیرونِ جنّت ۷۱
ارواح مومنین اور جنّت کی دید ۷۲
زندہ لوگوں کے اعمال مُردہ رشتہ داروں کو سنائے جاتے ہیں ۸۲
ارواح مومنین کی خواب میں عرش تک رسائی ۸۲
مُردوں کو زندہ لوگوں سے تکلیف ۸۴
میّت کو قبر میں نفع دینے والے اُمور ۸۷
موت کے اچھے اوقات ۹۹
انبیاء و شہداء کے جسم قبر میں ۱۰۰

Marfat.com

عرضِ ناشر

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لئے موت وحیات مقرر کی ہے فرماں برداروں کو ان کی قبور میں نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اور گنہگاروں کو ان کے کئے کی سزا دیتا ہے۔

اور درود و سلام پیش ہے سرورِ کونین حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کہ آپ نے مسلمانوں کو علیین کی خوشخبری دی ہے اور کافروں کو سجین کی خبر سنائی ہے اور آل و اصحاب پر جنہوں نے حسن خاتمہ کے حصول میں قدم رنج فرمایا۔

چونکہ تمام مسلمانوں کو مرنے کے حالات، اچھی اور بری موت، اور خاتمہ بالخیر جاننے کی ضرورت لاحق ہے تاکہ احکامِ الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے انجام بخیر ہو۔ اس لئے اس ناچیز ناشر نے بصرف کثیر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کا یہ مختصر رسالہ "تذکرۃ الموتی والقبور" مولانا اقبال الدین احمد صاحب سے سلیس زبان میں ترجمہ کرایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اس کی اشاعت کی مجھے عزت دی۔

میری عرصہ سے خواہش ہے کہ اسی نوعیت کی زیادہ سے زیادہ کتب اردو زبان میں منتقل ہوتی رہیں جس کے لئے ناظرین کرام کی توجہ خصوصی درکار ہے کہ اپنی طلب پوری کریں اور تشنگی اس طرح دور فرمائیں کہ اس مکتبہ کی خدمات حاصل فرماتے رہیں۔

عبدالواحد جونا مارکیٹ
کراچی ۲

Marfat.com

مقدمہ

علم وہ دولت دوامی ہے جس کے حصول کے لئے انبیاء، صحابہ اور بزرگانِ دین ہمہ تن مصروف عمل رہے اور یہی وہ علم ہے جس کے بارے میں سرکارِ کائنات صلعم کی بدولت عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ سے ہمیں نوازا گیا ہے۔ علم اور قیمتی معلومات ہی سے بنیادی اور اساسی حقائق واضح ہوتے ہیں جن کے ذریعہ دنیاوی زندگی میں مسرتیں پابوس ہوتی ہیں اور معلومات کے وہ گرانبہا ذخیرے ہاتھ آتے ہیں جن کی مدد سے تمام خواہش پوری ہوتی ہیں۔ مسلمان کی خواہش و آرزو یہ ہے کہ اسے مرضی الٰہی حاصل ہو جائے جس کے لئے اس دنیا میں اُسے وہ کام انجام دینا ضروری ہیں جن کی تعلیم حضور سرورِ عالم نے فرمائی ہے تاکہ جنت کے ہم مستحق ہوں اور تمام مشکلات سے علحدہ رہ کر دیدارِ الٰہی کی دولت سے سرشار ہوں اور موجودہ دنیا میں کارفرما نظر آئیں۔

زیرِ نظر کتاب "تذکرۃ الموتی والقبور" میں اگرچہ وہ تمام مضامین ہیں جو متفرق احادیث میں علحدہ علحدہ پائے جاتے ہیں لیکن اس کتاب میں وہ ہر لحاظ سے نئے اور ناشنیدہ اس لئے پاتے جاتے ہیں کہ بہ قیام عنوانات یکجا بیان کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کو اردو کا لباس پہنانے میں اس امر کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ سلاست بیان جاری رہے اور بیانات کی درستی، صحت اور تحقیق کے متعلق اپنوں یا بیگانوں کے لئے کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ اگرچہ ابتدا میں فٹ نوٹ دینے کا ارادہ تھا کہ ہر مسئلہ پر مفصل بحث مکمل ہوتی رہے مگر پھر اس خیال نے باز رکھا کہ اسی طرح کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی اسلئے صرف سلیس ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اس کتاب "تذکرۃ الموتی والقبور" کے مولف حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو بمقام پانی پت ۱۱۴۳ھ پیدا ہوئے آپ کے

Marfat.com

جدِ امجد حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی مشہور بزرگ تھے جن کی اولاد علم و فضل کی حامل رہی اور تقریباً ہر شخص مسندِ قضا پر جلوہ گر رہا۔ قدیم بادشاہوں کے زمانہ میں آپ کے بزرگ قاضی (جج) رہے اور یہ سلسلہ قضاۃ (جج) آپ تک پہنچا۔

آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا جو آپ کی والدہ ماجدہ کی عمدہ تربیت کا نتیجہ تھا جنہوں نے بچپن ہی میں آپ کو قرآن کریم کی دولت سے مالا مال کیا اور اچھے اخلاق کا خوگر بنایا۔ آپ کی والدہ ماجدہ چونکہ خود وہم پرست نہ تھیں اس لئے آپ بھی توہمات سے دور رہے اور عالم ماں کی آغوش ہی سے علم کی دولت سمیٹتے رہے یہاں تک کہ (۱۶) سال کی عمر میں درسی کتابوں سے فراغت پا کر دستارِ علم باندھی۔ منطق، فلسفہ، ادب، تاریخ فقہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد چونکہ علم کی پیاس بڑھ چکی تھی اس لئے دہلی پہنچ کر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے حدیث کی تکمیل کی ۱۱۴۳ھ میں آپ کی دستارِ فضیلت حدیث باندھی گئی لیکن علم ظاہری کی تکمیل کے بعد علم و عرفان کی پیاس کا غلبہ ہوا چنانچہ منظر علم باطنی کے لئے ابتداءً شاہ محمد عابدؒ سے بیعت کی لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں اور طالبانِ حق کی تشنگی برداشت نہیں کرتا اس لئے قاضی صاحب کو میرزا جانِ جاناں حبیب اللہ مظہر شہید کی جانب متوجہ کیا۔ میرزا صاحب کا چشمہ فیض تمام طالبانِ حق کے لئے چشمہ حیات تھا چنانچہ قاضی صاحب سلسلہ رشد و ہدایت کی زبان میں ان سے طالب بنے، اور میرزا صاحب شیخ وقت نے اس مرید طالب میں طلب صادق کے جوہر دیکھ کر چند ہی دن میں کیمیا اثر بنا دیا۔ قاضی صاحب کی صلاحیت و مراتب کا اندازہ وہی حضرات لگا سکتے ہیں جو اہل دل ہیں اور جن کا نفس مطمئنہ انہیں عالم ملکوت کی سیر کراتا ہے، واقعہ یہ ہے کہ قاضی صاحب معرفت علم معرفت نفس اور معرفت ذات کے حامل تھے۔ جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ آپ کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنے دورانِ تدریس ہی میں "بیہقی" کہا کرتے تھے اور بعد تکمیل علوم ظاہری انہیں امام بیہقی کا لقب دیا تھا۔ علاوہ ازیں میرزا صاحب نے آپ کے قوت پرواز دیکھ کر علم الہدیٰ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ اور قاضی صاحب درحقیقت شہبازِ علم ہی تھے۔ قاضی صاحب نے محقق مصنفین کی ہر فن کی کتابوں کا علیحدہ علیحدہ مطالعہ کیا جن کی تعداد چار ہزار ہو بتائی جاتی ہے اور ان کے سوا (۸۲) سال کی عمر تک مختلف موضوعات پر مطالعہ کیا اور خود مشہور عالم کتب تصنیف و تالیف فرمائیں جن میں سے حسب ذیل مشہور ہیں۔ تذکرۃ الموتیٰ و القبور، ما لا بد منہ، منار الاحکام، رسالہ حرمت و اباحت سرود، حرمت متعہ، شہاب ثاقب، حقوق الاسلام، تذکرۃ المعاد، السیف المسلول، ارشاد الطالبین اور تفسیر مظہری۔

آپ مدت العمر قاضی (جج) رہے اور اس مصروفیت کے باوجود طلبہ کو درس

Marfat.com

دیتے اور طالبانِ حق کی تشنگی رفع کرتے ہوتے علوم ظاہری و باطنی کی نشر و اشاعت میں کمربستہ رہے بہ عمر (۸۲) سال ۱۲۲۵ھ میں آپ واصل حق ہوئے اور آپ کا جسم خاکی سرزمین پانی پت میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ آپ کا مزار تقسیم ہند سے پہلے مرجع عام و خاص تھا اور آپ کے مزار سے توفیق ارزانی ہوتی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد سے اگرچہ آپ کے مزار پر آپ کے زندہ جاوید کارناموں پر بے اعتنائی اور بے توجہی کی گرد تہہ بہ تہہ جم رہی ہوگی لیکن آپ کی جاں پاشی اور سربازی اس تحسین و اعتراف کی آرزومند ہے کہ آپ نے ایمان کی کی تازگی کی خاطر اس دنیا میں دین کی بلندی کے لئے جس فرض کی ادائگی و بجا آوری کے لئے ہم مسلمانوں کو اسباق دئے ہیں ان کو قلب و روح میں اس طرح دیں کہ ہمارے جسم ان کے آئینہ دار ہوں۔ بعض نے آپ کی تاریخ وفات فَهُمْ مُكْرَمُونَ فِي جَنّٰتِ النَّعِيْمِ لکھی ہے لیکن آپ کی تصانیف نے آپ کو حیات جاودان بخشی ہے اور اب ہمارا کام یہ ہے کہ آپ کے مایہ ناز سرمایہ علمی کی قدر شناسی کرتے ہوتے اپنی دنیا و آخرت میں نازیبا جرم کے مرتک نہ ہوں بلکہ اس کارگاہِ حیات کے اندر اپنے اعمال میں وہ جواہر تابناک کریں جن کے ذریعہ آخرت کی زندگی جو ہمیشہ کی زندگی ہو خوشگوار طور پر بسر کریں۔

قاضی صاحب رح نے اس کتاب الموتی والقبور میں اعمال خیر کرنے کی احادیث قلمبند فرمائی ہیں ان پر تمام مسلمانوں کو کمربستہ ہونا ضروری ہے تاکہ پاکستان کی آزاد دنیا اس چمن زار حیات میں نئی بہاریں لاتے۔ عمل خیر اور سرمستی الٰہی میں مشغول نظر آتے اور اسلامی عظمت کا ملاذ بن کو ہم سب سرمایہ عظمت دارین سے مکمل طور پر بہرہ مند ہوں۔ آمین ثم آمین

الموتی والقبور وہ کتاب ہے جس کا تقریبًا (۱۶۲) سال بعد یہ ترجمہ پبلش ہے اور اس کے مطالعہ سے وہ دولت عمل حاصل ہوتی ہے جو موجب سرمایہ دارین ہے۔ اے اللہ ہم کو عمل کی توفیق عطا فرما آمین۔

اقبال الدین احمد
۵/۳۷۷ لیاقت آباد
کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، آسمان و زمین اور آخرت کی تمام اشیاء اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہی مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا اور ان کے قدم جماتا ہے۔ اور درود سلام ہو رسول اکرم ﷺ پر جنھوں نے ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے بہترین دین اسلام سے ہمیں نوازا ہے

بعد از حمد و صلوٰۃ

حمد و صلواۃ کے بعد فقیر رب محمد ثناء اللہ پانی پتی عرض پرداز ہے کہ موت آنا لازمی ہے جس سے کسی کو مفر نہیں، موت کا ذکر اور اس کے حالات سے واقفیت پیدا کرنا، غفلت کے دور کرنے اور حصول برکات کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے یہ کتاب بہ زبان فارسی (بہ ترجمہ اردو) موت اور قبور کے حالات میں بہ استفادہ کلام علامہ جلال الدین سیوطیؒ پیش ہے تاکہ فیض عام جاری رہے

آغازِ موت

حسن بصریؒ کے ابن ابی شیبۃ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ اور اولاد آدم کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا زمین میں ان کے سمانے کی گنجائش نہ رہے گی جس پر حکم الٰہی ہوا کہ میں ان کو موت سے بھی دوچار کرتا

Marfat.com

رہوں گا، اس پر فرشتوں نے پھر کہا اس صورت میں انہیں دنیا میں زندگی گوارا نہ ہوگی، جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں انہیں دنیاوی زندگی پر حریص بناؤں گا

مجاہدؒ کے ذریعہ امام احمد نے بیان کیا ہے کہ آدمؑ کو زمین پر اتارنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا "ویران ہونے کے لئے اس دنیا کو آباد کرو اور مرنے کے لئے اس میں توالد وتناسل کرو" احمد از مجاہد

رنج ومصیبت میں تمنائے موت وبددعا ناجائز ہے

صحیحین میں حضرت انسؓ کا بیان درج ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا "کسی نقصان پر اپنی موت کی دعا نہ کرو اور بحالت مجبوری یوں کہو" اے اللہ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت بہتر ہو تو موت دیدے۔ آرزوئے موت کی ممانعت میں اکثر احادیث وارد ہیں۔ بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی زبانی یہ حدیث ہے "کوئی اپنے مرنے کی آرزو نہ کرے بلکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو بہت ممکن ہے کہ وہ اس دنیا میں بیشتر نیکیاں کرے اور اگر بُرا ہے تو امکان ہے کہ وہ توبہ کرلے"

ترمذی میں احمد وحاکم نے ابی بکرؓ کے ذریعہ یہ صحیح حدیث مرقوم کی ہے کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہؐ بہترین آدمی کون ہے؟ ارشاد عالی ہوا دراز عمر و نیک اعمال، پھر اُس نے پوچھا اور بدترین شخص کون ہے؟ فرمایا دراز عمر جو بدکردار ہو۔ علاوہ ازیں احمد نے حضرت ابوہریرہؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے ایک شخص نے جام شہادت نوش کیا جس کے کئی سال بعد اس کے بھائی نے وفات پائی اور حضرت طلحہؓ نے اس وفات یافتہ کو خواب میں

Marfat.com

جنت میں اس کے شہید بھائی سے دو قدم آگے دیکھ کر یہ خواب سرور عالمؐ سے بیان کرتے ہوئے اس واقعہ پر تعجب کا اظہار کیا، جس پر سرکار ابد قرارؐ نے فرمایا متوفی نے اپنے بھائی کی شہادت کے بعد ماہ رمضان کے پورے روزے رکھے اور سال بھر تک مسلسل نماز پڑھتا رہا اسی لئے اپنے شہید بھائی سے آگے ہے، اس پر تعجب کی کیا بات ہے۔

اسلام میں بگاڑ پیدا ہونے کے اندیشہ پر تمنائے موت کی اجازت

اگر اسلام میں کسی قسم کی فتنہ انگیزی کا خوف دامن گیر ہو تو ایسی صورت میں تمنائے موت کی اجازت ہے، جیسا کہ سرور عالمؐ سے یہ دعا مروی ہے، میرا ارادہ جب کبھی قوم میں فتنہ انگیزی کا ہو تو اے اللہ میری روح کو اپنے حضور بُلالے اس حال میں کہ میری ذات سے دین اسلام میں کوئی فتنہ نہ اُٹھے۔ نیز رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کوئی شخص اپنے مر[illegible] آرزو نہ کرے البتہ اس وقت جبکہ اُسے یقین ہو جائے کہ وہ اعمال خیر کرنے سے عاجز ہے۔

بیہقی میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا "مُوت مؤمن کے لئے تحفہ ہے" اسی طرح حضرت جابرؓ و حضرت حسینؓ و ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ "مؤمن کے لئے موت غنیمت اور خوشبوئے جنت ہے" نیز ایک حدیث ہے کہ آدمی دو چیزوں کو غیر مناسب سمجھتا ہے ایک موت اور دوسرے قلت مال کو، حالانکہ موت دراصل گناہ کے کام کرنے سے بہتر ہے اور قلت مال اس لئے مفید و کارآمد ہے کہ قلت مال کے سبب سے حساب فہمی بھی کم ہوگی

Marfat.com

وصال حق

بعض بزرگوں نے شوق وصال الٰہی میں موت کی آرزو کی ہے اور سرورِ عالم ؐ نے رحلت کے وقت خود فرمایا ہے "اے اللہ تو ہی سب سے بڑا رفیق ہے"۔ نیز حضرت یوسفؑ نے کہا تھا اے اللہ تو مجھے حالت اسلام میں وفات دے اور صالحین سے ہم آغوش بنا۔ طبرانی میں ابی مالک اشعری کی زبانی ہے کہ رسول اکرم ؐ نے فرمایا اے اللہ اس شخص کے لئے موت کو محبوب[1] بنا دے جو مجھے تیرا رسول جانتا ہے

مولانا رومؒ نے کیا خوب کہا ہے

میں جسم کو چھوڑ کر آزاد ہونا چاہتا ہوں حتیٰ کہ روح کو جسم کا خیال تک نہ رہے اس کے بعد میں مقام نہایت الوصول میں ٹہلوں گا اور ٹہلتا رہوں گا۔

قرطبی نے یہ روایت لکھی ہے کہ کسی نبی نے ملک الموت سے کہا تم اپنی آمد سے قبل کسی اور کو کیوں نہیں بھیجتے تاکہ لوگ ہشیار اور باخبر ہو جائیں۔ ملک الموت نے جواباً کہا امیری آمد کی کئی چیزیں اطلاع دیتی ہیں مثلاً بیماریاں، بڑھاپا اور سماعت و بصارت میں فرق، لیکن جب کوئی شخص بھول کر توبہ نہیں کرتا تو میں خود اس کو دستک دیتا ہوں کہ موت آرہی ہے۔ اگلوں اور پچھلوں سب کے لئے میں خوف دلانے والا اور خوشخبری سنانے والا قاصد ہوں۔ اور میرے بعد کوئی اور قاصد نہ آئے گا جو خوشخبری سنائے یا خوف دلائے۔

---

[1] موت سے وہی لوگ محبت کرتے ہیں جو اعمال حسنہ کے مالک ہوتے ہیں اور موت چونکہ در اصل وصال الٰہی ہے اسی لئے صالحین اپنے حسن عمل کے پیش نظر اس دنیا سے کوچ کرنے کو جانتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینے کے لئے بصد شوق منتظر رہتے ہیں

(سیر اولیاء از اعلحضرت حکیم مسیح الدین احمد خان رح)

Marfat.com

حضرت ابوہریرہؓ نے صحیح حدیث بیان کی ہے کہ سرورِ عالمؐ نے فرمایا جسے اللہ نے (۶۰) سال کی عمر دی اُسے مزید توبہ کرنے کا عذر باقی نہ رہا۔

علاماتِ خاتمہ بالخیر

ترمذی نے رسول اکرمؐ کی یہ حدیث لکھی ہے "اللہ جس کے بارے میں چاہتا ہے اس سے اس کی موت کے قبل نیک کام کراتا ہے" حاکم واحمد نے عمرو بن جموح سے بھی یہی روایت کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ اللہ جس سے نیکی کرانا چاہتا ہے اس سے اس کی موت کے قبل اتنے نیک کام کراتا ہے کہ اس کے ہمسایہ بھی اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ اللہ جس سے نیکی کرانا چاہتا ہے تو اس کی موت سے ایک سال پہلے فرشتہ کے ذریعہ اس کے کارہائے نیک محکم کرا دیتا ہے اور خود توفیق دیتا ہے کہ بہترین اوقات میں اس کی موت واقع ہو۔ پھر موت آکر اُسے دیکھتی ہے کہ اللہ نے اس کے لئے کیا کیا عمدہ سامان مہیا کیا ہے اس کے بعد ملک الموت اس کی روح قبض کرتے ہیں۔ مرنے والا اللہ کی اور اللہ مرنے والے کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے۔ لیکن اللہ جب کسی بندہ پر اس کے اعمالِ بد کے سبب سے اس کی بدی کو اجاگر کرنا چاہتا ہے تو اس کے انتقال سے ایک سال پہلے اس پر شیطان کو مسلّط ہونے کا موقع دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے اور اس کی موت کا وقت اچھے کاموں کی انجام دہی میں صرف نہ ہو۔ ایسی حالت میں ملک الموت آکر دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے عذابِ قبر کا سامان کر دیا ہے تو اس کی جان بُری طرح نکالتا ہے اور اس حالت میں بندہ اپنے اللہ سے اور اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ سے ملاقات کو ناپسند

Marfat.com

تصور کرتا ہے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کی پناہ! سوء خاتمہ کی چار نشانیاں ہیں نماز میں سستی، شراب نوشی، نافرمانی، اور مسلمانوں کو تکلیف دہی۔ رسول اکرمؐ کا ارشاد عالی ہے کہ مرتے وقت مُردہ کی پیشانی عرق آلودہ ہو جاتی ہے یہ حدیث ترمذی نے لکھی ہے اور حاکم نے بہ صحت حضرت بریدہؓ سے بھی یہی روایت کی ہے۔ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے مرتے وقت اگر پیشانی پر پسینہ آئے آنکھوں سے پانی نکلے اور ناک کے نتھنے چوڑے معلوم ہوں تو یہ آثار رحمت الٰہی کے نزول کے ہیں اور اگر مرتے وقت گلے سے اونٹ کی سی گھٹی گھٹی سی آواز آئے، چہرہ کا رنگ متغیر ہو جائے اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو یہ علامت عذاب الٰہی کی ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے حضرت سلمان فارسیؓ کی زبانی تحریر کیا ہے۔ بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ کی زبانی یہ حدیث لکھی ہے کہ موت کے وقت مسلمان کی پیشانی عرق آلودہ ہو جاتی ہے، ہر مسلمان سے کسی نہ کسی صورت میں کوئی گناہ ہو جاتا ہے جس کا کچھ بدلہ اسی دنیا میں اُسے ملتا ہے اور کچھ تھوڑا سا بدلہ موت کی سختی کی صورت میں دیا جاتا ہے

فائدہ: مؤمن و کافر دونوں کو موت کی سختی سے دو چار ہونا پڑتا ہے مرد مومن کے لئے موت کی سختی دراصل رحمت الٰہی ہے جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہونے کے ساتھ اس کے علاوہ درجات کا بھی سبب ہوتا ہے۔ اور کافر کے لئے موت کی سختی اولین سختی ہے جس کے بعد دوسرے مصائب سے اس کو دو چار ہونا ہے۔ بعض اوقات کسی کافر کے اعمال نیک کے سبب اس کی موت کے وقت جو دنیاوی زندگی کی انتہاء ہے اس پر سختی موت نمایاں نہیں ہوتی۔ اور یہ وہ حدیث ہے جو طبرانی نے بحوالہ حضرت

Marfat.com

ابن مسعودؓ بیان کی ہے

وہب بن ورد دینوری کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں دنیا سے کسی کو اس لئے اٹھاتا ہوں کہ یہ اس کے لئے رحمت ہے گنہگار کو اس کے گناہوں کے عوض بیماری و مصیبت میں، دولتمندوں کو ان کے گناہوں کی پاداش میں تنگی معاش سے دوچار کرتا ہوں۔ اس کے باوجود بھی اگر گنہگاروں کے گناہ باقی رہ جاتے ہیں تو بوقت مرگ ان پر موت کی سختی وارد کرتا ہوں تاکہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو کر انتقال کرے جس طرح بوقت ولادت گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ اور جس گنہ گار کے حق میں عذاب مقدر ہے تو اس کی ہر نیکی کے عوض اُسے صحت و تندرستی، کشادہ روزی، راحت زندگانی اور دنیا کا ظاہری چین دیتا ہوں تاکہ مرتے وقت اس کی کوئی نیکی نہ رہے جو اسے آتش دوزخ سے بچاسکے۔ ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ مسلمانوں کو ہر چیز کے وقوع پر ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ بوقت مرگ، موت کی سختی کا بھی اس کو ثواب ملتا ہے۔

ابن ابی دنیا نے حسن بصریؓ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ جس طرح تلوار کے تین سو وار سخت ہوتے ہیں اسی طرح اتنی ہی سختی موت کی ہے۔ نیز حضرت علیؓ کی زبانی روایت ہے کہ موت کی بہ نسبت تلوار کے ایک ہزار وار سہنا آسان ہیں۔

خطیب نے حضرت انسؓ کی زبانی سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ شہید کو موت سے کوئی رنج والم نہیں ہوتا البتہ اتنی سی تکلیف ہوتی ہے گویا ناخن سے کوئی عضو کھجایا جائے اور یہی حدیث انہی خطیب نے حضرت

Marfat.com

قتادہ کے حوالہ سے بھی لکھی ہے

مرنے والے کے مرض موت میں آخری کلمات، تلقین میت، اور مرنے والے گئے واسی گفتگو

مرض موت کے آخری بول حاکم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے ذریعہ رسول اکرمؐ کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ جو شخص اپنے مرض موت میں لا اِلٰہ اِلّا انتَ سُبحانکَ اِنّی کُنتُ مِنَ الظّالِمِین (۴۰) مرتبہ پڑھ کر وفات پائے وہ شہید کا ثواب پاتا ہے اور اگر تندرست ہو جائے تو اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ علامہ مروزی نے بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کی ہے کہ باوضو فوت ہونے والے کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور احمد و حاکم نے سرورِ عالمؐ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ موت کے وقت جس کے آخری بول لا الہ الا اللہ ہوں وہ بہشت میں جائے گا۔

تلقین میت مسلم نے یہ حدیث لکھی ہے مسلمانو! مرنے والے کو تلقین کرو یعنی مرنے والے کو کلمۂ لا الہ الا اللہ پڑھاؤ اور اُسے یاد دلاؤ کہ اس کی موت آنے والی ہے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ ایک لڑکے کو لا الہ الا اللہ کہلانا چاہ رہے تھے اور وہ لڑکا یہ کلمہ کہہ نہ پا سکتا تھا کیونکہ اپنے والدین کا نافرمان تھا۔ غرضکہ جب اس کی والدہ اُس سے راضی ہوگئی تو اس لڑکے نے کلمہ پڑھا جس کے بعد سرورِ عالمؐ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہیں جس نے میرے سبب سے اس لڑکے کو آتش دوزخ سے چھٹکارا دلایا۔

ابن ابی الدنیا اور دیلمی نے بحوالۂ ابی الدرداء یہ حدیث لکھی ہے کہ

Marfat.com

مرنے والے کے سرہانے اگر سورۃ یٰس پڑھی جائے تو روح بہ آسانی نکل جاتی ہے۔ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے شعبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مرنے والے کے پاس انصار سورۃ البقر پڑھا کرتے تھے۔ مروزی نے جابر بن زیاد سے روایت کی ہے کہ مرنے والا مرتے وقت اپنے دوستوں کی زبانی سورۃ رعد کا سننا زیادہ پسند کرتا ہے کیونکہ اس سے موت آسان ہو جاتی ہے[1]۔

لوگوں کا بیان ہے کہ کسی کے انتقال سے قبل رسول اکرم ؐ کے حضور ہم لوگ یہ دعا پڑھتے تھے۔ اے اللہ فلاں ابن فلاں کے گناہ بخش دے اس کی خوابگاہ کو ٹھنڈا اور فراخ کر دے، موت کے بعد اس کو آرام دراحت دے اور رسول اکرم ؐ کی خدمت میں ملا دے۔ اس کی کارسازی فرما۔ اس کی کارسازی فرما۔ اس کی روح کو صالحین کی روح کے زمرہ میں شامل کر، اسے اور ہمیں جنت میں اکٹھا کر جہاں بقاو دوام صحت ہے، ہم سے رنج و تکلیف دو کر دے اور اس دعا کے ساتھ ہی رسول اکرم ؐ پر درود شریف بھی پڑھتے تھے دعائے متذکرۂ بالا کو لوگوں نے دوبارہ پڑھا تا آنکہ روح بہ آسانی پرواز کر گئی[2]۔

---

[1] موت سے گرانی طبع تو تمام انسانوں کو ہوتی ہے مگر مسلمان کو عقلی گرانی نہ ہونی چاہیئے اس کا علاج یہ ہے کہ ہر شخص اعمال صالح کرے اور باجماعت پابندی نماز کے ساتھ اپنی ایمان آوری کی تجدید کرتا رہے تاکہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اپنے دیدار کا ذوق و شوق نمایاں کر دے اور نتیجہ کے طور پر اس سے طبعی و عقلی گرانی بھی نہ ہو۔ اور حسب فرمان سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سورۃ یٰس و رعد و کلمہ طیبہ پڑھتے رہنا چاہیئے تاکہ وصال الٰہی کے وقت بھی اللہ ہی کا نام ورد زبان ہو (تفصیل کے لئے دیکھئے سیرادلیا از اعلٰحضرت حکیم مسیح الدین احمد خان ؒ مدفون شاہ آباد (رام پور) سنہ ۱۹۲۸ء)

[2] دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے کی بزرگوں سے یہ دعا منقول ہے۔ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا۔ وَاذْکُرْ دِیْنَکَ الَّذِیْ کُنْتَ عَلَیْہِ مِنْ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ۔ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ

(بقیہ صفحہ آئندہ)

Marfat.com

مرنے والوں سے فرشتوں کا کلام

ابن ابی شیبہ نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ سکرات موت کے وقت سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھنا چاہئے۔ طبرانی نے سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے کہ میت کے پاس فرشتے آتے ہیں اور مرنے والے کے حق میں لوگ جو کچھ پڑھتے ہیں فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں، اس کے بعد آپؐ نے یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ اس مرنے والے کے درجات بلند کر، ہدایت کرنے والوں کے زمرہ میں اس سے شمار کر، اس کے پس ماندگان کو اس کا خلیفہ بنا اور روز محشر ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔

ملک الموت اور مددگار فرشتے

باب در احوال ملک الموت

ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ابراہیمؑ کو اپنا خلیل اور دوست بنایا تو ملک الموت نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا "مجھے اجازت دی جائے کہ یہ خوشخبری حضرت ابراہیمؑ کو سنا آؤں" چنانچہ بہ اجازت الٰہی ملک الموت نے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آ کر انہیں یہ نوید مسرت دی۔ جس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور ملک الموت سے کہا بتاؤ تم کافروں کی روح کس طرح قبض کرتے ہو؟ ملک الموت نے جواباً کہا

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اِغْفِرْلَنَا یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ عورت کی میت کی صورت میں یَا عَبْدَ اللّٰہِ کے بجائے یَا اَمَۃَ اللّٰہِ کہیے اور مذکر ضمائر کی بجائے ضمائر مؤنث ادا کرے۔ دفن کرنے والوں میں سے چند بزرگ یہ دعا باری باری تلقین کریں تو مناسب ہے

(گنجینۂ دعا از استاذی مفتی محمد علی قبلہ و کعبہ مجتہد لکھنو)

Marfat.com

اے خلیل اللہ! اس کے دیکھنے کی آپ میں تاب و سکت نہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا درست لیکن کچھ تو بتاؤ۔ چنانچہ ملک الموت نے کہا اچھا ذرا اپنا منھ دوسری طرف پھیر لیجئے اور حضرت ابراہیمؑ نے منھ پھیر کے بعد پلٹ کر دیکھا کہ وہ ایک سیاہ رنگ کا مجسمہ ہے جس کا سر آسمان سے باتیں کر رہا ہے، منھ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، اس کے جسم کا ہر بال انسانی صورت ہے اور ان تمام انسانوں کے منھ اور ہر مسام سے آگ کے شعلے بلند ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ پر غشی کی کیفیت طاری ہو گئی اور چند لمحے بعد ہوش میں آ کر ملک الموت کو پہلی والی صورت میں دیکھ کر کہا اے ملک الموت اگر کافروں پر موت کی سختی بھی پیش نہ کی جائے تو ان کو صرف تمہاری صورت ہی دیکھ لینا کافی ہوتی اور وہ بن موت مر جاتے۔ اس کے بعد آپؑ نے کہا اے ملک الموت اچھا بتاؤ مسلمانوں کی روح کس طرح قبض کرتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا اچھا آپ ذرا منھ پھیر لو۔ چنانچہ آپ نے منھ پھیر کر پلٹ کر ملک الموت کو دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت جوان رعنا ہے جو سفید پوش ہے اور اسی سے خوشبوئیں پھوٹ رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر کہا اے ملک الموت! اگر مسلمان کو بوقتِ نزع اللہ تعالیٰ کی رحمت نصیب نہ ہوتی بلکہ وہ صرف تمہاری پیاری صورت دیکھ لیتا تو اس کے لئے یہی بہت کافی ہوتا۔ اور ابن ابی الدنیا نے کعبؓ کے حوالہ سے بھی یہی روایت کی ہے۔

ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ ملک الموت تو صرف ایک ہی فرشتہ ہے وہ مشرق سے مغرب تک کے جنگلی میدانوں وغیرہ کے لوگوں کی روح کس طرح قبض کرتا ہے؟ ارشاد عالی ہوا اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو ملک الموت کے

Marfat.com

کے احاطہ میں اس طرح کر دیا ہے جیسے تمہارے پاس کا کوئی طشت جس میں سے تم جس طرف سے چاہو لے سکتے ہو۔ احمد نے حضرت معمرؓ سے روایت کی ہے کہ قبض روح کی بابت جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم صادر نہیں ہوتا اس وقت تک ملک الموت کسی شخص کی موت سے واقف نہیں ہوتے۔ ابن ابی الدنیا نے ابن جریج کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہر ایک کی موت کے لئے بہ تعین وقت ملک الموت کو حکم الٰہی صادر ہوتا ہے۔ ابو نعیم وغیرہ نے مجاہدؓ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ملک الموت کے نزدیک تمام دنیا ایک طشت کی طرح ہے وہ اس طشت میں سے جس طرف سے جس کو چاہتا ہے بہ حکم الٰہی لے لیتا ہے۔

مددگارانِ ملک الموت

ملک الموت کے ساتھ ان کے معاون ومددگار اور پیشکار فرشتے بھی ہیں جو لوگوں کی ارواح قبض کر کے ملک الموت کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ جُریر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رحمت وعذاب دونوں کے فرشتے ملک الموت کے ساتھ رہتے ہیں، ملک الموت پاکیزہ نفوس کی روح قبض کر کے ملائکہ رحمت کے اور خبیثوں کی روح قبض کر کے ملائکہ عذاب کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ابن ابی حاتم اور ابن شیبہ نے حضرت ابن عباسؓ کی زبانی بیان کیا ہے کہ ملک الموت کے معاون ومددگار فرشتے بھی ہیں۔ اسی طرح ابو الشیخ نے امام نخعی کے ذریعہ بیان کیا ہے کہ ملک الموت اپنے مددگاروں سے ارواح لے لیتے ہیں۔

ابن وہب سے مروی ہے کہ جو فرشتے انسان کے ساتھ رہتے ہیں وہی اس کی اجل لکھتے اور وہی اس کی روح قبض کرتے ہیں پھر ملک الموت کے حوالہ کر دیتے ہیں اور ملک الموت ان تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔

طبرانی اور مندہ نے حارث بن خزرج کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے

وزرائے اور مددگاران یعنی ہم پیشکاران انسان

Marfat.com

ایک مرنے والے انصاری کے سرہانے ملک الموت کو دیکھ کر فرمایا اے ملک الموت میرے اس رفیق مسلمان کے ساتھ مہربانی و نرمی کرو۔ ملک الموت نے جواباً کہا یا رسول اللہؐ آپ بہ صد مسرت مطمئن رہیں بس ہر مسلمان کے ساتھ نرمی برتتا ہوں اور یا رسول اللہؐ اطلاعاً عرض ہے کہ میں جب کسی کی جان نکالتا ہوں اور اس کے اہل خانہ گریہ وزاری کرتے ہیں تو میں اس روح کو لئے ہوئے اُسی گھر میں ٹھہر کر گھر والوں سے کہتا ہوں اے رونے والو! اللہ کی قسم! ہم نے اس متوفی پر کوئی ظلم وستم نہیں کیا اور وقت مقررہ سے پہلے اس کی جان نہیں نکالی، قبض روح میں جلدی نہیں کی اور جان نکالنے میں کوئی گناہ بھی ہم سے سرزد نہیں ہوا۔ حکم الٰہی پر اگر تم لوگ راضی بہ رضا ہو گے تو ثواب پاؤ گے اور اگر ناخوشی کا اظہار کرو گے تو گنہگار ہو گے۔ یاد رہے ہم تمہارے پاس بار بار آئیں گے۔

پس ہشیار باشید

اچھی طرح سُن لو۔ ہر گھر جس میں نیکوکار رہتے ہوں یا بدکار۔ میں انہیں شب و روز تلاش کرتا رہتا ہوں اور میں ہر اک چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ خود اپنے کو ویسا نہیں پہچانتے۔ اور اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر میں کسی مچھر کی بھی جان نہیں نکال سکتا۔ امام جعفر صادقؒ کا بیان ہے کہ اوقات نمازیں بھی لوگوں کی طرف ملک الموت متوجہ رہتے ہیں اور ملک الموت اس مرنے والے قریب آکر اس کی جان نکالتے وقت اگر مرنے والا پنج وقتہ نمازی ہے تو اس کے پاس سے شیاطین کو دور کر کے کلمۂ طیبہ کی اس سے تلقین کرتے ہیں پھر اس کی روح قبض کرتے ہیں۔ ابن ماجہ نے ابی امامہ کی زبانی رسول اللہؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبض روح کا کام ملک الموت کے سپرد فرمایا ہے اور شہدائے بحر کی ارواح

Marfat.com

اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے اور شہداء بحر سے وہ لوگ مراد ہیں جو حج کرنے کے لئے جہاز پر سوار ہوئے ہوں[1]۔

فضل رسول اللہ ﷺ

رسالتمآب ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ شعبان کی پندرھویں شب کو لکھا جاتا ہے کہ فلاں فلاں اس سال رحلت کریں گے، فلاں شخص نکاح کریگا اور اس کی اولاد پیدا ہوگی اور اس کا نام مُردوں کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ اور جن کا انتقال اس سال ہونے والا ہے ان کی ارواح قبض کرنے کے لئے ملک الموت کو حکم الٰہی دیا جاتا ہے (یہ حدیث مرفوع و موقوف ہے)

حاکم نے اپنی مستدرک میں عقبہ بن عامر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مرنے والے کی موت کو پہلے پہل وہ نگران فرشتے جانتے ہیں جو اس کے اعمال آسمان پر لیجاتے ہیں اور اس کا رزق آسمان سے لاتے ہیں لیکن جب کسی کا رزق ان کو آسمان سے نہیں ملتا تب ان فرشتوں کو علم ہوتا ہے کہ فلاں شخص کی موت واقع ہو گئی[2]۔

---

[1] احادیث مندرجہ بالا سے ثابت ہے کہ اچھے یعنی نیک لوگوں کو جان کنی کی تکلیف نہیں ہوتی اور ملک الموت ان کی روح بڑی مہربانی اور نرمی سے قبض کرتے ہیں اور بُرے لوگوں کا حال اس کے برعکس ہے کہ ہفتوں انکو جان کنی کی تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ ہم پر مہربانی فرمائے (از علامہ صفدر حسین)

[2] دیگر احادیث سے بھی ثابت ہے کہ ماہ شعبان کی پندرھویں شب کو لوگوں کا سال آیندہ کیلئے رزق و موت وغیرہ تحریر کیا جاتا ہے اسی لئے اس شب میں حنفی مسلمان زیادہ عبادت کرتے، خیر خیرات کرتے اور بیدار رہ کر دعائیں مانگتے ہیں ۱۴ تاریخ کے دن کی رات کو پندرھویں شب کہتے ہیں اور یہی شب برات ہے جس میں متعلقین اپنے متوفی اشخاص کے لئے دعائے مغفرت کرتے فاتحہ دیکر غرباء کو کھلاتے اور اپنے متوفی مسلمانوں کی ارواح کے آنے پر فاتحہ کے ذریعہ ان کو مسرور کرتے ہیں۔
(تفصیل کے لئے دیکھئے سیر اولیاء از اعلحضرت حکیم مسیح الدین اصفہانی رح)

~~84831~~ 87351

Marfat.com

کیفیت انتقال مومن و کافر بوقت مرگ فرشتوں کی حاضری میت کا دیکھنا اور سننا

احمد و ابو داؤد وغیرہ نے بہ طریق صحیح حضرت براء بن عازبؓ سے یہ روایت لکھی ہے کہ ایک انصار کے جنازہ پر سرورِ عالمؐ نے دو تین بار اَستَعِیذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ پڑھا اور فرمایا مسلمان کی موت کے وقت آسمان سے ایسے خوبصورت فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے آفتاب کی مانند درخشاں اور ان کے لباس میں جنت کی خوشبوئیں ملی ہوتی ہیں، یہ فرشتے تا بحد نظر اس کے اطراف بیٹھ جاتے ہیں ان کے بعد ملک الموت آکر اس مرنے والے کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ اور ذکر الٰہی میں آسودہ! مغفرت و رضائے الٰہی کے لئے جسم سے باہر آ، چنانچہ مسلمان کی روح جسم سے اس طرح بہ آسانی باہر آجاتی ہے جیسے مشک کی بوند ٹپکتی ہے۔ پھر ملک الموت اس روح آسودہ کو لے کر اس پاس بیٹھنے والے فرشتوں کے حوالہ کردیتے ہیں جس سے بہت سی ایسی خوشبوئیں لگائی جاتی ہیں جنکی مہک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ پھر اس روح کو آسمان پر اس طرح لیجاتے ہیں کہ تمام فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے اور کہتے جاتے ہیں کتنی اچھی پاکیزہ روح ہے۔ نیز اس کا نام عزت و توقیر سے لیتے ہیں کہ یہ فلاں ابن فلاں ہے، یہاں تک کہ آسمان کے دروازے کھلواتے ہوئے یکے بعد دیگرے ساتویں آسمان کے اوپر پہونچ جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کا نام علّیین میں لکھو اور اسے اب زمین پر لیجاؤ جہاں میں اسے پیدا کیا تھا چنانچہ اس روح کو زمین پر لاکر دوبارہ اس کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور قبر میں دو فرشتے آکر اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا پروردگار کون ہے؟ یہ مسلمان جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگار

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہے پھر فرشتے پوچھتے ہیں تیرا مذہب کیا ہے؟ یہ کہتا ہے اسلام۔ پھر استمزاج کرتے ہیں کہ تمہارے پاس کون نبی آئے؟ جس پر یہ مسلمان جو اپنی زندگی بھر ذکر الٰہی میں آسودہ تھا جواب دیتا ہے کہ رسول اکرمؐ ہمارے رسول خاتم النبیینؐ ہیں جس پر فرشتے دریافت کرتے ہیں تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ تو یہ مسلمان جواباً کہتا ہے میں نے قرآن کریم پڑھ کر اس کی تصدیق کی ہے چنانچہ ندائے غیب آتی ہے کہ میرے اس بندہ کا بیان بالکل درست ہے لہذا اس کے لئے جنت کے فرش فروش آراستہ کر کے اُسے حُلۂ جنتی پہناؤ اور جنت کا ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو۔ چنانچہ اسے جنت کی خوشبوئیں آئیں گی اور اس کی قبر تا بہ حد نظر کشادہ کر دی جائے گی جہاں اس کے پاس ایک خوبصورت، خوش پوش، خوشبوؤں سے معطر مجسمہ آکر کہے گا مبارک ہو اللہ نے تم پر آسانیاں فرمائی ہیں۔ یہ وہ دن ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ یہ متوفی پوچھے گا اے خوبرو مسرور تم کون ہو؟ وہ جواب دے گا میں تمہارے نیک اعمال کا مجسمہ ہوں۔ آخر کار یہ متوفی دعا کرے گا اے اللہ قیامت برپا نہ کر تا کہ اپنے اہل و مال کے پاس لوٹ نہ جاؤں۔

فرشتہ وورسول

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ کافر کی موت کے وقت سیاہ رو، فولاد پوش، دوزخی فرشتے آکر اس کے سامنے بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت اس سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں۔ اے نفس خبیث! اللہ کے غضب و قہر کی طرف چل چنانچہ اس کی روح اس کے جسم میں گھٹتی اور ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور ملک الموت اس ریزہ ریزہ روح کو اس کافر کے جسم سے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گیلے ریشم میں سے گڑی ہوئی میخ کھینچی جاتی ہے۔ اور دوسرے فرشتے اس کو عذاب میں گرفتار کرتے ہوئے اس روح میں اور میخیں ٹھونکتے ہیں اور اس روح میں سے مردار جیسی بدبو آتی ہے جس سے

Marfat.com

مزید بدبو اور سڑاند آتی ہے۔ عذاب کے فرشتے آسمان پر لے جاتے ہیں اور فرشتگانِ آسمان کی جس جماعت پر سے اس کا گذر ہوتا ہے وہ سب کہتے ہیں یہ کتنی بُری اور خبیث روح ہے جس پہ لے جانے والے فرشتے کہتے ہیں یہ فلان ابن فلان ہے اور اس کے تمام دنیاوی بُرے ناموں سے اسے موسوم کیا جاتا ہے تاآنکہ اس کو آسمان ہفتم تک لے جایا جاتا ہے جہاں اس کے لئے کوئی آسمانی دروازہ نہیں کھلے گا۔

رسول اکرمؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) "ایسے لوگوں کے لئے آسمانی دروازے کھولے نہ جائیں گے اور پھر وہاں سے انہیں پٹک دیا جائے گا" پھر سرورِ عالمؐ نے یہ آیت پڑھی "جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا تو اس کا حال ایسا سمجھو جیسے بلندی سے کوئی اچانک نیچے گر پڑا یا تو اسے کوئی پرندہ وغیرہ اچک لے گا یا ہوا جھونکا اُسے کسی دور دراز گوشہ میں لے جا کر پھینک دے گا" چنانچہ اس کی روح اس کے جسم میں داخل کردی جائے گی اور دو فرشتے اسے بٹھا کر اس کی قبر میں اس سے مندرجہ بالا تینوں سوال کریں گے اور وہ ہر بار جواب دیگا۔ ہائے ہائے میں نہیں جانتا، جس پر ندائے غیب آئے گی یہ شخص جھوٹا اپاٹیا اور کذابیا ہے۔ اس کے لئے آگ کے بچھونے بچھاؤ، اسے آتشین لباس پہناؤ اور دوزخ کا دروازہ اس کی جانب کھول دو۔ چنانچہ دوزخ کی گرمی اسے ستائے گی اور اس کا پتہ پانی ہو جائے گا اور اس کی قبر اتنی تنگ کردی جائے گی کہ اس کی ہڈیاں پسلیاں پچی پچی ہو جائیں گی۔ پھر ایک بدصورت، بدلباس، بدبودار مجسمہ اس کے پاس آکر اس سے کہے گا تیری بدبختی ہو۔ یہ وہ دن ہے جس کا اللہ نے تجھ سے وعدہ کیا تھا۔ یہ کافر پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کریہہ جواب

رسول اللہ ﷺ این آیت خواند

Marfat.com

دیکھا میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔ جس پر یہ کافر کہے گا۔ اے اللہ اب تو قیامت برپا کر دے۔

ابو یعلی اور ابن ابی الدنیا نے تمیم داری کے حوالہ سے یہ حدیث لکھی ہے کہ اللہ تعالی ملک الموت کو حکم دیتا ہے، میرے فلاں دوست کے پاس جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ، میں نے اس کی خوشی و ناخوشی کا امتحان کر لیا ہے میں نے اسے دوست پایا ہے، جاؤ اور اسے لے آؤ تاکہ میں اسے مکروہات دنیاوی سے نجات دے دوں۔ چنانچہ ملک الموت اپنے ساتھ پانسو فرشتوں کو جو بہشتی لباس و خوشبوؤں سے آراستہ و پیراستہ اور تخم ریحان کی جڑ کی طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں اور جن کے سر پر مختلف رنگ کی خوشبوئیں ملی ہوتی ہیں وہ مشک واذخر میں ڈوبا ہوا ایک سفید ریشمی حلہ لاتے ہیں اور اس اچھے آدمی کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور ملک الموت اس کے سر کے پاس، پھر ہر فرشتہ اپنا اپنا ہاتھ اس نکوکار کے عضو عضو پر پھیرتا ہے اور اپنے ساتھ لایا ہوا ابریشم اس شخص کی ٹھوڑی کے نیچے بچھا کر اس پر اذخر و مشک پھیلاتا ہے اور جنت کے دروازے اس پر کھول دئے جاتے ہیں جن سے جنت کی خوشبوئیں آتی ہیں اور جنت کے تحفوں میں سے گاہے حوروں اور گاہے پاکیزہ لباس کی طرف اسے رغبت دلائی جاتی ہے اور بچوں کو خوش کرنے کی طرح کبھی اسے جنت کا شوق دلایا جاتا ہے جس میں وہ بہ خوشی مشغول ہو جاتا ہے۔ اور حوران بہشتی اس کی منتظر رہتی ہیں اور ان تمام نعمتوں کے حصول کے لئے اس کی روح سرعت و کوشش کرتی ہے، چنانچہ ملک الموت اس سے کہتے ہیں اے پاکیزہ روح! جلد نکل کر بغیر کانٹوں والی بیری کی طرف چل اور تہہ بہ تہہ کیلوں کی پھلیوں

Marfat.com

گھنے درختوں کے لمبے سایوں اور آب رواں کی طرف قدم بڑھا۔ اور سرورِ عالم صلعم نے فرمایا ہے کہ میت کے ساتھ ملک الموت مادر مشفقہ کی مانند لطف و مہر کرتے ہیں چونکہ جانتے ہیں کہ یہ روح اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسندیدہ ہے اسی لئے اس روح پر لطف و کرم کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مزید رضامندی حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ملک الموت اس کے بدن سے روح اس طرح نکالتے ہیں جیسے خمیر میں سے بال، اور ملک الموت کے قبض روح کے بعد دیگر فرشتے اس سے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو، تم اچھے رہو اور جنت میں داخل ہو جاؤ اس کے بعد جسم اپنی روح سے کہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تو مجھ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے ساتھ معصیت سے دور رہ کر قیام پذیر رہی، تمہیں مبارک ہو کہ تم نے نجات پائی اور مجھے بھی نجات دلائی۔ اور روح بھی جسم سے اسی طرح خطاب کرتی ہے۔ اور وہ قطعات زمین جہاں اس مرنے والے نے عبادت الٰہی کی تھی اس پر گریہ وزاری کرتے ہیں اور وہ آسمانی دروازے جن سے اس کے عمل نیک اوپر جاتے اور جن سے اس کا رزق آتا تھا یہ بھی (۴۰) دن تک اس پر گریہ کریں گے، نکوکار کی قبض روح کے بعد پانسو فرشتے اس کے جسم کے پاس آتے ہیں اور اس میت کو لوگوں کے پہلو بدلوانے سے پہلے خود یہ فرشتے اسے پہلو بدلواتے ہیں اور لوگوں کے اس کے کفن کو خوشبو لگانے سے قبل یہ فرشتے اس کے کفن کو خوشبودار کرتے ہیں اور اس میت کے گھر سے اس کی قبر تک یہ فرشتے دو رویہ ایستادہ ہو کر اس کا استقبال اور استغفار کرتے رہتے ہیں۔

آواز زماں

اس وقت شیطان کھسیانی ہنسی کے ساتھ ایسی آواز نکالتا ہے جس سے اس کے جسم کی ہڈیاں چیختی ہیں پھر اپنے ساتھی چیلے چانٹوں سے کہتا ہے تم

Marfat.com

مرجاؤ! تم سے اس آدمی نے کس طرح خلاصی پائی؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اللہ کا یہ بندہ معصوم تھا اور احکام الٰہی کی نگہداشت کرتا تھا۔

غرضکہ جب یہ پاکیزہ روح آسمان پر جاتی ہے تو جبریل امین مع اپنے (۷۰) ہزار فرشتوں کے اس کا استقبال کرتے ہیں اور ان فرشتوں میں سے ہر ایک اس محبوب روح کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی مژدہ سناتا ہے اور جب ملک الموت اس روح کو عرش پر لیجاتے ہیں تو یہ روح حضور الٰہی میں سجدہ ریز ہو جاتی ہے جس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ملک الموت میرے اس بندہ کو سدرۃ، گھنے درختوں کے لمبے سایوں اور آب جاری کے پاس لے جاؤ۔ اور جب اس میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو داہنی طرف سے نماز، بائیں جانب سے روزہ، سرہانے سے قرآن کریم و ذکر الٰہی، پائنتی سے اس کی وہ دنیاوی رفتار جو نماز کے لئے تھی اور صبر و قرار دنیاوی اس کے گوشۂ قبر میں آجاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے بعض گناہوں کے سبب سے عذاب روانہ کرتا ہے جو اس میت کے داہنی طرف سے آتا ہے جس سے نماز کہتی ہے اللہ کی قسم! اس بندہ نے تمام عمر عبادت میں تکالیف برداشت کیں اور راحت و آرام سے دوچار نہ ہوا، تم دور ہو جاؤ۔ اب اسے قبر میں رکھدیا گیا۔ پھر وہ عذاب بائیں جانب سے آتا ہے اور روزہ اس کو نماز کی طرح جواب دیتا ہے۔ پھر وہ عذاب سرہانے سے آتا ہے اور پہلے کی طرح اس کو جواب دیا جاتا ہے۔ غرضکہ کسی سمت سے بھی اس میت پر عذاب داخل ہونے کا راستہ نہیں پاتا۔

اور صبر اس کے دوسرے اعمال سے گویا ہوتا ہے کہ میں اس شخص کے اعمال بد کو لیے میں مانع و مزاحم نہیں ہوا بلکہ تم سب نے اس کی کفالت کی ہاں جب

تم عاجز ہو گئے اس وقت میں نے اس کی مدد کی ہے۔ اور بہ حالت موجودہ پل صراط اور میزان کے نزدیک میں اس کے لئے ذخیرہ ہوں۔

اور سرکارِ دو عالم کا ارشاد ہے کہ ہر میت کے پاس اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتا ہے جن کی آنکھوں میں بجلی سی چمک، آواز میں بادل جیسی گرج، ان کے دانت جیسے گائے بھینسوں کے سینگ اور سانس جیسے آگ کے شعلے ہوں اور جن کے دونوں شانوں کے درمیاں کافی فاصلہ ہوتا ہے یہ فرشتے مسلمانوں کے سوائے کسی دوسرے پر مطلق مہربانی نہیں کرتے ان فرشتوں میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نکیر ہے اور دونوں کے ہاتھوں میں لوہے کے ایسے بھاری گرز ہوں گے جن کو تمام جنات و انسان مل کر بھی حرکت نہیں دے سکتے، چنانچہ یہ نکیرین مردہ کے پاس آکر کہتے ہیں اٹھو۔ اور وہ مردہ اٹھ کر اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے اور اپنا کفن نیچا کر لیتا ہے پھر نکیرین اس سے دریافت کرتے ہیں تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا مذہب کیا ہے اور تیرے رسول کون ہیں؟ جس پر مسلمان میت جواب دیتی ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ مذہب اسلام ہے اور سرکار خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی و رسول ہیں، اس جواب پر یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تم نے ٹھیک کہا۔ اور پھر اس کی قبر ہر سمت سے کشادہ کر کے کہیں گے اوپر دیکھو، چنانچہ وہ مسلمان میت جنت کو دیکھتی ہے اور یہ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ کے دوست! چونکہ تم نے احکام الٰہی کی تعمیل کی تھی اس لئے یہ جنت تمہارا گھر ہے۔ اتنا ارشاد کر کے سرورِ عالم نے پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات برحق کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اس مردہ کو کبھی نہ دور ہونے والی فرحت نصیب ہوتی ہے۔ پھر یہ فرشتے

فرمودۂ رسول اللہ

Marfat.com

اس سے کہتے ہیں کہ نیچے کی طرف دیکھ۔ چنانچہ یہ میت نیچے کی طرف دیکھتی ہے اور وہ فرشتے اس سے کہتے ہیں اے اللہ کے دوست! تم نے اس دوزخ سے نجات پائی۔ اس کے بعد سرورِ عالم ؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ایسے مسلمان کو وہ فرحت نصیب ہوگی جو کبھی زائل نہ ہوگی پھر اس کی طرف جنت کے (۷۷) دروازے کھولے جائیں گے جن سے جنت کی خوشبوئیں آئیں گی اور راحت حاصل ہوگی اور یہ سلسلہ حشر تک جاری رہے گا جبکہ اللہ ہر ایک کو اس کی قبر سے اٹھائیگا اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ میرے فلاں دشمن کے پاس جاؤ اور اسے لے آؤ اور حال یہ ہے کہ دنیا میں اس کے لئے میں نے روزی فراخ کی، اور اپنی نعمتوں کے ساتھ اسے راحت و آرام کے سامان دیئے لیکن وہ میرے احکام کی نافرمانی کرتا رہا جاؤ اسے لے آؤ تاکہ انتقام لوں۔ چنانچہ ملک الموت اس بدترین صورت میں جاتے ہیں جو کسی آدمی نے نہ دیکھی ہوگی۔ ملک الموت کی (۱۲) آنکھیں ہوں گی اور ان کے ساتھ بے انتہا خاردار آگ کی مینخیں ہوں گی اور ملک الموت کے ساتھ مزید پانسو ایسے فرشتے ہوں گے جو پرکالۂ آتش ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں دوزخ کی آگ کے کوڑے ہوں گے چنانچہ ملک الموت اس دشمنِ الٰہی کو آگ کی خاردار سیخ سے اس طرح زدوکوب کریں گے کہ اس سیخ کا ہر خار اس شخص کے جسم میں دھنس جائے گا اور ملک الموت پھر اس سیخ کو اس کے جسم سے سختی کے ساتھ کھینچیں گے اور اس کی روح کو اس کے پاؤں کے ناخن میں سے کھینچ کر نکالتے ہیں اور اس روح کو اس شخص کے سامنے رکھ دیتے ہیں جب سے وہ دشمنِ الٰہی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے فرشتے اس شخص کے منہ

Marfat.com

اور پیٹھ کو کوڑے لگاتے ہیں اور پھر اس کی روح بہ صد تکالیف بالا اس کی کمر تک قبض کرتے ہیں اور ٹھہر کر مندرجہ بالا تکالیف دیتے ہوئے سینہ اور حلق تک کی روح قبض کرتے ہیں اور دوزخ کی آگ اور اس کا دھنواں اس کی ٹھوڑی تک پھیلا دیتے ہیں اس کے بعد ملک الموت کہتے ہیں اے نفس خبیث نکل آ اور ہوائے زہر آلودہ کی جانب اے لعین چل۔ سب سے انتہا جلا ڈالنے والے پانی اور بے انتہا سیاہ و گرم و غیر مفید دھنویں کے سایہ میں چل۔ قبض روح کے بعد روح جسم سے اور جسم روح سے کہتا ہے تجھ بدتر سے اللہ سمجھے۔ تو نے گناہوں کی طرف جلدی کی اور اطاعت الٰہی میں تعویق کی۔ تو خود بھی ہلاک ہوا اور مجھے بھی ہلاک کیا اور اس پہ وہ خطۂ زمین بھی لعنت کرتا ہے جس پر یہ شخص گناہ کرتا تھا

اور شیطان کے چیلے شیطان کو مژدہ سناتے ہیں کہ ہم نے ایک آدمی کو دوزخ میں ڈلوا دیا۔

پھر جب اس دشمنِ الٰہی کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس پر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کے سینہ کی ہڈیاں تک باہم ایک کر دیتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کالے ناگ بھیجتا ہے جو اس کے پاؤں کے انگوٹھے کو ڈستے ڈستے اس کی کمر تک چاٹ جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ منکرین کو اس کی قبر میں بھیجتا ہے جو اس سے پروردگار، مذہب اور رسول کی بابت دریافت کرتے ہیں اور یہ جواباً کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا، جس پر فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے رسول اکرم ﷺ کو نہیں پہچانا اور ان کی پیروی نہیں کی ہے پھر وہ فرشتے اس کو زد و کوب کریں گے اور اس کی قبر سے آگ کے شرارے نکلیں گے، پھر فرشتے اس کو ٹھیک کر کے کہیں گے اوپر کی طرف دیکھ اور یہ اوپر کی طرف جنت کو

Marfat.com

دیکھے گا تو فرشتے کہیں گے اے دشمنِ الٰہی اگر تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا تو یہ جنت تجھے ملتی۔ اور رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ دشمنِ الٰہی کو وہ حسرت واندوہ ہوگا جو اس پر سے کبھی ٹلے گا نہیں۔ گا ہے۔ اس شخص کی طرف دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے چونکہ تو نے احکام الٰہی کی نافرمانی کی اس لئے اب یہ دوزخ تیرا ٹھکانہ ہے۔ علاوہ ازیں اس کی جانب دوزخ کے (۷۷) دروازے کھول دئے جاتے ہیں جن سے دوزخ کی گرمی اور تیزی قیامت تک اس کو ستائے گی۔ اور روز محشر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم واصل کرے گا۔

حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ ملک الموت بندۂ مؤمن کو جنت کی نعمتیں دکھا کر جنت کی شوق دلاتے اور بچوں کی طرح خوش آوازی کرتے ہیں یہ بالکل دُرست ہے۔ البتہ بعض اولیاء اللہ ان نعمتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے بلکہ اللہ تعالیٰ کا دیدار چاہتے ہیں۔ روایت ہے کہ شیخ شعراوی نے بوقت مرگ جنت کی نعمتوں کو دیکھ کر کہا تھا شعر

اِنْ كَانَ مَنْزِلَتِيْ فِي الْحُبِّ عِنْدَكُمْ	اگر آپ کی محبت میں میری وہی قدر ومنزلت ہے
مَا قَدْ رَأَيْتُ فَقَدْ ضَيَّعْتُ اَيَّامِيْ	جو میں نے دیکھی ہے تو حقیقتاً میں نے اپنی عمر برباد کی

جس پر اللہ کی ندا آئی میں موجود ہوں۔ بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ شعر

اُرُوْمُ وَقَدْ طَالَ الْمَدٰى مِنْكَ نَظْرَةً	میں تمہیں چاہتا ہوں اور عرصہ سے تمہاری دید کی خواہش ہے
وَكَمْ مِنْ دِمَاءٍ دُوْنَ مَرْمَايَ طُلَّتْ	اور اس آرزو میں بہت سے خون بہہ چکے ہیں۔

اس حالت پر پہنچنے کے بعد تجلی پروردگار ہوئی اور ان بزرگوار نے جان حق کے حوالہ کی۔ اسی طرح حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتیؒ

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ شعر

جب ملک الموت میری جان لینے آئیں گے تو جب تک تمہارا دیدار نہ کر لوں گا اس وقت تک روح کو پرواز نہ ہونے دونگا۔

لیکن امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے کلام سے واضح ہوتا ہے کہ اس قسم کی خواہشات، گفتگو اور جنت کی نعمتوں کو خاطر میں نہ لانا دراصل بقایائے شکر ہے۔ اور اصحاب صحو کی حالت یہ ہے کہ جنت کی نعمتوں اور ان نعمتوں کو جو رضائے حق ہیں ان سب کو یہ اصحاب صحو بہ سر و چشم بہ کمال ادب قبول کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس دنیا میں دیدار حق ممکن نہیں، بلکہ دیدار حق جنت میں ہوگا جہاں اس جسم و چشم کو اللہ تعالیٰ وہ قوت دیگا جس میں اللہ کے دیدار کی طاقت برداشت ہوگی۔ حضرت موسیٰؑ جیسے اولوالعزم پیغمبر کو بھی اس دنیا میں دیدار کرنے کی طاقت نہ تھی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے لَنْ تَرَانِیْ (تم مجھے نہیں دیکھ سکتے) فرمایا اور نتیجہ کے طور پر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ہاں اس دنیا میں دل کی آنکھوں سے دیدار الٰہی ہوتا ہے اور رویت قلبی کے عالم مثال سے تعلق کو حضرت قلندرؒ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ شعر

میں آنکھوں کو تیرے دیدار کی اور کانوں کو تیری باتیں سننے کی اجازت نہیں دیتا۔ یعنی اس دنیا میں دل کی آنکھوں سے دیدار الٰہی ہوتا ہے اور موجودہ آنکھ کان اور سر کے ساتھ کسی کو دنیا میں دیدار الٰہی میسر نہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ ہی بخوبی جانتا ہے۔ اور جن کو تجلی و رویت قلبی ہوتی ہے اس کی مثال برق و بجلی کی مانند ہے کہ یہ پاکیزہ حضرات ہمیشہ دیدار الٰہی سے متمتع ہوتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

علاوہ ازیں جاننا چاہیے کہ قرآن کریم واحادیث شریف میں پکے مسلمانوں اور کافروں کے مکمل حالات درج ہیں اور فاسق مسلمانوں کے قدرے قلیل ہیں۔ فاسقوں اور متوسطین کے مزید حالات قیاس کے ذریعہ معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ عہد رسالتمآب ﷺ میں دو ہی قسم کے لوگ تھے ایک پکے مسلمان اور دوسرے کافر و فاسق۔

واضح رہے کہ مسلمانوں اور کفار و فاسقین کے درمیان متوسط لوگوں کے حالات بالکل مختلف ہیں جس کا سبب گناہوں اور جرائم کی کثرت اور ایمان کی کمی وبیشی ہے۔

شہداء طبرانی اور عبد بن حمید نے باسناد ثقہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی زبانی بیان کیا ہے کہ جو بندہ راہ حق میں شہید کیا جاتا ہے اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اس کے بعد جنت سے لباس آتا ہے جس میں اس کے نفس کو ڈھانپ لیا جاتا ہے۔ اس کے لئے جنت سے سواری آتی ہے اور فرشتے لئے ہوئے جانب آسمان روانہ ہو جاتے ہیں یعنی یہ فرشتوں کے ساتھ رواں دواں ہوتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ ابتداء خلقت سے فرشتوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر حضور حق میں پہنچ کر فرشتوں سے پہلے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور اس کے بعد فرشتے سربسجود ہوتے ہیں۔ حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اسے بھی دوسرے شہیدوں کے ہمراہ کر دو اور وہ شہداء سرسبز چمن میں سیر کناں اور ریشمی پردوں والے محلات میں قیام گزیں گوشت اور مچھلی کھاتے ہوں گے، مختلف قسم کی خوشبوؤں سے متمتع اور جنت کی نہروں سے مستفید ہوں گے۔ اور شہداء جن جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں

Marfat.com

یا بہشت کے میوے کھاتے ہیں جن کے گوشت میں میووں کے مزے اور خوشبو آتی ہے۔ یہ شہداء جنت میں اپنے مکان دیکھیں گے اور پروردگار کے حضور درخواست کریں گے کہ قیام قیامت تک وہ یہیں رہیں

قبض روح اور قبر مومن و کافر کے حالات گذشتہ احادیث کی مانند اس حدیث میں بھی ہیں۔

دیگر قصص قبض روح

اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ کی تفسیر میں کعب احبار کی زبانی ابن مبارک نے روایت کی ہے مؤمن کی روح جب عرش پر جاتی ہے تو عرش کے نیچے سے آواز آتی ہے کہ قائم رہو۔ اور اس کے نیچے ایک مہر زدہ نوشتہ رکھا جاتا ہے جو روز محشر حساب سے نجات کا باعث ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ علیین سے مقام زیر عرش مراد ہے۔

اور حکم الٰہی اِنَّ کِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ کافر کی روح جب آسمان کی طرف لے جائی جاتی ہے تو آسمان اسے قبول نہیں کرتا بلکہ وہ زمین کی طرف پٹک دی جاتی ہے اور جب زمین بھی اسے قبول نہیں کرتی تو پھر اسے سات زمینوں کے نیچے سجین تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں اس کے لئے ایک مُہر زدہ تحریر ہوتی ہے جو حد ابلیس میں رکھی جاتی ہے اور یہ ابلیس کی جگہ ہے۔

صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ سجین نام ہے دوزخ کی ایک وادی کا یا یہ زیر زمین ایک پتھر ہے۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی زبانی روایت کی ہے کہ مسلمان کی روح جب قبض کی جاتی ہے تو وہ جنت دیکھتی ہے جیسے اس کی خوشخبری دی گئی تھی۔ اور مرنے کے بعد مرد مؤمن ایک خاص قسم کی آواز نکالتا ہے

Marfat.com

جسے اس کے گھر کے بڑوں چھوٹوں اور جانوروں کے علاوہ تمام جنات سُنتے ہیں اور یہ کہتا ہے اے اللہ ارحم الراحمیں مجھے جلد پہنچادے اور جب اسے جنازہ میں رکھتے ہیں تو کہتا ہے "کتنی دیر کر رہے ہو" اور جب قبر میں رکھدیا جاتا ہے تو اٹھ کر بیٹھتا اور اپنی منزل جنت کو دیکھ کر کہتا ہے اے اللہ مجھے اس میں داخل کردے۔ ارشاد ہوتا ہے ابھی اس میں داخل ہونے کا وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تمہارے دوسرے بھائی بہن نہیں آئے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ تم یہیں خوش وخودم آرام کرو۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اللہ کی قسم وہاں کون شخص کوتاہ خوابی کر سکتا ہے جسے یہ نعمت دی گئی ہو اور وہ روز قیامت جانب بہشت بیدار ہوگا۔

حضرت قلندرؒ نے خوب کہا ہے شعر

ترجمہ اگر کوئی رات تمہارے وصال کی ہو جائے تو انتہائے شوق میں صبح کو قیامت تک طلوع نہ ہونے دونگا۔

ابن مردویہ اور ابن مندہ نے حضرت ابن عباسؓ سے مؤمن کے حالات میں ایک طویل حدیث روایت کی ہے کہ آسمانی دروازے اس کے لئے وا ہو جاتے ہیں اور ایک فرشتہ کا دوسرے کو مبارکباد کا غلغلہ ملک جبار تک پہنچتا ہے جو فرماتا ہے مرحبا اے روح پاک وجسم پاک اور پھر فرماتا ہے اسے جنت میں داخل کر کے اس کا مکان اسے دکھادو۔ اس کے بعد اُسے زمین کی طرف اتارا جاتا ہے اور یہ سب کچھ اتنی دیر میں ہو جاتا ہے کہ لوگ اس کے جسم کو کفن دفن کرنے بھی نہیں پاتے۔ اور پھر اس مرد مومن کی روح اس کے جسم میں داخل کر دی جاتی ہے جس کے بعد اس کی لاش کو کفنایا اور دفنایا جاتا ہے۔

Marfat.com

طبرانی از میمونہؓ

طبرانی نے حضرت میمونہؓ نے بنت سعد سے روایت کی ہے "لوگوں نے پوچھا کیا ایک جُنبی غُسل کئے بغیر سو سکتا ہے؟ رسالتمآبؐ نے جواباً ارشاد فرمایا کسی جنبی کا بغیر غسل کئے محوِ خواب ہو جانا مجھے ناپسند ہے کم از کم اسے وضو کر کے سونا چاہئے اور نہانا ضروری ہے۔ مجھے یہ خوف دامن گیر ہے کہ وہ بحالت جنابت فوت ہو جائے اور جبریل اس کے پاس نہ آسکیں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے یزید بن سنجرہ صحابی کی زبانی یہ روایت کی ہے کہ مرنے والے کو اس کے ہم نشینوں اور ساتھیوں کی مثالی صورت دکھائی جاتی ہے اگر وہ لہو و لعب میں مشغول رہا تو اُسے اہالیانِ لہو و لعب کی اور اگر ذاکرِ الٰہی ہو تو صاحبان ذکر و عبادت کی مثالی صورتیں اسے دکھائی جاتی ہیں۔

ابن ماجہ نے ابوموسیٰ کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ لوگوں سے مرنے والے کی شناسائی کس وقت ختم ہو جاتی ہے؟ ارشاد ہوا دوسرے فرشتوں اور ملک الموت کے دیدار سے پہلے تک وہ لوگوں کو شناخت کرتا ہے۔ صحیح مسلم و صحیح بخاری میں عبادۃ بن صامت کی زبانی یہ فرمان سرورِ عالمؐ مروی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ سے ملاقات نہیں چاہتا تو اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کیا لوگ مرنے کو ناپسند کرتے ہیں جس کا جواب سرورِ عالمؐ نے دیا کہ ہماری مراد یہ ہے کہ مسلمان کو مرتے وقت اللہ کی رضامندی کی خوشخبری دی جاتی ہے اور اس کی عزت کی نوید پہنچائی جاتی ہے اس لیے اس کو موت سے زیادہ کوئی دوسری چیز محبوب نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے

Marfat.com

ملاقات چاہتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی کی خبر دی جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات اس کو تمام چیزوں کی بہ نسبت زیادہ ناپسند ہوتی ہے اسی واسطے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

ابن جُریر، ابن مندہ وابن جریج کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہ جس وقت مسلمان فرشتوں کو دیکھتا ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں ہم دنیا کی طرف پھر تجھے لوٹا دیں گے جس پر یہ مسلمان کہتا ہے کہ اب مجھے غم خانہ حزن وملال میں نہ بھیجو بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے چلو۔ اور کافر کہتا ہے اے پرور دگار مجھے پھر دنیا میں بھیج تاکہ کاش عمل صالح اور جو کام چھوڑ دئے تھے وہ کر سکوں۔ ابو نعیم نے حضرت سلمان فارسی رضہ کے ذریعہ رسول اللہ صلعم کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ مسلمان کو قبر میں اولاً بہشت اور رضائے الٰہی کی نوید دی جاتی ہے اور خوش آمدید کہہ کر حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بھی بخشش کی جو تیرے جنازہ کے ساتھ تیری قبر تک آئے۔ نیز ابو نعیم نے مجاہد رضہ کی زبانی لکھا ہے کہ مسلمان کو اس کے فرزند صالح کی خوشخبری دی جاتی ہے کہ وہ تمہارے لئے تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ قبول کرلیتا ہے یہاں تک کہ وہ موت کے قریب ہو جاتا ہے۔

مسلمان میت کی روح کی دوسرے مسلمانوں کی ارواح سے ملاقات

طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت ابوایوب انصاری رضہ کے حوالہ سے رسول اکرم صلعم کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ مسلمان کی روح جب قبض کرلی جاتی

Marfat.com

ہے تو اس سے اہل رحمت بندگان الٰہی اسی طرح ملاقات کرتے ہیں جس طرح اہل دنیا باہم ملاقی ہوتے ہیں اور خاص بندگانِ الٰہی کی ارواح اس مرنے والے کے متعلق کہتی ہیں کہ اپنے اس دوست کو رنج و شدت غم سے چھٹکارا دلاؤ تاکہ آرام کرے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ فلاں فلاں اشخاص کیا کر رہے ہیں؟ اور جب یہ جواب پاتے ہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہی فوت ہو چکا تو اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ وہ دوزخ کی جانب لے جایا گیا۔ رسالتمابؐ کا ارشاد ہے کہ تمہارے اور تمہارے اعزاء و اقارب کے اعمال تمہارے ماضی کے مُردوں سے کہے جاتے ہیں۔ اگر تمہارے اعمال اچھے ہیں تو تمہارے وفات یافتہ بزرگ تمہارے اچھے اعمال سنکر مسرور ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ یہ تیرا فضل و کرم ہے لہذا اسے نعمتوں سے مالا مال کر اور اچھے اعمال پر ہی اس کا خاتمہ بخیر کر۔ اور اگر تمہارے اعمال بُرے ہوں تو تمہارے وفات یافتہ بزرگ کہتے ہیں اے اللہ ہمارے فلاں عزیز کو نیک توفیق دے تاکہ تو اس سے راضی ہو کر اسے اپنے قریب کر لے۔

ماضی کے وفات یافتہ کا، حال کے مرنے والے سے ملاقات کر کے خوش ہونا اور بیٹا جو باپ سے پہلے مر چکا ہو اس کا استقبال کرنا یہ سب دوسری احادیث کے تحت بیان کیا جائے گا۔

احمد و طبرانی نے بحوالۂ ابی سعید خدری لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے "میت اپنے غسل دینے والوں، کاندھا دینے والوں، کفنانے والوں اور قبر میں اتارنے والوں کو پہچانتی ہے"۔ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ متوفی کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ میت کے پاس جو کچھ ہوتا رہتا ہے میت اسے بخوبی جانتی ہے۔ اگر بولنے پر قادر ہوتی

Marfat.com

تو وہ نوحہ و ماتم وغیرہ کو منع کرتی۔ ابو شیخ نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک خاتون مسجد میں جاروب کشی کرتی تھی جس کے انتقال کی بروقت آپؐ کو اطلاع نہ مل سکی تو آپؐ نے اس کی قبر پر جا کر نماز پڑھ کر اس سے کہا تم نے اپنے کس عمل کو بہتر پایا؟ حاضرین نے کہا یا رسول اللہؐ کیا یہ سنتی ہے؟ جواباً ارشاد فرمایا، تم اس سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔ پھر فرمایا اس خاتون نے یہ جواب دیا ہے کہ مسجد میں جاروب کشی کے عمل کو میں نے سب سے بہتر پایا۔ صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگ جب میت کو لے چلتے ہیں تو صالح ہونے کی صورت میں وہ کہتی ہے مجھے آگے لے چلو۔ اور اگر غیر صالح ہوتی ہے تو کہتی ہے "ہائے مجھے کہاں لے چلے" اور میت کی یہ باتیں آدمیوں کے سوائے دوسرے سب سنتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت فاروق اعظمؓ کے ذریعہ رسالتمابؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے کہ میت اپنے جنازہ پر رکھی ہوئی کہتی ہے "اے نعش اٹھانے والے بھائیو! دنیاوی زندگی تمہیں ویسے فریب نہ دے جیسے اس نے میرے ساتھ چالبازیاں کی ہیں۔ میں نے جو کچھ چھوڑا وہ سب وارثوں لئے ہے لیکن روز محشر اللہ تعالیٰ مجھ سے محاسبہ کریگا۔ تم سب میرے ساتھ آرہے ہو اور باقی ماندہ سب رخصت ہو جائیں گے۔

ابن عساکر نے حضرت ابن مسعودؓ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے۔ اے اللہ! تیری رضامندی کے لئے قبر تک جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو کیا جزا ملے گی؟ ندا آئی ایسے شخص کی موت کے دن ہمارے فرشتے اس کے ساتھ چلیں گے اور دوسری ارواح کے منجملہ ہم اس کی روح پر رحمت نازل فرمائیں گے۔

Marfat.com

ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ کے حوالہ سے یہ روایت کی ہے کہ مسلمان کے فوت ہونے پر اس کے سجدہ کرنے کی جگہ اور وہ جگہ جہاں سے اس کے اعمال آسمان پر جاتے تھے یہ سب اس مسلمان کے چھوٹ جانے پر گریہ کرتے ہیں۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مسلمان کی موت پر زمین چالیس دن تک گریہ کرتی ہے اور اسلاف سے اس کے اکثر شواہد پائے گئے ہیں۔

طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک حبشی نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہ وہیں دفن کر دیا گیا جس پر سرورِ انبیاءؐ نے فرمایا یہ یہیں مدینہ میں پیدا ہوا تھا اور یہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اور یہی حدیث ابو سعید وابی الدرداء نے بھی روایت کی ہے

ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے دانائے کلؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے کہ جو شخص جہاں کی مٹی سے پیدا ہوتا ہے اس کی قبر پر وہیں کی مٹی ڈالی جاتی ہے

حکیم نے نوادر الاصول میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی زبانی لکھا ہے جو فرشتہ رحم مادر پر مقرر ہے وہ رحم مادر میں کے نطفہ کو اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لے کر کہتا ہے۔ اے اللہ اس نطفہ سے آدمی بنے گا یا نہیں؟ اور اگر اس سے آدمی بنے گا تو بتائے کہ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کا مقامِ پیدائش کہاں ہے اور یہ کیا عمل کرے گا؟ اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے لوح محفوظ میں دیکھ لو۔ چنانچہ فرشتہ اسی زمین کی خاک اٹھاتا ہے جہاں وہ دفن ہوگا اور اس مٹی سے اس نطفہ کا خمیر بناتا ہے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ الآیۃ

Marfat.com

صلحاء کے ہمسایہ میں دفن کے فائدے

ابو نعیم نے حضرت ابوہریرہؓ کے حوالہ سے رسالتمآبؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے اپنے مردے صالحین میں دفن کرو۔ کیونکہ جس طرح زندہ اپنے بُرے ہمسایہ سے تکلیفیں برداشت کرتے ہیں ویسے ہی مردے بھی اپنے بُرے ہمسایوں سے ایذا پاتے ہیں۔ یہی حدیث ابن عساکر نے حضرت علیؓ و ابن مسعودؓ کے حوالہ سے لکھی ہے۔ علاوہ ازیں ابن عساکر نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ "تم اپنے مرنے والوں کو اچھا دفن دو، اس کی وصیت کی تکمیل کرو، اس کی قبر گہری بناؤ اور بُرے ہمسایہ سے اُسے دور رکھو" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا صالح ہمسایہ نفع پہنچاتا ہے ؟ ارشاد عالی ہوا ہاں۔ یہی حدیث حضرت اُم سلمہؓ کے حوالہ سے دیلمی نے بھی تحریر کی ہے۔

ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن نافع مزنی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک شخص مدینہ طیبہ میں دفن کیا گیا جسے خواب میں دیکھا کہ وہ دوزخی ہے اس پر غم والم کیا۔ پھر سات دن بعد دیکھا کہ وہی شخص جنت میں ہے جب اس کی وجہ پوچھی تو اس مدفون مدینہ نے جواباً کہا میرے برابر ایک صالح دفن کیا گیا جس نے اپنے قرب وجوار کے چالیس آدمیوں کی شفاعت کی اور میں بھی ان چالیس میں کا ایک فرد ہوں۔ ابن مندہ نے حضرت ابن عمرؓ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سرورِ عالمؐ نے فرمایا جب کوئی مسلمان وفات پاتا ہے تو ہر خطہ زمیں آرزو کرتا ہے کہ وہ مجھ میں دفن کیا جائے اور کافر کی موت پر اس کی قبر تاریک ہو جاتی ہے اور ہر خطۂ زمین اللہ سے پناہ مانگتا ہے کہ وہ اس میں دفن نہ کیا جائے۔

Marfat.com

مرنے والے کو تلقین اور اس پر پڑھنے کی دعائیں

طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمرؓ کے ذریعہ رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد لکھا کہ مردہ کو جلد تراس کی قبر تک پہنچاؤ۔ دفن کے وقت اس کی قبر کے سرہانے سورۃ الفاتحہ اور پائیں کی جانب سورۃ بقرہ پڑھو ایک روایت یہ ہے کہ قبر پر سرہانے کی طرف سورۃ بقرہ کی اول و آخر آیات پڑھی جائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ قبر پر یہ کہا جائے

اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ	اے اللہ اسے شیطان کے فریب
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ	اور عذاب قبر سے بچا۔

بزار نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ مردہ پر یہ دعا پڑھی جائے

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یہ شخص راہ
وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ	الٰہی میں گامزن رہا اور ملت خاتم النبیینؐ پر قائم تھا
اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ نَزَلَ بِكَ وَ	اے اللہ یہ تیرا بندہ تجھ تک پہنچا اور
اَنْتَ خَيْرُ مُنْزَلٍ بِهٖ خَلَفَ	تو ہی اسے بہترین مقام پر رکھنے والا ہے
الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَاجْعَلْ	دنیا کے بعد تو ہی اس کا پشت پناہ ہے
مَا قَدَّمَ عَلَيْهِ خَيْرًا مِمَّا خَلَفَ	اس کے گزشتہ کاموں کے سوائے اسے بہتری عطا فرما
فَاِنَّكَ قُلْتَ	کیونکہ تیرا ارشاد ہے
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ	نیکوکاروں کے لئے اللہ کے حضور اچھائیاں اور خوبیاں ہیں

ابن ابی شیبہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ پڑھیں

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ	اے اللہ اس کی پسلیوں سے مٹی سوکھ گئی
وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوْحِهٖ	اس کی روح پر آسمانی دروازے کھول دے
وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ	اور اسے جنت کے بہترین مکان میں منتقل کر دے

Marfat.com

مجاہد کی زبانی روایت ہے کہ یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَفْسِحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِہٖ	اے اللہ اس کی قبر کشادہ کر دے
وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْہِ	اور اُسے نور سے بھر دے
وَاَلْحِقْهُ بِنَبِیِّہٖ صلی اللہ علیہ وسلم	اور اُسے رحمۃ للعالمینؐ سے ملا دے

ان تمام دعاؤں کا ماحصل یہ ہے کہ اے اللہ اسے شیطان اور عذاب قبر سے اپنی پناہ میں رکھ۔ اس کی قبر کشادہ اور روشن کر، آسمانی دروازے اس پر کھول دے۔ آخرت میں اسے دنیا سے بہتر جگہ دے، اور رسول اکرمؐ سے اُسے ملا دے۔ غرضیکہ اس قسم کی دُعا میت کے لئے کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت چاہی جائے

طبرانی نے ابی امامہ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد قلمبند کیا ہے کہ "جب قبر پر مٹی ڈالی جائے تو ہر شخص قبر پر کھڑے ہو کر کہے اے فلان ابن فلان اور اگر میت کا نام معلوم نہ ہو تو کہے اے ابن حوّا! مُردہ اُسے سُنتا ہے مگر جواب نہیں دے سکتا۔ پھر کہے اے فلان بن فلان۔ پھر بیٹھ کر کہے اے فلان بن فلان! تب مُردہ کہتا ہے اللہ کی آپ پر رحمت ہو فرمایئے! تب کہے" تم وہ کہو جس پر دنیا میں تمہارا ایقان وایمان تھا اور وہ یہ ہے کہ کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھو۔ اور یہ کہو کہ میں اپنے ربّ سے راضی ہوں، میرا دین و مذہب اسلام ہے، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں اور قرآن کریم امام ہے۔ اس نوبت پر نکیرین باہم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں چلو، ہم اس شخص کے پاس ٹھہر کر کیا کریں جسے بطور حجّت تلقین کی گئی ہے۔

Marfat.com

(۱) صدق دل سے توبہ کرے (۲) اللہ سے اپنی مغفرت طلب کرے (۳) اعمال صالح کرے تاکہ اس کے گناہ دور کر دئیے جائیں (۴) دنیاوی مصائب کا شکار رہنے کے باوجود عبادت گزار رہے (۵) مرنے کے بعد اسے ضغطۂ قبر ہو (۶) اس کی مغفرت کو دوسرے مسلمان دُعا کریں (۷) دوسرے مسلمان اعمال صالح کرکے ان کا ثواب اس مرنے والے مسلمان کو بخشیں (۸) روزِ محشر سختیاں برداشت کرے (۹) سرورِ عالمؐ کی شفاعت سے بہرہ یاب ہو (۱۰) اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے شامل حال ہو۔

ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں عبد اللہ بن شنجیر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سرورِ عالمؐ نے فرمایا ہے "جو شخص اپنے مرض موت میں سورۂ اخلاص پڑھے وہ عذاب قبر اور ضغطۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور روزِ محشر فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ پل صراط سے پار کر کے جنت میں پہنچا دیں گے

۱؎ سیر اولیاء میں اعلحضرت حکیم مسیح الدین احمد خان نے بحوالہ ملفوظات حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھا ہے کہ مسلمان کو عذاب قبر کے بجائے ضغطۂ قبر ہوتا ہے اور وہ بھی مادرِ مشفقہ کے سر دبانے کی مانند۔ پھر مسلمان کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور کافر و مشرک وغیرہ کو ضغطۂ قبر سختی کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے، جن لوگوں کو دفن کرنے کے بجائے پانی میں بہایا، آگ میں جلایا اور زمین کے اوپر اس لئے رکھا جاتا ہے کہ پرندے وغیرہ انکا گوشت پوست کھا جائیں ان سب کو ضغطۂ قبر اس طرح ہوتا ہے کہ پانی، آگ اور ہوا کا دباؤ ان پر اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ان کی ہڈیاں پسلیاں ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں اور اس دباؤ کے بعد ان کو پھر دباؤ کے عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے اور یہی ان کے لئے عذاب قبر ہے۔ علاوہ ازیں علامہ سبکی نے اپنی مشہور کتاب بحر الکلام میں لکھا ہے انبیاء علیہم السلام چونکہ معصوم ہیں اس لئے ان سے نکیرین سوال نہیں کرتے اور ضغطۂ قبر سے بھی یہ محفوظ و مامون رہتے ہیں مگر وہ مسلمان جو شکر الٰہی بجا نہیں لاتے، احکام شریعت کی معمولی سی بھی توہین کرتے ہیں ایسے سب کو ضغطۂ قبر ہوتا ہے۔ اے اللہ ہم سب کو عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے محفوظ رکھ۔

Marfat.com

تنگیٔ قبر

ضغطۂ قبر کے معنی ہیں قبر کا تنگ ہونا۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ صالحین کی قبر بھی تھوڑی سی تنگ ہو جاتی ہے۔

بزرگ صحابی حضرت سعد بن معاذؓ جو انصار میں سے سابقین اولین تھے جن کی وفات سے عرش کو حرکت ہوئی تھی اور جن کے جنازہ میں (۷۰) ہزار فرشتے ساتھ تھے ان کی قبر بھی ایک لمحہ کے لئے تنگ ہوئی تھی۔

روایت ہے کہ سرکار دو عالمؐ کی صاحبزادیوں حضرت زینبؓ اور حضرت رقیہؓ کو بھی ضغطۂ قبر ہوا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ضغطۂ قبر دراصل لغزشوں کا کفّارہ ہے۔ امام بیہقی نے اُمیہ بن عبداللہ کی زبانی لکھا ہے کہ لوگوں نے رسول اکرمؐ سے سعد بن معاذؓ کے ضغطۂ قبر کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا پیشاب کے استنجا کرنے میں ان سے کچھ تقصیر ہو گئی تھی۔

بیہقی وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا یارسول اللہؐ جس دن سے آپ نے آواز منکر و نکیر اور ضغطۂ قبر کی بابت ارشاد فرمایا ہے اسی دن سے میرا قرار و سکون گیا گزرا ہوا۔ اس پر ارشاد عالی ہوا اے عائشہؓ! نکیرین کی آواز مسلمان کے کان میں ایسی معلوم ہو گی جیسے آنکھ میں سُرمہ لگانا۔ اور مسلمان پر ضغطۂ قبر اس طرح ہو گا جیسے مہربان ماں کے روبروئے اس کا بیٹا اپنے درد سر کی شکایت کرے اور وہ اپنے بیٹے کا سر اپنے ہاتھ میں لے کر اسے نرمی سے دبائے۔

بعض علماء کا بیان ہے مسلمان کے گناہوں کی سزا دس چیزوں کی وجہ سے معاف کر دی جاتی ہے۔

Marfat.com

قبر میں میت کے اعمال انسانی صورت میں

میت کے اعمال دنیاوی اس کی قبر کے اندر انسانی صورت میں اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے عطاء بن یسار وغیرہ کے ذریعہ روایت کی ہے کہ مردہ کو قبر میں اتارنے کے بعد اس کے دنیاوی اعمال انسانی صورت میں آکر اس سے کہتے ہیں ہم تیرے اعمال ہیں، تو اپنے پیچھے اپنے اہل وعیال، اولاد، خاندان اور جو کچھ اللہ نے تجھے دیا تھا وہ سب کچھ چھوڑ آیا ہے اور یہاں تیری قبر میں میرے سوائے کوئی دوسرا تیرا ساتھی نہیں اور کوئی دوسری چیز بھی تیرے ساتھ داخل نہ ہو سکی۔ جس پر مُردہ کہتا ہے اہل وعیال اولاد وغیرہ اور اللہ کے دئیے ہوئے کے بدلہ کاش میں تجھے اختیار کرتا کیونکہ کوئی بھی تیرے سوائے میرے ساتھ نہیں آئے

(اب میں ہوں اور دنیاوی اعمال)

میت سے قبر کی گفتگو اور عذابِ قبر

ترمذی نے ابی سعید کی زبانی یہ حدیث حسن لکھی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے "موت کو بہ کثرت یاد کرو کیونکہ موت تمام دنیاوی لذتوں کو فنا کر دیتی ہے اور قبر روزانہ کہتی ہے میں تنہائی کا مقام، مٹی اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں۔ اور جب مسلمان دفن کیا جاتا ہے تو قبر مرحبا کہتی اور مبارکباد دیتی اور کہتی ہے جو لوگ مجھ پر چلتے پھرتے تھے ان میں تم سب سے بہتر تھے تم میرے پاس آئے ہو، میں تم پر مہربانی کروں گی، چنانچہ اس کی قبر تا بہ حدِ نگاہ کشادہ ہو جاتی ہے اور اس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور

Marfat.com

جب کافر و بدکار دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے یہاں آنا تمہیں مبارک ومسعود نہ ہو۔ جو لوگ مجھ پر چلتے تھے اُن میں سے تو سب سے زیادہ خراب تھا اب جبکہ تو میرے پاس آیا ہے تو میں تجھے دکھاتی ہوں کہ تیرے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں، پھر قبر اس کو اتنا دباتی ہے کہ اس کی سینہ ہڈیاں باہم پس کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گی اس کے بعد رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ تعالی ایسے (۷۰) سانپ مقرر کرے گا کہ ان میں سے کوئی سانپ اگر زمین پر پھنکار مارے تو رہتی دنیا تک اس زمین میں کوئی چیز اُگ نہ سکے چنانچہ یہ سب اس شخص کو روزِ حساب تک ڈستے رہیں گے۔

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جنت کے باغوں میں سے قبر بھی ایک چمن ہے (جو مسلمان کے لئے خاص ہے کیونکہ وہ موت کو زیادہ یاد کرتا ہے) یا دوزخ کے غاروں میں کی ایک بہت بڑی خندق ہے (جو کافروں فاسقوں اور منافقوں کے لئے مختص ہے کیونکہ یہ نفرے موت وقبر کو یاد نہیں کرتے ہیں) علاوہ ازیں متذکرہ بالا عنوان کے تحت دیگر احادیث بہ کثرت موجود ہیں۔

عذابِ قبر ونکیرین

عذابِ قبر اور سوال منکر ونکیر کے بارے میں اکثر احادیث بہ تواتر وتسلسل موجود ہیں جیسا کہ روایات براء بن عازب اور تمیم داری کی پہلے بیان کی گئی ہیں۔ اس بارے میں بعض احادیث طویل اور بعض مختصر ہیں

ابن ماجہ نے جابر بن عبداللہ کے ذریعہ رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد قلمبند کیا ہے کہ جب مسلمان کی میت قبر میں رکھ دی جاتی ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے

Marfat.com

کہ یہ غروب آفتاب کا وقت ہے چنانچہ وہ اٹھ بیٹھتا ہے اور اپنی آنکھیں مل کر کہتا ہے ذرا سی مجھے مہلت دو اور مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ حکیم ترمذی نے سعید بن مسیّب سے روایت کی ہے کہ میت سے جب نکیرین سوال کرتے ہیں کہ مَنْ رَبُّکَ (تیرا پروردگار کون ہے) تو شیطان حاضر ہو کر اس میت کے سامنے اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں تیرا پروردگار ہوں۔ حکیم ترمذی نے لکھا ہے کہ اس رونما ہونے والے واقعہ کی تائید رسول اکرم ؐ کا یہ قول ہے اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ (اے اللہ اس مسلمان کو شیطان کے دھوکہ سے اپنی پناہ میں رکھ)[1]

سوال منکر ونکیر

کیفیت سوال منکر ونکیر کی مختلف روایات ہیں بہت ممکن ہے کہ بعض لوگوں سے ان کے اعتقادات کے بارے میں سوالات کئے جائیں اور بعض سے جملہ سوالات کئے جائیں۔ یا ایک صورت یہ ہے کہ بعض راویوں نے منکر ونکیر کے سوالات کی روایت مختصراً بیان کی ہے۔ اور بعض روایات یہ ہیں کہ میّت سے ایک ہی مجلس ونشست میں تین مرتبہ سوالات کئے جائیں گے۔ طاؤس کی روایت ہے کہ سات دن تک منکر ونکیر سوالات کریں گے۔

فائدہ۔ جو شخص زیر زمین دفن نہ کیا جائے بلکہ سُولی پر سکھا دیا جائے یا پانی میں ڈوب جائے یا جلا دیا جائے یا کوئی درندہ اُسے کھا جائے تو ہر ایسے شخص کو ضغطۂ قبر، سوال منکر ونکیر اور عذاب یا ثواب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور قبر کی حالت عالم برزخ جیسی ہے[2]

---

[1] شیطان ہر انسان کو زندگی میں، مرتے وقت اور قبر تک میں دھوکہ و فریب دیتا ہے تاکہ کسی طرح اپنے مشن کو کامیاب بنائے اور اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچائے۔

[2] عالم برزخ وہ مقام ہے جہاں مُردہ کو مثالی صورت دیکر ایسی زندگی دیجاتی ہے جسے

Marfat.com

ابن عبداللہ کا بیان ہے مومن سے اور ایسے منافق سے جو مذہب اسلام سے منسوب ہیں ان کے دین و مذہب کا منکر و نکیرین سوال نہ کریں گے۔ البتہ کافر و مجاہر سے مذہب بھی پوچھا جائے گا۔ علامہ قرطبی اور ابن قیم کا بیان ہے کہ کافر سے بھی اس کے مذہب کے بارے میں نکیرین سوال کریں گے اور علامہ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ پہلا قول صحیح ہے۔

فائدہ۔ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ احادیث متواترہ اسی چیز پر دلالت کرتی ہیں کہ نکیرین کے سوال کے وقت مُردہ کے جسم میں روح واپس آتی ہے اور اس وقت روح کو جسم سے ایک خاص قسم کا تعلق ہوتا ہے اگرچہ اس کے اعضاء جسمانی اس کے مرنے کے بعد منتشر و متفرق یا سوختہ ہو چکے ہوں ایک اور جماعت نے لکھا ہے کہ روح سے نہیں بلکہ جسم سے سوالات کئے جائیں گے جس کا جمہور نے انکار کیا ہے۔ اور ابن حزم وغیرہ نے لکھا ہے کہ جسم کے بغیر صرف روح سے سوالات کئے جائیں گے۔

فائدہ۔ بعض محدثین کا بیان ہے کہ بہت زیادہ فرشتے مقرر ہیں جو سوالات کرتے ہیں جن میں سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نکیر ہے اور ان فرشتوں میں سے دو فرشتے ہر مرنے والے کے پاس اس کی قبر میں جاتے ہیں

فائدہ۔ شقیق بلخیؒ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ سے پانچ چیزیں طلب کی تھیں جو حسب ذیل پانچ چیزوں میں مجھے مل گئیں ترک گناہ[1] نماز چاشت میں روشنی قبر[2] نماز تہجد میں۔ سوال وجواب نکیرین[3] تلاوت قرآن کریم میں۔ پل صراط سے عبور[4] روزہ میں۔ اور سایۂ عرش[5] خلوت میں

حیات دنیاوی سے کسی طرح کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی۔
ازمترجم اقبال الدین احمد ۵/۷۳ لیاقت آباد کراچی ۱۹

Marfat.com

فائدہ ۔ علّامہ اصبہانی نے حضرت انس رضؓ کے حوالہ سے رسالتمابؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ جو شخص نشہ کی حالت میں فوت ہوگا تو قبر میں جب اٹھایا جائے گا اس وقت بھی نشہ کی حالت میں ہوگا ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نشہ کی حالت میں مرنے والا نکیرین کو اس حالت میں دیکھے گا کہ خود نشہ میں سرشار و مست ہوگا ۔

فائدہ ۔ علّامہ بزازی نے علماء احناف کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میت جہاں رکھی جائے گی وہیں اس سے نکیرین سوال کریں گے ۔ اگر کسی درندہ نے کھالیا ہو تو شکم ہی میں سوالات ہوں گے ہاں اگر تابوت دکھ کر کہیں منتقل کیا گیا ہو تو دفن کرنے پر سوالات ہوں گے ۔ باقی اللہ ہی زیادہ جانتا ہے ۔

غیر مسئول اور عذاب قبر سے مستثنیٰ

وہ لوگ جن سے نکیرین سوال نہ کریں گے اور ان پر عذاب قبر نہ ہوگا

کسی نے پوچھا یا رسول اللہؐ کس وجہ سے شہید کو عذاب قبر نہ ہوگا ؟ ارشاد عالی ہوا اس کے سر پر تلواروں کی چمک ہی کافی ہونے کی وجہ سے اُسے عذاب قبر نہ ہوگا ۔

طبرانی نے حضرت ابوایوب انصاری رضؓ کے حوالہ سے سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ کفار سے لڑنے میں جو شخص خود کو پیش پیش رکھے تا کہ غلبۂ اسلام ہو یا جامِ شہادت نوش کرے ، ایسے مسلمان پر عذاب قبر نہ ہوگا اور دوسری کئی احادیث میں سرکارِ کائنات کا یہ حکم مرقوم ہے کہ مرابط فی سبیل اللہ یعنی کافروں کے حملہ کے وقت جو شخص مملکت اسلامیہ کی حفاظت

Marfat.com

کرتے ہوئے جاں بحق ہو تو اس کا یہ عمل تا روزِ محشر جاری رہے گا اور فرشتے اس کے اس نیک عمل کو لکھتے رہیں گے اور یہ مجاہد عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور بعض احادیث میں مزید یہ ہے کہ ایسا محافظ قیامت کے دن بحیثیت شہید اٹھایا جائے گا۔

ابن جُریر نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے حوالہ سے لکھا ہے جو شخص ہر رات کو سورۂ تبارک الذی پڑھتا ہے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ امام احمد اور ترمذی وغیرہ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی زبانی سرکارِ دو عالمؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یا جمعہ کے دن فوت ہو وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ جبکہ شہداء سے نکیرین سوال نہ کریں گے تو بدرجۂ اولیٰ یہ بات ہے کہ بلحاظ مرتبہ عالی صدیقین سے سوالات نہ کئے جائیں گے۔ اور حکیم ترمذی نے صراحتاً لکھا ہے کہ صدیقین سے نکیرین سوال نہ کریں گے احادیث مرابط اس امر کی مقتضی ہیں کہ معرکۂ جنگ میں مقتول کی خصوصیت نہیں بلکہ کسی شہید سے بھی نکیرین سوالات نہ کریں گے۔ اور میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ جو شخص ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز پڑھنے کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہے اس کی بابت رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ یہ تمہارا رباط ہے اس لئے ایسے منتظر نمازی سے بھی نکیرین سوال نہ کریں گے

ابو نعیم نے حضرت جابرؓ کی زبانی سرکارِ کائناتؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ جس کا جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں انتقال ہو وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور روزِ محشر اس پر شہداء کی علامت ہو گی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایسا متوفی عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا اس شخص سے

Marfat.com

حساب کتاب نہیں لیا جائیگا۔ اور یہ دیدارِ الٰہی کے فیوض حاصل کرے گا اور اس کے ساتھ کچھ شہید ہوں گے جو اس کی شہادت کی گواہی دیں گے۔

قبر کی سختی اور آسانی

حاکم وغیرہ نے حضرت عثمان غنیؓ کی بابت لکھا ہے کہ آپ جب کسی قبر پر جاتے تو اتنا روتے کہ آپؓ کی ریش مبارک تر ہو جاتی اور لوگوں کے استفسار پر آپؓ نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ منازلِ آخرت کے منجملہ قبر پہلی منزل ہے، جس نے پہلی منزل میں قبر کی سختی سے نجات پائی تو دوسری منزل اس کے لئے آسان ہے۔ اور جس نے اس سے نجات نہ پائی تو دوسری منزل اس سے بھی زیادہ سخت تر ہے۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تمام خوفناک مقامات کی بہ نسبت قبر کی سختی سب سے زیادہ سخت تر ہے۔

براء بن عازب کی زبانی ابن ماجہ نے لکھا ہے کہ سرورِ عالمؐ ایک قبر کے پاس جا کر بیٹھے اور اتنا روئے کہ زمین تر ہو گئی اس کے بعد فرمایا اے بھائیو! اس جگہ جیسی تیاری کرو۔ ابن مندہ نے حضرت ابن مسعودؓ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے "مسافر کی قبر اتنی کشادہ کر دی جاتی ہے جتنا کہ وہ اپنے مکان سے دور ہے"۔ احمد نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جو مسلمان اپنے مقامِ پیدائش سے جسقدر دور فاصلہ پر انتقال کرے تو جنت میں اس کو اسی مسافت کے برابر وسیع جگہ ملے گی۔ ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی زبانی سرکارِ کائناتؐ کا ارشاد تحریر کیا ہے کہ مسلمان

Marfat.com

اپنی قبر میں یوں رہتا ہے گویا ہرے بھرے چمن میں ہوں۔ اس کی قبر (۷۰) ہاتھ چوڑی کشادہ کر دی جاتی ہے جس میں چودھویں رات کی مانند روشنی ہوتی ہے

ابن ابی الدنیا اور وہب بن منبہ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریوں کے ساتھ ایک قبر پر بیٹھے تھے کہ وحشت، تنگی اور تاریکی قبر کے تذکرہ پر آپؑ نے فرمایا قبر کی بہ نسبت تم لوگ اپنی ماں کے پیٹ میں تنگ تر جگہ میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جب فراخ کرنا چاہا تو فراخی کر دی۔ دیلمی نے حضرت ابن عباسؓ و حضرت انسؓ کی زبانی سرورِ عالمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر اُس وقت زیادہ مہربانی کرتا ہے جب وہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے متعلقین اس کے پاس سے چلے جاتے ہیں الحمد للہ مجھے امید ہے کہ تنہائی کے عالم میں حق تعالیٰ ہی ساتھ دے گا اور مکمل مہربانی فرمائے گا شعر۔

مجھے ایک وہ مختصر سی جگہ درکار ہے جہاں میرے مسکن پر تو ہی تو ہو۔

دیلمی نے حضرت علیؓ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ آخرت کے عدل و انصاف کی پہلی منزل قبر ہے، اور قبر کسی شریف و رذیل میں کوئی فرق نہیں کرتی۔

مشایعت جنازہ

جنازہ اٹھانے اور قبرستان تک لے جانے والوں کی بخشائش

ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبد اللہ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ جنازہ میں شرکت کرنے والے کے لئے اللہ کا سب سے بڑا تحفہ یہ ہے کہ اللہ اس کی بخشش کر دیتا ہے۔ اس قسم کی احادیث ابن ابی الدنیا بزاز اور بیہقی نے بحوالۂ حضرت ابن عباسؓ

Marfat.com

بیان کی ہیں۔ ابو شیخ نے حضرت سلمان فارسی رضؓ کے حوالہ سے، حاکم بیہقی اور دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کے ذریعہ سے اور حکیم ترمذی نے حضرت انس رضؓ کی زبانی اسی نوعیت کی احادیث تحریر کی ہیں۔

اسبابِ نورانیت قبر و تاریکی قبر

مسلم نے ابوہریرہ رضؓ کی زبانی یہ حدیث لکھی ہے کہ یہ قبور تاریکیوں سے بھری ہوئی ہیں اور مجھ پر درود بھیجنے سے اللہ تعالیٰ انہیں روشن کردیتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص سرورِ عالمؐ پر درود و سلام بھیجتا ہے تو آپؐ بھی اس کی سلامتی چاہتے ہیں اور آپ پر درود و سلام بھیجنے والے کی قبر منوّر کردی جاتی ہے۔

دیلمی نے حضرت انس رضؓ کے حوالہ سے سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ مسجد میں ہنسنے والے کی قبر میں تاریکی ہوتی ہے۔ ابن ابی الدنیا نے سری بن مخلد کی زبانی لکھا ہے کہ حضرت ابوذر رضؓ سے رسول اللہؐ نے فرمایا سفر کرنا چاہتے ہو تو سامانِ سفر مہیا کرو اور راہِ قیامت کا سفر بڑا سفر ہے میں تمہیں اس سفر میں نفع دینے والی چیزوں سے باخبر کرنا چاہتا ہوں صحابہ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور فرمائیے۔ ارشاد عالی ہوا سخت موسم گرما میں روزے رکھنا روزِ محشر مفید ہوگا اور رات کی تاریکی میں دو رکعتین پڑھنے سے قبر کی وحشت نہ رہے گی۔ ابو نعیم نے حضرت علی رضؓ کی زبانی سرکارِ دو عالمؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے کہ جو شخص سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے گا وہ افلاس سے دور رہے گا اور یہ تلاوت قبر میں اس کی مونس و غمخوار ہوگی اور اس کلمہ کے پڑھنے والے کے لیے جنّت

Marfat.com

کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔

دیلمی نے حضرت ابن عباسؓ کے ذریعہ سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ عالِم کے انتقال پر اللہ تعالیٰ اس کے علم کو مثالی زندگی دے گا جو قیامت تک اس کی قبر میں اس کا مونس و غمخوار رہے گا اور زمین کے حشرات وغیرہ سے بھی اس کا علم اس کو محفوظ رکھے گا۔ احمد و ابن عبدالبر نے کعب احبار کی زبانی روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی اور کہا کہ علم دین حاصل کرو اور لوگوں کو بتادو کہ علم حاصل کرنے والوں اور علم سکھانے والوں کی قبریں منور و روشن کر دیتا ہوں تاکہ وہاں ان کو وحشت نہ ہو۔

ابو شیخ اور ابن ابی الدنیا نے امام جعفر صادق اور ان کے والد و دادا صاحب کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنی اسلام آوری پر خوش ہوتا ہے اور دوسروں کو خوش کرتا ہے تو اس خوشی کے عوض اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ کی عبادت کرتا اور وحدت کے نغمے الاپتا ہے اور جب یہ نومسلم دفن کر دیا جاتا ہے تو یہی خوشی اس سے قبر میں کہتی ہے اے انسان تو مجھے پہچانتا ہے؟ مدفون کہتا ہے میں تو تجھے نہیں پہچانتا تو وہی خوشی جواب دیتی ہے کہ میں وہ خرّمی و سرور ہوں جس کا تو نے فلاں کے ساتھ اظہار کیا تھا آج میں تجھ سے مانوس ہوں تیرے ساتھ خوش عیش رہ کر تیری وحشت میں مونس و غمخوار رہوں۔ آج میں تیری رہبری کروں گی اور نکیرین کے سوالات کے جوابات میں تیری ثابت قدمی دکھاؤں گی روزِ محشر جہاں سب کی حاضری ہوگی وہاں میں تیرے ساتھ حاضر رہوں گی تیری شفاعت و سفارش کروں گی اور تجھے جنت میں داخل ہونے کی راہ بتاؤں گی

Marfat.com

ابن مندہ نے ابی کاہل کے حوالہ سے رسالتمآبؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے اے ابی کاہل سنو! جو شخص لوگوں کو تکالیف سے چھٹکارہ دلائے گا تو اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے کہ اس سے عذابِ قبر کو دور رکھے

ابوالفضل طوسی نے حضرت فاروق اعظمؓ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مساجد میں روشنی کرنے والے کی قبر میں اللہ روشنی کرے گا اور مسجد میں خوشبو کرنے والے کی قبر میں اللہ تعالیٰ جنت کی خوشبوئیں اور مسرتیں داخل کرے گا

حسابِ قبر

حکیم ترمذی نے حضرت حذیفہ کی زبانی لکھا ہے کہ قبر میں بھی حساب ہوگا اور آخرت میں بھی حساب ہوگا۔ جس شخص سے قبر میں حساب کتاب کیا جائیگا وہ نجات یافتہ ہے اور جس سے روزِ محشر حساب کتاب کیا جائے گا وہ عذاب سے دوچار ہوگا۔

احمد نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ بعض لوگ روزِ محشر بغیر حساب کتاب کے بخش دئے جائیں گے اور مسلمان اپنے اعمال خود اپنی قبر میں دیکھتا ہے۔

ابن عساکر نے تاریخ میں لکھا ہے کہ جس شخص کی موت اس حالت میں ہو کہ قاتلین حضرت عثمانؓ کی اس کے دل میں ذرا سی بھی محبت ہو تو وہ دجال کا مطیع و فرمان بردار ہے۔ اگر ایسا شخص حیات دجال میں ہو یا دجال کے زمانہ میں نہ ہو بہرحال وہ اپنی قبر میں دجال پر ایمان آوری کا اقرار کرے گا۔

Marfat.com

عذابِ قبر

بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ حکم تحریر کیا ہے کہ عذاب قبر بالکل حق ہے اور قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ اس بارے میں اکثر احادیث ہیں جیسا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ — ای اللہ تیرے حضور میں عذاب
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ — قبر سے پناہ مانگتا ہوں

اور بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کی زبانی رسالتمابؐ کا یہ فرمان بھی لکھا ہے کہ مُردوں پر جب عذاب قبر ہوتا ہے تو اسے جانور بھی سُنتے ہیں۔

احمد و ابویعلی نے ابوسعید خدری کے حوالہ سے سرورِ عالمؐ کی یہ حدیث لکھی ہے کہ کافر پر اس کی قبر میں (۹۹) اژدہے مسلط کئے جاتے ہیں جو قیامت تک اس کو ڈستے ہیں۔ اور ایک حدیث احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حوالہ سے یہ لکھی ہے کہ ہر کافر کے پاس دو سانپ بھیجے جاتے ہیں ایک سر کی جانب سے اور دوسرا پائنتی سے جو اُسے تا روزِ محشر کاٹتے رہیں گے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضؓ کی زبانی یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ سرورِ عالمؐ دو قبروں پر سے گذرے اور ارشاد فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب کیا جا رہا ہے لیکن ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک وہ ہے جو احتیاط سے استنجا نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلخور ہے۔ اور یہ دونوں اپنے جُرم میں ماخوذ ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک سبز ٹہنی کے دو حصے کیئے اور ایک ایک قبر پر رکھدیا۔ صحابہ رضؓ نے کہا یا رسول اللہؐ آپؐ نے

Marfat.com

بہ عمل کیوں فرمایا ؟ ارشاد عالی ہوا توقع ہے کہ جب تک یہ پتے خشک نہ ہوں گے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

ابن ابی الدنیا و بیہقی نے حضرت میمونہؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اے میمونہ! بارگاہِ الٰہی میں عذابِ قبر سے پناہ مانگو کیونکہ چغل خوری اور پیشاب کی ناپاکیوں کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے قبر میں سخت عذاب ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں اکثر احادیث اس باب میں وارد ہیں کہ چغلخوری اور لگاؤ بجھاؤ سے اور پیشاب میں احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے

• طحاوی و ابو شیخ نے حضرت ابن مسعودؓ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "ایک شخص کو اس کی قبر میں دُرّے لگانے کا حکم الٰہی ہوا، لیکن اس کی دعاؤں کی وجہ سے ایک ہی دُرّہ پر اکتفا کی گئی اور اس کی قبر آگ سے بھر دی گئی پھر جب اس پر سے یہ عذاب قبر ختم ہو گیا تو ہوش میں آیا اور کہا اے فرشتو! تم نے کس جُرم میں مجھے دُرّہ لگایا؟ فرشتوں نے جواباً کہا تو نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی اور مظلوم کے پاس سے تو گذرا تھا لیکن تو نے مظلوم کی کوئی مدد نہیں کی تھی۔

ابن ابی شیبہ وغیرہ نے دوسری روایات یوں کی ہیں کہ اس شخص نے فرشتوں سے کہا۔ تم نے مجھے کیوں دُرّہ لگایا ؟ حالانکہ میں دنیا میں متقی و پرہیزگاروں جیسی زندگی بسر کرتا رہا۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسن بصریؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا "جو شخص میرے کسی صحابی کو بُرا کہے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی قبر میں ایک ایسا جانور مسلّط کر دے گا جو قیامت تک اس کا گوشت کاٹتا

Marfat.com

رہے گا یا اسے چیرتا پھاڑتا رہے گا۔ ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع کے ذریعہ لکھا ہے کہ سرکارِ کائنات ؐ نے فرمایا کہ فرقہ ضالہ (قدریہ اور مرجیہ) کے ہر مردہ کی قبر کو تین دن بعد کھود کر دیکھو تو اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا دیکھو گے

ابن ابی الدنیا نے ابی اسحٰق فزاری کی زبانی لکھا ہے کہ ایک شخص نے آکر اُن سے کہا میں کفن چور ہوں اور میں نے بعض مُردوں کا رخ قبلہ سے پھرا ہوا بچشم خود دیکھا ہے۔ ابو اسحٰق نے یہ قصہ یوں لکھا ہے کہ اوزاعی نے کہا ہے کہ جن لوگوں کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا پایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جن کی وفات مذہب اہل سنّت والجماعت کے خلاف واقع ہوئی ہے۔ عمر بن میمون نے عمر بن عبدالعزیز مروانی کی زبانی لکھا ہے کہ ولید بن عبدالملک کے دفن کے وقت دوسروں کے ساتھ میں بھی تھا۔ میں نے دیکھا کہ ولید بن عبدالملک دونوں زانو اس کی گردن تک بند ھے ہوئے تھے۔ یہ سُن کر عمر بن عبدالعزیز مروانی نے اس قول سے توبہ کی جو حضرت علی رضؓ کی بابت عام مروانی کہا کرتے تھی

ابن ابی الدنیا نے فضل بن یونس کی زبانی لکھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز بن عبدالملک سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے والد اور آپ کے بھائی ولید کو کس نے دفن کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ فلان فلان نے۔ اور میرے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے کہ مجھ سے فلان شخص نے کہا کہ میں نے انہیں قبر میں اتارا اور جب ان کے کفن کی گرہ کھولی تو دیکھا کہ ان کا منھ ان کی پیٹھ کی طرف تھا۔

التواءِ عذابِ قبر

کافروں پر سے عذاب قبر کبھی دور نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن اور ماہِ رمضان میں عذاب قبر ملتوی رہتا ہے۔ اور یہ قول

Marfat.com

بلحاظ آیات و احادیث پسندیدہ نہیں ہے۔

ابن قیم نے لکھا ہے کہ کافروں اور بعض گنہگار مسلمانوں پر عذاب قبر جاری رہتا ہے، بعض گنہگاروں کو ان کے گناہوں کے موافق اولاً عذاب قبر ہوگا اور بعد میں وہ عذاب جاری نہ رہے گا۔ اور میرا قول یہ ہے کہ دعا تول اور دوسرے مسلمانوں کی شفاعت کی وجہ سے مُردوں پر عذاب قبر دور کر دیا جاتا ہے۔ امام یافعی کا بیان ہے کہ شب جمعہ میں اور جمعہ کے دن عذاب قبر ملتوی رہتا ہے۔ علامہ نسفی نے لکھا ہے کہ التواء کے بعد یہ عذاب دوبارہ نہیں کیا جاتا یعنی اگر عذاب ہوتا ہے تو صرف ایک ہفتہ تک، اور جمعہ کے بعد عذاب جاری نہیں رہتا۔ لیکن حدیث بُراء بن عازب ثابت کرتی ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ تک بھی عذاب قبر ہوتا ہے جیسا کہ رسول اکرمؐ کا دو قبروں پر سبز پتے رکھنا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جن کی قبروں پر سرور عالمؐ نے سبز پتے رکھے تھے ان کو مدفون ہو کر ایک ہفتہ سے زیادہ دن گذر چکے تھے۔

ابو علی نے حضرت انس سے اور بیہقی نے حضرت عکرمہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

عذابِ قبر نہ پانے والے

ترمذی نے ابن ماجہ و بیہقی نے سلمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جو شخص جریانِ شکم[1] یعنی پیٹ کی بیماری

---

[1] جریانِ شکم کہتے ہیں دست آنے کو۔ خواہ دست آنے کا سبب کوئی سی بیماری ہو (از مترجم)

Marfat.com

کی وجہ سے فوت ہوا اُسے عذاب قبر نہیں دیا جائے گا

ابن عباس رضؓ وابن مسعود رضؓ وغیرہ سے متفرق طور پر مروی ہے کہ ہر رات سورۃ تبارک الذی کا پڑھنا عذاب قبر سے نجات کا موجب ہو عہد رسالتمآبؐ میں صحابہؓ سورۃ ملکؔ[1] کی تلاوت کو مانع عذاب قبر کہا کرتے تھے

دارمی نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ سورۃ الم تنزیل سجدہ خود اپنی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہوئی کہے گی۔ اے اللہ اگر میں تیرے قرآن کریم کی سورۃ ہوں تو میری شفاعت قبول کر ورنہ اپنی کتاب سے دور کر کے مُردہ پرند کی طرح اپنے بازو میں چُھپالے۔ غرضیکہ یہ سورۃ شفاعت کرے گی۔ اور اس سورۃ کا پڑھنے والا عذاب قبر سے نجات پائے گا۔ اور یہی اثرات سورۃ تبارک الذی کے ہیں۔ دارمی و ترمذی نے جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ جب تک سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الملک نہ پڑھ لیتے آرام نہ فرماتے تھے۔ اصبہانی نے اپنی ترغیب میں بحوالہ حضرت ابن عباس رضؓ رسول اللہؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے کہ جو شخص شب جمعہ میں بعد نماز مغرب دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ اور سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ (۱۵) مرتبہ پڑھے گا اس پر سکرات موت آسان ہوگی اور عذاب قبر سے نجات پائے گا اور پل صراط کو روز محشر بہ آسانی عبور کرے گا۔ اور سرورِ عالمؐ نے فرمایا ہے جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اُسے موت کے سوائے کوئی اور چیز جنت میں داخل ہونے سے روک نہ سکے گی۔ اس حدیث کو نسائی، ابن حبان، ابن مردویہ اور دارقطنی نے ابی امامہ کے حوالہ سے اور علامہ بیہقی نے حضرت علی رضؓ اور حدیث صلصال بن

---

[1] تبارک الذی کی سورۃ کا نام سورۃ الملک ہے۔ (از مترجم)

Marfat.com

داہلس کی زبانی روایت کیا ہے۔

طبرانی و اصبہانی نے ابن عمرؓ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنے والوں کو مرتے وقت، قبریں اور حشر ونشر کے وقت کوئی وحشت نہ ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس حدیث کو عمومی حیثیت دی جائے تو بلا شبہ کہا جا سکتا ہے کہ جتنی وحشت کافروں کو ہوگی اتنی مسلمان کو نہ ہوگی۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ دوسری احادیث کے پیش نظر جن سے یہ ثابت ہے کہ گنہ گاروں کو عذاب قبر ہوگا، عام طور پر مطلق وحشت کی نفی نہیں کی سکتی۔ اور ظاہر ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے وہ اشخاص ہیں جو مقام بقا و فنا سے مشرف ہیں۔ ان کے سینوں میں ذات پاک رب العلمین کے سوائے کوئی اور دوسرا مقصود نہیں ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عبادت سے مطلب ہی یہ ہے کہ معبود کے حضور میں مکمل طور سے اپنی عاجزی پیش کی جائے۔ اور اس امر میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر شخص اپنے مقصود کے حصول کے لئے بے انتہا عاجزی کرتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مقصود ہی دراصل معبود ہے اور لا مقصود الا اللہ اور لا معبود الا اللہ کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور جس کسی کا مقصود صرف ذات پاک رب العلمین ہو تو وہ ماسوا کے پھندے سے آزاد ہو کر شرک خفی سے بھی علحدہ رہتا ہے اور اپنی زندگی میں کسی اور سے نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے محبت و رغبت رکھتی ہے اور اس کو خلوت در انجمن کا لطف حاصل ہوتا ہے۔ یعنی باوجودیکہ وہ لوگوں کے اجتماع میں نظر آتا ہے لیکن باطنی طور پر وہ اللہ میں مشغول رہتا ہے جیسا کہ حدیث شریف ہے (ترجمہ)

تم میں سے کسی کا ایمان اسوقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ تمام

فصل طبرانی و اصبہانی

Marfat.com

لوگ تمہارے نزدیک اونٹ کی مینگنیوں کی طرح نہ ہو جائیں۔
یعنی ہر کسی سے وہ تعلق ہو جس میں بے تعلقی کارفرما ہو۔ اور ایسی شخصیتوں کو لوگوں کا اژدہام مانع خلوت نہیں ہوتا اگرچہ گاہے یہ انبوہ انہیں موجب تشویش ہوتا ہے۔ اور مشغولیت الٰہی کے سبب سے قریبی لوگوں کی جدائی کے پیش نظر انہیں کسی قسم کی وحشت نہیں ہوتی بلکہ زیادہ لذت اُنس و محبت حاصل ہوتی ہے۔ رُباعی (ترجمہ)

جس نے تجھے پہچان لیا وہ جان لے کر کیا کرے اور اہل و عیال و خاندان کو کیا کرے۔ تو دیوانہ بنا کر دونوں جہان دینا چاہتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تیرے دیوانہ کو دو عالم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو جنت کے طلبگار بھی صرف رضا جوئی رب العٰلمین کے لئے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی دولت ہاتھ آئے گی اور ہم اسی کام پر مامور کیے گئے ہیں جیسا کہ مولانا رومیؒ نے کہا ہے۔

جب سلطان دین بھی میری طمع میں گرفتار ہے تو اس کے بعد قناعت بے کار محض ہے۔

اے اللہ ہمیں اپنی محبت دے اور ان کی محبت سے مالامال کر جن کو تو محبوب رکھتا ہے نیز ہم کو اس عمل کی محبت عنایت فرما جو تیری محبت سے ہم کو قریب و قرین بنا دے۔

اندرونِ قبور اولیاء اللہ کی نماز و عبادت میں مشغولیّت

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ کی زبانی روایت ہے کہ رسول اکرمؐ شب معراج میں حضرت موسیٰؑ کی قبر پر تشریف لے گئے اور وہ اپنی قبر میں نماز

Marfat.com

پڑھ رہے تھے۔ ابو یعلی نے حضرت انس رضؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں ترمذی و حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضؓ کی زبانی لکھا ہے کہ چند صحابہ رضؓ نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں کوئی قبر ہے۔ چنانچہ خیمہ کے نیچے کی ایک انسانی قبر میں سے سورۂ تبارک الذی پڑھنے کی آواز آئی، جس کی اطلاع صحابہ نے رسول اکرمؐ کو دی تو سرورِ عالم نے فرمایا یہ سورۃ عذاب قبر دور کرتی اور عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔

حافظ زین الدین نے لکھا ہے کہ بعض اہل برزخ کو ان کے دنیاوی اعمال کی بدولت نوازا جاتا ہے۔ برزخ میں کوئی عمل نہیں اس لئے کوئی ثواب اس کا نہیں، کیونکہ موت کے بعد ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ البتہ اہل برزخ کا بزمانۂ قیام، ذکرِ الٰہی میں مشغول ہونا صرف حصول لذت و خوش عیشی کے لئے ہوتا ہے۔ جس کی مثال یہی ہے کہ فرشتے اور جنتی اللہ کے ذکر سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ اور حقیقت کلی یہی ہے کہ ذکرِ الٰہی فی نفسہٖ دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر میں کہتا ہوں کہ چونکہ دنیا کی تمام نعمتوں سے ذکرِ الٰہی بدرجہا بہتر ہے اس لئے مندرجہ بالا قول کہ عالم برزخ کے عمل سے ثواب نہیں ہوتا، موزوں و مناسب نہیں ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ زمزمہ و شعر کی لذت سے عوام اس لئے لذت اندوز ہوتے ہیں کہ ان میں محبوب کے تذکرے ہوتے ہیں۔ اور خاصانِ حق کی حالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا محبوب ہے اس لئے وہ ذکرِ الٰہی میں لذت حاصل کرتے ہیں، اور ذکرِ الٰہی میں لذت حاصل ہونے کی بابت کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ایک ضعیف حدیث حضرت ابن عباس رضؓ سے یوں روایت کی جاتی ہے کہ مسلمان کو تلاوت کرنے

Marfat.com

کے لئے قبر میں قرآن شریف دیا جاتا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے یزید وقاشی کی زبانی لکھا ہے کہ مجھے یہ روایت ملی ہے کہ جو شخص قرآن کریم حفظ کرتے کرتے فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں وہ فرشتے بھیجتا ہے جو اسے باقی ماندہ قرآن کریم حفظ کرا دیتے ہیں اور یہی روایت حسن و عطیہ عوفی سے بھی مروی ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین کی زبانی لکھا ہے کہ مُردہ کو عمدہ کفن دینا انہیں پسند تھا اور وہ کہتے تھے کہ مُردے اپنے پہنے ہوئے کفن ہی میں دوسرے مُردوں سے ملتے ہیں[1] اور اسی طرح ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کی حدیث مرفوعاً بیان کی ہے۔ اور ترمذی وغیرہ نے ابی قتادہ کے حوالہ سے بھی یہی لکھا ہے۔ عمدہ کفن کا مطلب یہ ہے کہ وہ بیش قیمت نہ ہو بلکہ حلال کمائی کا ہو، سنّت کے موافق ہو اور سفید و پاکیزہ ہو۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی استعمال شدہ چادر حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دھونے کے لئے دی کہ اسی کا ان کو کفن دیا جائے اور پھر فرمایا کہ نئے کپڑوں کے استعمال کے زندہ لوگ زیادہ مستحق ہیں۔

زیارتِ قبور

ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ

[1] مسلمانوں کے مُردے اپنی قبروں میں باہم ایک دوسرے سے ملاقی ہوتے، تلاوتِ قرآن کرتے اور خوش عیش رہتے ہیں جیسا کہ حضرت سعید بن جبیرؓ نے لکھا ہے کہ ہم لوگ جب حضرت ابن عباسؓ کو بمقام طائف دفن کر چکے تو ان کی قبر سے یہ آواز آئی یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (تفصیل کے لئے دیکھئے سیر اولیاء از اعلحضرت حکیم مسیح الدین احمد خانؒ)

Marfat.com

فرمان نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرنے کی خاطر اس کی قبر پر بیٹھ کر اس کے حق میں سلام دعا کہے تو مردہ اپنے اس بھائی کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ اسی طرح امام بیہقی وغیرہ نے حضرت ابوہریرہؓ کی زبانی مرفوعاً روایت کی اور صحیح مسلم میں موقوفاً حضرت ابوہریرہؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک مقبرہ پر تشریف ارزانی کر کے فرمایا اے مسلمانو! تم پر اللہ کی سلامتی ہو اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی یہی حدیث اس اضافہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم فرماتا ہے۔ علاوہ ازیں نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت بُریدہ کے حوالہ سے یہی حدیث لکھ کر لفظ "لاحقون" کے بعد یہ عبارت لکھی ہے اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعًا اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ اور یہی حدیث ترمذی نے ابن عباسؓ کے حوالہ سے اور طبرانی نے حضرت علیؓ کے حوالہ سے لکھی ہے۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہؓ کی زبانی روایت کی ہے کہ قبرستان میں جانے والے شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے صاحبانِ قبر کے لئے دعائے مغفرت کرے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے اس طرح رحمت طلب کرے گویا ان کی نمازِ جنازہ ادا کر رہا ہے۔

ارواح کے رہنے کی جگہ

ارواح کے جائے قرار کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ مالک و نسائی نے بہ سند صحیح حضرت کعب بن مالک کی زبانی سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مسلمان کی روح سبز پرندوں پر سوار جنتی درختوں پر معلق رہتی ہے اور قیامت کے دن وہ اپنے جسموں میں عود کرے گی۔ احمد طبرانی

Marfat.com

نے حضرت اُم ہانیؓ کی زبانی یہی حدیث لکھی ہے اور اسی طرح ابن عساکر نے اُم بشر زوجہ ابی معروف کی زبانی تحریر کیا ہے۔ ابن ماجہ اور طبرانی نے بحوالۂ ام بشر لکھا ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے خود سنا ہے کہ مسلمان کی روح وہ پرندہ ہے جو جنت میں حسب دلخواہ سیر کرتی رہتی ہے اور کافر کی روح سجّین میں مقیّد رہتی ہے۔ طبرانی وغیرہ نے حمزہ بن حبیبؓ کی زبانی سرکارِ کائناتؐ کا مُرسلاً یہ ارشاد لکھا ہے کہ مسلمانوں کی روح سبز پرندوں پر سوار جنت میں جہاں چاہتی ہے سیر کرتی پھرتی ہے۔ اور کفار کی روح سجّین میں مقید رہتی ہے۔ بعض احادیث میں شہداء کے بارے مرقوم ہے کہ ارواحِ شہداء سبز پرندوں کے پیٹ میں رہ کر جنت کی نہروں میں سے جہاں چاہتی ہیں چگتی رہتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں لٹکتی ہیں۔ یہی حدیث مسلم نے بھی حضرت ابن مسعودؓ کے ذریعہ لکھی ہے۔ اور حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس کی زبانی لکھا ہے کہ شہداء جنگ احد کے بارے میں رسول اللہؐ نے متذکرہ بالا ارشاد فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں تقی بن مخلد اور ہنادبن سری نے ابی سعید خدری کی زبانی اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔ ابو شیخ نے حضرت انسؓ کی زبانی روایت کی ہے کہ ارواحِ شہید کو سفید پرندوں کے پیٹ میں رکھ کر اللہ تعالیٰ عرش کی قندیلوں میں رکھتا ہے۔ ابن مندہ نے ابن شہاب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ارواحِ شہداء مانند پرند سبز، عرش میں معلق رہتی ہیں۔ ابن ابی حاتم نے ابی الدرداء کی زبانی لکھا ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں پر سوار عرش کے نیچے لٹکتی ہیں اور جنت کے باغوں میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت انسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت حارثہ بن سُراقہ شہید کے بارے

Marfat.com

میں ارشاد فرمایا کہ وہ جنت الفردوس میں ہیں ۔ اور جو احادیث شہداء کے بارے میں ہیں ان میں سے کوئی بھی اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ شہداء کے سوائے دیگر حضرات اس مرتبہ پر فائز نہیں ۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ صدیقین و شہداء دیگر سے زیادہ افضل ہیں ۔ غرضیکہ مرقومہ بالا احادیث ثابت کرتی ہیں کہ مسلمانوں کی ارواح جنت میں رہتی ہیں جس میں شہداء کی کوئی خصوصیت نہیں ہے ۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں بھی احادیث ہیں کہ یہ جنّت میں رہتے ہیں ۔ احمد، حاکم اور ابو داؤد وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی زبانی سرورِ عالم صؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مسلمانوں کی اولاد جنت میں ایک پہاڑ پر رہتی ہے جنھیں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہ رضؓ پرورش کرتے ہیں اور روز محشر انھیں ان کے والدین کے سپرد کریں گے اور خالد بن معدان سے مروی ہے مسلمانوں کے معصوم بچے جو انتقال کر چکے ہیں یہ جنّت میں درخت طوبیٰ کے زیر سایہ دودھ پیتے ہیں ۔ سعید بن منصور نے حضرت مکحول کی زبانی رسول اکرم صؐ کا یہ ارشاد مرسلاً لکھا ہے کہ مسلمانوں کی روحیں سبز گرگٹیا (گھریلو چڑیوں) کی صورت جنّت میں رہتی ہیں ۔ ابن ابی شیبہ و بیہقی نے حضرت ابن عباس رضؓ و کعب رضؓ کی زبانی لکھا ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے لباس میں جنّت کی سیر کرتی ہیں اور مسلمان بچوں کی ارواح گرگٹیا کی صورت جنّت میں رہتی ہیں اور آل فرعون کالے پرندوں کی صورت میں صبح و شام دوزخ پر لائی جاتی ہے ۔ ہنّاد بن سرّی نے ہذیل رضؓ کی زبانی لکھا ہے کہ مسلمانوں کے بچے اپنے والدین کی نسبت سے جس طرح جنّت میں ہیں اسی طرح بڑے بڑے مسلمان جو صالحیت و تقویٰ سے آراستہ ہیں بطریق اولیٰ جنّت میں ہیں ۔ ان احادیث سے ثابت و معلوم

Marfat.com

ہو اکہ مسلمانوں کی ارواح جنت میں اور کافروں کی دوزخ میں رہتی ہیں۔
قرآن کریم واحادیث شریف میں مسلمانوں کے بالمقابل کفار کا تذکرہ ہے اوران مسلمانوں سے کامل مسلمان مراد ہیں۔

واضح رہے کہ کفار کے مقابلہ میں گنہگار مسلمانوں کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا احادیث کو پختہ و کامل مسلمانوں پر محمول کرنا چاہئے

کامل مسلمانوں کی اقسام

کامل مسلمان چار طرح کے ہیں انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین۔

صالحین سے مراد، اولیاء اللہ ہیں جن کے دل اللہ کے سوائے دوسرے مشاغل سے بے پروا ہوتے ہیں اور یہ تجلیات الٰہی کی صلاحیت والے ہیں انہی کی بابت سرورِ عالم ؐ نے ارشاد فرمایا ہے" اللہ نے لوگوں کو دل دیا جو گوشت کا لوتھڑا ہے، یہ جب ٹھیک ہوتا ہے تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے اورجب مفسدہ پرداز ہوتا ہے تو پورا جسم خستہ وخراب اور فساد انگیز ہوجاتا ہے۔ سُنو! یہ گوشت کا لوتھڑا دراصل دل ہے" اور یہ اولیاء اللہ وہ ہیں جو بُری صفات سے پاک وصاف ہوکر باطل خواہشات سے اللہ تعالیٰ کے حضور پناہ جو ہوتے اور رضائے الٰہی پر مطمئن رہتے ہیں۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے" اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی جانب ہنسی خوشی لوٹ چل، میرے بندوں میں شامل رہ اور میری جنّت میں داخل ہوجا"۔ یعنی متذکرہ بالا چاروں گروہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ اورجس کو چاہتا ہے بزرگوں کے زمرہ میں شامل کردیتا ہے جیساکہ قرآن کریم میں ہے" جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ؐ کی فرمان برداری کرتا ہے اُسے انبیاء، صادقین صلحاء، وشہداء کے ساتھ کردیتا ہے، جن پر اللہ نے اپنی

Marfat.com

مہربانیاں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سب کا بہترین رفیق ہے"۔

شہداء کا مسکن بیرونِ جنّت

بعض احادیث سے پایا جاتا ہے کہ شہیدوں کا ٹھکانہ جنت کے باہر ہے، جیساکہ احمد، طبرانی، اور ابن شیبہ نے بہ سند حسن حضرت ابن عباسؓ کی زبانی رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ شہیدوں کی رحیں جنت کی کے دروازہ والی نہر پر سبز گنبد میں رہتی ہیں جن کے لئے صبح وشام جنّت سے رزق آتا ہے۔ ہنّاد بن سرّی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت کعبؓ سے روایت کی ہے کہ شہداء اُن بیرونی چمن اور باغوں میں رہتے ہیں جو جنّت سے قریب ہیں ان کے پاس مچھلیاں اور گائیں بھیجی جاتی ہیں جو باہم چہلیں کرتی اور اُچھل کود کرتی ہیں اور شہید ان سے جی بہلاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں ذبیحہ کے بعد نوش جان کرتے ہیں اور جنّت کی دوسری چیزوں کی ان سے لذت حاصل کرتے ہیں۔

آدم بن ایاس نے مجاہدؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ شہداء جنّت کے باہر رہتے ہیں، جنّت کے میوے اور ان کی خوشبو ان کو باہر ملتی ہے واضح رہے کہ پہلے کی احادیث کی طرح یہ حدیثیں قوی نہیں ہیں ممکن ہے کہ بعض شہداء جنت الفردوس کے باہر رہیں۔ کیونکہ احادیث میں شہیدوں کے مختلف مراتب مذکور ہیں مثلاً وہ مرد صالح پختہ ایمان والا جو خالص اللہ کے لئے شہید ہوا اس کا مرتبہ بلند تر ہے اور ان پر انبیاء کو صرف نبوّت کی وجہ سے برتری حاصل ہے۔

روایت ہے کہ جو شخص عمل صالح و غیر صالح کرنے کے باوجود جام شہادت نوش کرے، اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں لیکن قرض کی عدم

Marfat.com

ادائگی اور مستحقین کی حقوق کشی اسے جنت میں جانے سے باز رکھے گی جیساکہ مسلم شریف میں حضرت ابی قتادۃ رضؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دئیے جائیں گے بشرطیکہ مقروض نہ ہو اور جبریل نے یہ بات مجھ سے اسی وقت کہی ہے۔

ارواح مومنین اور جنت کی دید

بعض احادیث میں ہے کہ ارواح مومنین ساتویں آسمان میں مقیم اپنے جنت کے گھر دیکھتی ہیں اس حدیث کو ابو نعیم نے بہ سند ضعیف بحوالۂ حضرت ابوہریرہ رضؓ تحریر کیا ہے۔

وہب بن منبہ کا بیان ہے کہ آسمان ہفتم میں ایک ایسا مقام ہے جہاں تمام مُردوں کی ارواح اکٹھا ہوتی ہیں اور اسی جگہ قدیم مُردوں کی روحیں نئے مُردوں کی روحوں سے دنیا کے حالات دریافت کرتی ہیں سعید بن منصور نے حضرت سلمان فارسی رضؓ کے حوالہ سے لکھا ہے روح جسم سے نکلنے کے بعد زمین و آسمان میں رہتی ہے۔ ابن مبارک حکیم ترمذی، ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے سعید بن مسیب کے توسط سے حضرت سلمان فارسی رضؓ کی زبانی روایت کی ہے مسلمان کی ارواح عالم برزخ میں رہتی ہیں اور زمین کے ہر حصہ کی حسب دلخواہ سیر کرتی ہیں اور کفار کی ارواح سجین میں رہتی ہیں۔ مندرجہ بالا احادیث و اقوال اگرچہ بالکل صحیح ہیں لیکن ان کا یہ مفہوم سمجھنا چاہئیے کہ بعض مسلمانوں کے اعمال ایسے نہ تھے کہ وہ بالراست جنت میں داخل ہوجاتے اس لئے وہ ساتویں آسمان میں رہتے ہیں جن میں سے بعض ساتویں آسمان سے

Marfat.com

اوپر نہیں جا سکتے بلکہ زمین و آسمان کے درمیان ہی پرواز کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی پاداش میں گرفتار نہ رہ کر سیر کی قدرت رکھتے ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جو گناہوں کی سزائیں گرفتار رہ کر سیر نہیں کر سکتے۔ طبرانی نے حضرت انس کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ کے پاس نماز پڑھانے کے لئے ایک میت لائی گئی آپؐ نے پوچھا کیا یہ مقروض تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں، اس پر ارشاد عالی ہوا ہمارے نماز پڑھانے سے اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ قرض کی وجہ سے اس کی روح اس قبر میں مقید رہے گی اور آسمان کی جانب نہ جا سکے گی، اگر تم میں سے کوئی اس کے قرض کی ادائگی کی ذمہ داری لیتا ہے تو ہم نماز پڑھائے دیتے ہیں۔

ترمذی و ابن ماجہ وغیر نے حضرت ابو ہریرہؓ کی زبانی روایت کی ہے کہ جب تک میت کا ذمگی قرض ادا نہیں کیا جاتا اس وقت تک اس کی روح مقید رہتی ہے۔ اس طرح طبرانی نے براء بن عازب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے مقروض کی روح مقید رہتی ہے اور وہ اپنی تنہائی کی بارگاہِ الٰہی میں شکایت کرتی ہے۔ بزار و طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا یہاں بنو ہذیل کا ایک شخص تمہارا دوست جنّت کے دروازہ پر قیدی بنا ہوا ہے کیونکہ وہ دنیا میں مقروض تھا۔ تم بنو ہذیل اگر اسے عذاب سے بچانا چاہتے ہو تو اس کا ذمگی قرض ادا کر دو۔ اکثر لوگ قرض وغیرہ کی عدم ادائگی کے سبب جنّت میں داخل نہ سکیں گے یا جنّت کے دروازہ تک نہ پہنچ سکیں گے یا ساتویں آسمان سے اوپر نہ جا سکیں گے یا قبر میں مقید رہیں گے اور تمام کافروں کی روحیں سجین میں رہیں گی جو ساتویں زمین کے نیچے ایک

Marfat.com

دوزخی مقام ہے اور صبح وشام دوزخ ان کے روبرو لائی جائے گی جیسا کہ قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔ ترجمہ

صبح وشام کفار دوزخ کے روبرو لائے جائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور فرعون والوں کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا

اگرچہ احادیث بالا میں تطبیق دی گئی ہے لیکن دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ مسلمانوں اور کفار دونوں کی ارواح قبر ہی میں رہتی ہیں جیساکہ حضرت براء بن عازبؓ کی طویل حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کی ارواح فرشتے آسمانِ ہفتم تک لیجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندہ کا کارنامہ علیّین میں لکھ لو اور پھر اسے زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اسے زمین ہی میں پیدا کیا، زمین ہی میں اسے داخل کروں گا اور زمین ہی سے نکالوں گا، اس مرحلہ کے بعد اس کی روح پھر اس کے جسم میں داخل کردی جاتی ہے۔ دوسری احادیث بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہیں اور یہ سلسلہ ارواح انبیاءؑ تک پہنچتا ہے جو اپنی قبروں میں آرام فرما ہیں۔ رسول اکرمؐ نے شب معراج میں حضرت موسیٰؑ کو خود ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور فرمایا جو شخص میرے روضہ کے قریب مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے تو میں خود سنتا ہوں اور اگر کسی دور و دراز مقام سے مجھ پر درود و سلام بھیجا جاتا ہے تو وہ مجھ تک پہنچتا ہے

اس باب میں مختلف روایات کے پیش نظر علماء کے مختلف اقوال ہیں، حضرت ابن عبداللہ کا بیان ہے کہ آخری احادیث بالکل صحیح اور درست ہیں، اور احادیث نکیرین، مُردہ کو اس مقام جنت یا دوزخ دکھانا، عذابِ قبر و ثوابِ قبر، زیارتِ قبور اور ان کو السلام علیکم کہنا

Marfat.com

اور عقلمند حاضر شخص کی مانند اہل قبور سے ان کے مرتبہ کی مانند کچھ کہنا یہ تمام احادیث اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ تمام ارواح اپنی قبروں میں رہتی ہیں۔ علامہ نسفی نے بحر الکلام میں لکھا ہے کہ ارواح انبیاء اپنے اجسام سے نکل کر مشک وکافور والی صورتیں اختیار کر لیتی ہیں اور دن بھر جنت میں کھاتی پیتی اور عیش کرتی ہیں اور بوقت شب ان قندیلوں میں جاگزین ہوتی ہیں جو زیر عرش آویزاں ہیں۔ شہداء کی ارواح سبز پرندوں کی صورت جنت میں کھاتی پیتی اور عیش کرتی اور رات کو یہ بھی قنادیل زیر عرش میں اقامت کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں فرمانبردار مسلمانوں کی ارواح جنت سے متصل جنت کے باہر رہتی ہیں اور جنت کے خورد و نوش سے استفادہ نہیں کرتیں مگر جنت اور اسی کے لذائذ دیکھتی رہتی ہیں۔ اور گنہگار مسلمانوں کی روحیں زمین و آسمان کے درمیان ہوا میں معلق رہتی ہیں۔ اور کافروں کی روحیں مقام سجین میں اس طرح مقید رہتی ہیں کہ سیاہ پرندوں کے پیٹ میں ساتویں زمین کے نیچے ہوتی ہیں اور بوجوہ چند ان کے جسموں سے ایک خاص قسم کا اتصال رہتا ہے۔ ان کی ارواح کو عذاب اور ان کے اجسام کو تکلیف پہنچتی ہے جس کی مثال آفتاب کی مانند ہے جو اگرچہ آسمان پر ہے لیکن اس کی شعاعیں زمین پر اثر انداز ہوتی ہیں[1]۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا بیان ہے کہ مسلمانوں کی ارواح علیین میں اور کفار کی سجین میں رہتی ہیں اور ہر ایک روح کا اپنے جسم سے اتصال معنوی

---

[1] عذاب و ثواب کا یہ سلسلہ قبور قیامت تک ہے، روز محشر حساب و کتاب کے بعد تمام مسلمان بہ حیثیت امتی انشاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور حسب مراتب خوش و عیش رہ کر دیدار پروردگار کی گراں مایہ نعمت سے محظوظ ہوتے رہیں گے۔

Marfat.com

رہتا ہے جو حیات دنیاوی کے اتصال کے مشابہ نہیں ہے کہ ایک دوسرے سے متصل کلی ہوں بلکہ اس اتصال معنوی کو حالتِ خواب سے مشابہت دیجا سکتی ہے جس میں مابین روح و جسم ایک خاص قسم کا اتصال رہتا ہے اور مرنے کے بعد روح و جسم کا اتصال حقیقتاً سونے کی حالت کے اتصال کی بہ نسبت زیادہ قوی و قریبی ہوتا ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ مسلمان ارواح کا مسکن علیین اور کفار کا سجین ہے۔ اور عبدالبر نے جمہور کا قول بیان کیا ہے کہ ارواح اپنی قبور کے پاس جمع ہوتی ہیں۔ اس باب میں مجھ فقیر کی احادیث کے پیشِ نظر یہ رائے ہے کہ فرشتے مؤمن کی روح ساتویں آسمان سے اوپر لے جاتے ہیں جہاں حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اس کا نام علیین میں لکھ لو اور اسے پھر جانب زمین لے جاؤ کیونکہ ہم نے اسے زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوبارہ نکالیں گے، چنانچہ یہ روح پھر اسی مسلمان کے جسم میں داخل کی جاتی ہے اور اس سے قبر میں نکیرین سوال کرتے ہیں۔ انبیاء اور جو حضرات انبیاء سے مکمل مشابہت رکھتے ہیں اُن کی شخصیت اس امر سے بہت بلند ہے کہ نکیرین ان سے سوال کریں اور سوالات کے بعد جبکہ مسلمان حق پر ثابت قدم پایا جاتا ہے تو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اس کے لئے جنت میں فرش فروش کیا جائے، اسے جنتی پوشاک پہنائی جائے۔ اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور نیک اشخاص کی روح ان کی قبروں سے اس راستہ کے ذریعہ جو جنت کا راستہ ہے جنت میں جاتی ہے۔

نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور ولیوں کی روحیں، جنت میں

Marfat.com

رہتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں آمدورفت کرتی ہیں اور حسب خواہش کھاتی پیتی ہیں اور زیر عرش قیام کرتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے مراتب کے موافق علیین اور اعلی علیین میں ساکن رہتی ہیں۔

اور دوسرے مسلمانوں کو آسمان ہفتم سے اوپر اس مقام تک رسائی نہیں۔ گنہگار مسلمانوں کی روح جب تک ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے زمین و آسمان میں رہتی اور برزخ زمین کی سیر کرتی ہے۔ اور بعض گنہگاروں کی ارواح قبر ہی میں مقید رہتی ہیں جہاں سے نکل ہی نہیں سکتی ہیں۔ کفار کے لئے آسمانی دروازے نہیں کھلتے ان کا نام سجین میں لکھ کر سجین ہی میں ان کی روح جھونک دی جاتی ہے۔ اور ان کی روح پھر ان کے جسم میں داخل نہیں کی جاتی اور ان کی قبر ہی میں سے دوزخ کا راستہ کھول دیا جاتا ہے اور اسی راستہ ان کی روح سجین میں مقید کر دی جاتی ہے اور صبح و شام دوزخ کے روبرو لائی جاتی ہیں۔

ارواح شہداء و صلحاء کے جنت میں داخل ہونے کا ثبوت اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے (ترجمہ)

ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اس پر وہ کہیں گے کاش میری قوم کو معلوم ہو جاتا کہ میرے رب نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے صاحب عزت بنایا ہے۔

اور یہ آیت حبیب نجار کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

انبیاء و صدیقین جو شہداء سے افضل و اعلیٰ ہیں ان کی قبور سے جنت تک اللہ تعالیٰ نے راستہ بنا دیا ہے جو ان کے لئے بہ یک قدم ہے اسی لئے جو شخص ان کے مزار کی زیارت کے لئے حاضری دیتا، سلام

Marfat.com

کہتا، یا ان سے خطاب کرتا ہے تو یہ پلک جھپکاتے جنت سے اپنی قبر میں آکر اس شخص کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اور سرکارِ کائنات ؐ کا شبِ معراج میں حضرت موسیٰؑ کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھنا اور پھر اسی شب ان کو چھٹے[1] آسمان پر دیکھنے کے بھی یہی اسباب ہیں۔

رسول اکرمؐ کی یہ شان ہے کہ شبِ معراج میں زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لے گئے، جنت الماویٰ کی سیر کی، احکامِ الٰہی حاصل کئے اور پھر زمین پر تشریف ارزانی فرمائی اور یہ سب اتنی مدت میں ہوا کہ ہنوز بستر مبارک گرم تھا۔

مرنے کے بعد روح کو جسم سے اس قسم کا اتصال نہیں رہتا جیسا کہ دنیاوی زندگی میں ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰٓی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ	اللہ تعالیٰ ہی سب جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور سوتے میں ان جانوں کو بھی قبض کرتا ہے جنہیں موت نہیں آئی اور ان جانوں کو جسموں سے نکال کر اپنے پاس روک لیتا ہے جن کی موت کا حکم دے چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک معینہ میعاد تک کے لئے واپس لوٹا دیتا ہے

---

[1] رسول اکرمؐ کا مع جسم ملاقات رب العالمین کے لئے سرِ عرش جانا جنت کی سیر اور دوزخ کا معائنہ وغیرہ فرمانا اور واپسی میں بستر مبارک کو گرم ہی پانا یہ سب قدرتِ الٰہی ہے، تمام چیزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس چیز پر بھی قادر ہے کہ وہ وقت پر بھی قدرت رکھتا ہے وہ آفتاب و ماہتاب کی رفتار کو روک رکھنے پر بھی قادر ہے وہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تک جس چیز کو چاہے ٹھنڈا اور گرم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کے مادی جسم کو آج تقریباً دو ہزار سال سے آسمان پر اٹھائے ہوئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے جس کو جب تک چاہے اپنے پاس ٹھہرائے رکھتا ہے اور پھر نورٌ علیٰ نور، سرکارِ باعثِ تخلیقِ کائنات کو تو شان ہی نرالی ہے مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔

Marfat.com

مندرجہ بالا آیت اگرچہ بُعد پر بہ ظاہر دلالت کرتی ہے لیکن حقیقتاً روح وجسم میں اس قسم کا علاقہ و ربط رہتا ہے کہ اس کے ذریعہ رنج و راحت کا احساس ہوتا ہے اور قطع نظر اس کے کہ روح وجسم کو الگ الگ عذاب ہوتا ہے مندرجہ بالا حکم ممکن ہے۔ عوام کے نزدیک اگرچہ جسم بغیر روح کے احساس لذت و رنج نہیں رکھتا لیکن از روئے شرع شریف ثابت ہے کہ عند اللہ احساس رکھتا ہے۔

اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ	ہم بہ خوشی حاضر ہیں
اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ	وہ اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے
یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا	روز محشر اپنے ہونے والے گناہ بیان کرے گی

یہ سب آیات قرآنی بھی اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ محض جسم بھی احساس رکھتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے پوچھتا ہے کیا تجھ پر سے کوئی ذکر کرنے والا گذرا ہے ؟ دوسرا پہاڑ خوش ہو کر جواب دیتا ہے کہ ہاں گذرا ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ	ہم نے یہ امانت آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں
عَلَی السَّمٰوٰتِ	کے سامنے پیش کی لیکن انہوں نے اس کی ذمہ داری
وَالْاَرْضِ	سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اس کو اپنے ذمہ لیا

ل سوتے میں روح وجسم کی جدائی کی مثال بالکل اس آفتاب کی مانند ہے جو آسمان پر رہتا ہے اور اس کی شعائیں زمین پر پڑتی ہیں اور جسم سے روح نکل جانے کی مثال یہ ہے کہ یہ جدائی بالکل ویسی ہے جیسے روز محشر آفتاب کا نور، جرم آفتاب سے بالکل الگ ہو جائے گا

Marfat.com

اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ	ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے
فَمَا بَکَتْ عَلَیْہِمَا السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ	نہ تو ان پر زمین و آسمان کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت دی گئی

یہ تمام آیات ہمارے دعویٰ کے اثبات میں ہیں۔ مسلمان کی وفات پر زمین و آسمان کا گریہ کرنا، مسلمان کی تدفین پر زمین کا خوش ہونا۔ اور کافر کے دفن کرنے کے لئے زمین کا انکار کرنا، یہ احادیث بھی ہمارے ہی مدعا کے صحیح ہونے کا ثبوت ہیں[1]۔

مولانا روم نے خوب کہا ہے شعر (ترجمہ)

پانی، ہوا، مٹی اور آگ یہ چار عنصر بھی مخلوق ہیں جو لوگوں کے نزدیک اگرچہ مردہ نظر آتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک زندہ و کارگزار ہیں[2]

فائدہ۔ اللہ نے شہداء کے بارے میں فرمایا ہے کہ "وہ اللہ کے پاس زندہ ہیں" اس حکم سے شاید یہ مُراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ارواح کو ایک جسم عنایت کرتا ہے اور یہ جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں۔ اور زندگی کی یہ کیفیت صرف شہداء کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ کیونکہ انبیاء و صدیقین تمام شہداء سے افضل ہیں اور اولیاء اللہ بھی شہداء کے حکم میں ہیں اس لئے کہ انہوں نے نفس سے جہاد کیا ہے اور جہاد بالنفس در اصل جہاد اکبر ہے جیسا کہ مقولۂ اولیاء ہے "جہاد اصغر سے ہم جہاد اکبر کی طرف جا رہے ہیں" اور اسی کے پیش نظر اولیاء اللہ کہتے ہیں کہ ہماری

---

[1] جسم جو عنداللہ احساس رکھتا ہے۔ اسی پر عذاب و ثواب ہوتا ہے اور بزرگانِ دین کے جسم اپنی قبر میں برسوں تک جوں کے توں رہتے ہیں۔ زمین انہیں کسی طرح خستہ و خراب نہیں کرتی اور وہ اپنی جسمانی لطافت کی وجہ سے روحانی لطافت کے ساتھ اسی دنیا میں اپنے معتقدین کے مددگار ثابت ہوتے ہیں اور باطنی فیض رسانی کرتے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھو سیر اولیاء از اعلحضرت مسیح الدینؒ) باقی صفحہ آئندہ

روحیں ہمارے جسم ہیں اور ہمارے جسم ہماری ارواح ہیں یعنی ہماری ارواح ہمارے اجسام جیسے کام کرتی ہیں۔ کبھی جسم اپنی لطافت کیوجہ سے ارواح کی مانند ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا بھی بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کا سایہ نہ تھا اور آپ زمیں و آسمان جہاں چاہتے سیر فرماتے اور آپؐ دنیا و آخرت میں مسلمانوں کی امداد فرماتے ہیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ بھی زمین و آسمان میں جہاں چاہے آمد و رفت کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اپنے دوستوں اور معتقدوں کے مدد گار ہوں گے اور دشمنوں کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔ ان کی ارواح کو طریقۂ اویسیہ کے ذریعہ فیض باطنی حاصل ہوتا ہے اس لئے ان کے اجسام کو قبر کی مٹی نہیں کھاتی اور ان کا کفن جوں کا توں رہتا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت مالک سے روایت کی ہے کہ مومنین کی ارواح جہاں چاہے آمدرفت کرتی ہیں۔ مومنین سے کامل مسلمان مراد ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اجسام کو ایک خاص روحانی قوت دیتا ہے، یہ حضرات اپنی قبور میں نماز ادا کرتے، ذکر الٰہی کرتے اور قرآن کریم پڑھتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کو جسم موہوب عطا کرتا ہے اور یہ شہداء کے بارے میں اس حدیث سے بھی ثابت ہے جیساکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان شہید ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک خوبصورت جسم نازل کرتا ہے اور اس روح سے کہا جاتا ہے کہ اس جسم میں داخل ہو جا، چنانچہ روح شہید اس جسم موہوب

لہ زمانہ حال کی تحقیق ہے کہ یہ چاروں عناصر اس طرح زندہ ہیں کہ کارفرما ہیں۔

Marfat.com

ہیں داخل ہو کر اپنے پہلے والے جسم کو دیکھتی ہے اور یہ تمام دنیاوی باتیں سنتا اور خیال کرتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سنتے ہوں گے اور یہ بھی گمان کرتا ہے کہ لوگ اسے دیکھتے ہوں گے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ حوریں اس کی بیویوں کی حیثیت سے اسے اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔ یہ حدیث ابن مندہ نے مرسلاً روایت کی ہے۔

زندہ لوگوں کے اعمال مُردہ رشتہ داروں کو سنائے جاتے ہیں

احمد وغیرہ نے حضرت انس رضؓ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے "لوگو! تمہارے اعمال تمہارے فوت شدہ اعزاء کو سنائے جاتے ہیں۔ تمہارے اچھے اعمال سُن کر وہ خوش ہوتے اور بُرے اعمال سے رنجور و مغموم ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ ان کو ہدایت یافتہ ہونے تک موت سے ہم آغوش نہ کر۔

اسی طرح طیالسی نے حضرت جابر بن عبداللہ، ابن مبارک اور ابن ابی الدنیا کے حوالہ سے حضرت ابوایوب انصاریؓ کی روایت قلمبند کی ہے۔ علاوہ ازیں اس بارے میں نعمان بن بشیر، ابوہریرہ رضؓ اور ابی الدرداء کے حوالہ سے دیگر احادیث بھی بیان کی گئی ہیں۔

ارواحِ مومنین کی خواب میں عرش تک رسائی

ارواح مومنین سے ان کامل مسلمانوں کی ارواح مُراد ہیں جو انبیاءؑ و اولیا کی ہیں۔ چونکہ ان کے خواب میں شیطان کو دخل نہیں ہوتا اس لئے ان کے خواب مماثل وحی ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی ارواح آسمانوں

Marfat.com

کے اوپر تک پرواز کرتی ہیں اور ان کے خواب اکثر وبیشتر بالکل سچے ہوتے ہیں اور عام لوگوں کی ارواح کی رسائی چونکہ بالائے آسمان تک نہیں ہوتی اس لئے ان کے خواب اکثر وبیشتر غلط سلط ہوتے ہیں۔

خوابِ اولیاء

اور اولیاء اللہ کے وہ خواب جو وہ آسمان کے نیچے دیکھتے ہیں ان میں شیطان رجیم کبھی کبھی خلط ملط کر دیتا ہے۔

حضرت علیؓ کے ذریعہ رسول اکرمؐ کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ جب خواب میں ہوتا ہے تو اس کی روح جانب عرش جاتے ہوئے آسمانوں میں کچھ دیکھتی ہے۔ اور ایسا خواب سچا ہوتا ہے اور وہاں سے واپسی پر آسمانوں کے نیچے جو کچھ دیکھتی ہے تو شیطان اس سے خلط ملط کر کچھ جھوٹ کہتا ہے اور ایسا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی زبانی روایت کی ہے کہ روحیں جب عرش کے قریب پہنچتی ہیں تو انہیں وہاں سجدہ کرنے کا حکم ملتا ہے۔ جو روح پاکیزہ ہوتی ہے وہ عرش کے قریب سجدہ کرتی ہے اور غیر پاکیزہ روح عرش سے دور ہی رہ کر سجدہ کرتی ہے۔

ابن مبارک نے ابی الدرداءؓ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آدمیوں کی کی ارواح، بحالت خواب عرش تک پہنچتی ہیں، انہیں سے پاکیزہ ارواح کو سجدہ کرنے کی اجازت دیجاتی ہے اور گندہ کو سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔

Marfat.com

مُردوں کو زندہ لوگوں سے تکلیف

طبرانی وحاکم نے عمارہ بن حزم کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھے ایک قبر پر بیٹھا دیکھ کر فرمایا قبر پر سے بسرعت چلے جاؤ۔ تم صاحب قبر کو تکلیف نہ دو، اور وہ تمہیں تکلیف نہیں پہنچاتا۔ بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ فرمان مرقوم ہے کہ مُردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ ان کے اعمال دنیاوی کا آخرت میں ان کو بدلہ مل گیا

ابن ابی الدنیا کی روایت ہے کہ مُردوں کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کرو اگر وہ جنتی ہیں تو تمہاری بدگوئی سے تم خود گنہگار ہوگے، اور اگر وہ دوزخی ہیں تو ان کے لئے دوزخ میں رہنا ہی بہت ہے۔

نسائی میں حضرت صفیہ بنت شیبہ کی زبانی روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے روبرو کسی نے کسی مُردہ کو بُرائی کے ساتھ یاد کیا، جس پر سرورِ عالمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مُردہ کا صرف نکوکاری کے ساتھ تذکرہ کیا کرو۔

ابوداؤد نے حضرت عمر فاروق رضؓ کے حوالہ سے سرکار ابد قرارؐ کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ میت کی خوبیاں بیان کرو اور اس کی بُرائی سے اپنی زبان بند رکھو۔ ابن ابی شیبہ نے مشہور صحابی حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کا قول لکھا ہے کہ میرے نزدیک کسی قبر پر قدم رکھنے سے بہتر یہ ہے کہ آگ و تلوار پر قدم رکھوں، اور قبر پر پیشاب پاخانہ کرنے کو میں ویسا ہی بُرا جانتا ہوں جس طرح سربازار لوگوں کے سامنے بول براز کرنے کو بُرا جانا جاتا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے لکھا ہے کہ سلیم بن عفانہ نے عمر بھر مقبرہ میں پیشاب

Marfat.com

نہیں کیا اور وہ کہا کرتے تھے کہ جس طرح میں زندہ لوگوں سے شرم کرتا ہوں ویسے ہی مُردوں سے بھی حیا کرتا ہوں۔

سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی زبانی لکھا ہے کہ مجھ سے قبور کو پامال کرنے کے بارے میں پوچھنے پر میں نے کہا کہ جس طرح کسی زندہ شخص کو تکلیف دینا مکروہ سمجھتا ہوں اسی طرح اس کے انتقال کے بعد اسے تکلیف پہنچانے کو مکروہ جانتا ہوں

سرکار دو عالمؐ کا ارشاد گرامی ہے اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔ یعنی میّت کے اہل وعیال کی نوحہ وزاری کی وجہ سے میّت کو عذاب ہوتا ہے۔ یہ حدیث بخاری میں حضرت فاروق اعظمؓ کی زبانی لکھی ہوئی ہے۔ ابو یعلیٰ نے حضرت صدیق اکبرؓ اور ابو ہریرہؓ کی زبانی تحریر کی ہے اور ابن حبان نے عمران بن حصین اور انسؓ کے حوالہ سے رقم کی ہے۔ اور طبرانی نے سمرہ بن جندبؓ کے حوالہ سے اور ابن مندہ نے مغیرہ بن شعبہ سے اور ابن سعد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالہ سے قلمبند کی ہے۔

فصل رسول خدا فرمود

صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر مُردہ کو اس کے اہل وعیال کے نوحہ وزاری سے عذاب دیا جاتا ہے بلکہ یہ حدیث دراصل کافر مُردوں کے بارے میں ہے یا ان لوگوں کے بارے میں ہے جو گناہ کے سبب سے عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں۔ اور رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے میّت کو عذاب ہوتا رہتا ہے اور اسی حالت میں اس کے اہل وعیال اس پر نوحہ وزاری کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ پہلی حدیث سے بھی یہی معنی مراد ہیں جس کی تائید میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے

لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی — کوئی کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

یعنی کوئی شخص دوسروں کے گناہوں کے سبب ماخوذ نہ ہوگا اور اسی لئے علماءِ حدیث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے فرمان کے بموجب پہلی حدیث کے معنی کی تاویل کی ہے کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے کافر یا فاسق مُردہ کے لئے۔ بعض نے اس حدیث میّت سے وہ میّت مرادلی ہے جس کی عادت ہی نوحہ وزاری کی ہو یا وہ میت مُراد ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں نوحہ وزاری وغیرہ کی وصیت کی ہو۔ اور امام بخاری بھی اسی معنی کے قائل و مؤید ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میّت سے وہ شخص مراد ہے جو یہ جانتا ہو کہ میرے بعد مجھ پر میرے اہل وعیال وغیرہ نوحہ وزاری کریں گے اور اس نے نوحہ سے منع نہ کیا ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ میت کو عذاب میں گرفتار ہونے کے یہ معنی ہیں کہ فرشتے اس کو زجر و توبیخ کرتے ہیں اور اس پر طرّہ یہ کہ اس کے اہل وعیال وغیرہ اس پر گریہ وزاری کرتے رہتے ہیں۔ ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میت پر جب گریہ وبکا کیا جاتا ہے تو وہ مُردہ واجبلاہ اور واسیداہ وغیرہ کہتا ہے جس پر دو فرشتے اس کے سینہ کو پیٹتے اور کہتے ہیں کہ تو ایسا ہی تھا۔ اس نوبت پر میرا یہ بیان ہے کہ میت اگر اپنے اہل وعیال وغیرہ کے گریہ وزاری وغیرہ پر راضی نہ ہو تو فرشتے اس کو زجر و توبیخ نہیں کرتے اگرچہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ میت کے اہل وعیال میت پر نوحہ وزاری کر کے میت کو رنج والم میں مبتلا کرتے ہیں

Marfat.com

طبرانی و ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ قیلہ بنت مخرمہ نے رسول اکرمؐ سے اپنے فرزند کی وفات کا تذکرہ کیا اور رو دی، جس پر سرورِ عالمؐ نے فرمایا کیا غالب ہوتا ہے تم میں سے کسی پر وہ جو دنیا میں اپنے دوست سے بخوبی صحبت کرتا ہو۔ تم میں سے جو شخص مر جائے اس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہو، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم جب گریہ وزاری کرتے ہو تو اس سے تمہارا دوست عار کرتا ہے اور اے لوگو! تم اس صورت میں اپنے مُردہ کو عذاب میں گرفتار کرتے ہو۔ اس قول کو ابن جُریر، ابن تیمیہ اور اکثر ائمہ نے پسند و اختیار کیا ہے

سعید بن منصور کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے چند خواتین کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھ کر فرمایا" اے ناکردہ گناہوں کی پوٹ عورتو! جنازہ کے پاس سے واپس چلی جاؤ، تم زندہ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتی ہو اور مُردوں کو تکلیف پہنچاتی ہو۔ یحیٰی بن سعید نے حضرت حسن بصریؒ کی زبانی روایت کی ہے کہ میت کے لئے بدترین اشخاص اس کے وہ اہل و عیال وغیرہ ہیں جو اس پر نوحہ وزاری کرتے ہیں اور اس کا ذمگی قرض ادا نہیں کرتے۔

میت کو قبر میں نفع والے امور

ابونعیم نے ابی سعید خُدری کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ مسلمان کے انتقال کے بعد اس پر کے متعینہ کراماً کاتبین سیدھے آسمان پر جا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں، اے اللہ! تو نے فلاں

Marfat.com

کو موت سے ہم آغوش کیا، تونے ہم کو اس کے اعمال لکھنے پر مامور کیا تھا، اب اجازت دے کہ ہم آسمان پر مقیم رہیں، پروردگار کہے گا یہاں میرے آسمانی فرشتے میری تسبیح کر رہے ہیں، اس پر یہ کراماً کاتبین عرض کرتے ہیں تو پھر ہمیں زمین پر رہنے کی اجازت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا چونکہ زمین پر میرے پرستار بندے میری تسبیح کر رہے ہیں اس لئے تم دونوں میرے اُسی بندہ کی قبر پر متعین رہو اور تاقیامت میری تسبیح و تہلیل و کبریائی بیان کرتے رہو اور اپنی اس عبادت کو میرے اس بندہ کے نام لکھتے رہو۔ واضح رہے کہ ایسے مسلمان سے مراد وہ کامل مؤمن ہیں جن کے چار درجے ہیں۔

ابن ابی الدنیا نے اور ابو نعیم نے اپنے حلیہ میں ثابت بنانی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مسلمان میت جب قبر میں رکھدی جاتی ہے تو اس کے اعمال صالحہ اس کے اطراف جمع ہو جاتے ہیں اور عذاب دینے والے فرشتہ کی آمد پر یہ اُس سے کہتے ہیں جاؤ اس میت کے پاس سے چلے جاؤ، اگر نہ جاؤ گے تو سمجھ لو کہ ہماری موجودگی میں تم اس کے پاس نہیں آسکتے۔ صحیحین میں حضرت انس رضؓ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ فرمان مرقوم ہے کہ ہر شخص کی موت پر تین چیزیں اس کی قبر تک اس کے ساتھ رہتی ہیں اہل وعیال وغیرہ، دولت اور عمل۔ پہلی دونوں چیزیں قبر سے واپس ہو جاتی ہیں اور عمل اس میت کے ساتھ رہتا ہے۔ ابن ابی الدنیا نے یزید بن منصور کی زبانی لکھا ہے کہ قرآن پڑھنے والے شخص کی موت کے بعد اس کی قبر میں جب عذاب کے فرشتے آتے ہیں تو قرآن شریف آگے بڑھ کر کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار! یہ شخص میرا مسکن و ماوی

Marfat.com

تھا جس میں تو نے مجھے ٹھہرایا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ ان عذاب کے فرشتوں کو حکم دیتا ہے قرآن کریم کے اس ٹھکانہ سے درگزر کرو اور قرآن کریم پڑھتے رہنے کی وجہ سے اس سے دور ہو جاؤ۔

اصبہانی نے ابی منہال کی زبانی لکھا ہے کہ قبر میں مُردہ کا بہترین رفیق صرف استغفار ہے جو وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ سرکار خاتم النبیینؐ نے فرمایا ہے "انسان کے مرنے کے بعد اس کے تمام اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں البتہ حسب ذیل تین چیزیں اس کو نفع دیتی ہیں اول صدقہ جاریہ یعنی وقف، دوسرے وہ علم جس سے لوگ اس کے انتقال کے بعد اس سے استفادہ کریں یعنی اس کے شاگرد یا اس کی تصانیف (تالیف وتراجم کتب) تیسرے اس کی صالح اولاد جو اس کے لئے دُعا کرتی ہے۔ احمد نے ابی امامہ کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مُردہ کو چار چیزیں نفع دیتی ہیں اور چوتھی چیز یہ ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی حفاظت کی خاطر کفار کے آنے کے راستہ پر نگرانی کرتے ہوئے وفات پائے تو اس کا یہ نیک عمل اس کے لئے فائدہ مند ہے جس کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔

ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کی زبانی سرکار ابد قرارؐ کا یہ فرمان تحریر کیا ہے کہ مسلمان کو اس کی موت کے بعد ثواب پہنچانے والی چیزوں میں سے علم ہے جس کی اس نے اپنی زندگی میں اشاعت کی اور اولاد صالح ہے اور قرآن کریم ہے جو

Marfat.com

اس نے تقسیم کیے تاکہ لوگ اس کی تلاوت کریں اور تعمیر مسجد ہے اور مسافر خانہ و سرائے کی تعمیر ہے اور نہر بنانا ہے اور اپنے مال میں سے بہ حالت صحت صدقہ دینا ہے۔ اور یہ سب چیزیں انسان کو اس کی موت کے بعد نفع پہنچاتی ہیں۔

ابو نعیم و بزار نے لکھا ہے کہ سات چیزیں مُردہ کو نفع پہنچاتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرنے والے نے اپنی زندگی میں کوئی کنواں کھُدوایا ہو یا کوئی درخت لگایا ہو تاکہ لوگ اس کے سایہ وغیرہ سے مستفید ہوں۔

ابن عساکر نے ابو سعید خدری کے حوالہ سے سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص کسی کو کم از کم ایک آیت خوانی یا علم دین کا کوئی مسئلہ سکھائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب اس کے نام پر روز محشر تک جاری رکھتا ہے۔

طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی زبانی حضور رحمۃ للعالمینؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کا جنت میں درجہ بلند کرتا ہے تو بندہ کہتا ہے اے اللہ یہ عزت کس وجہ سے مل رہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے بیٹے کے طلب مغفرت کرنے کی وجہ سے تم ہیں یہ منزلت دی جا رہی ہے۔ نیز ابی سعید خدری نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن جب کسی کو پہاڑوں کے برابر حسنات اور اچھائیاں ملتی ہیں تو وہ کہتا ہے یہ کس صلہ میں؟ پروردگار فرماتا ہے کہ یہ تمہارے فرزند کی تمہارے لئے بے انتہا طلب مغفرت کی وجہ سے ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جُریر بن عبداللہ کی زبانی رسول اکرمؐ کا

Marfat.com

یہ ارشاد مروی ہے کہ جس نے نیکی کے طریقے رائج کئے یعنی اچھائیوں اور نیک کام کرنے کو رواج دیا، اُس کو ان نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا اور ہر شخص کو اس کے دنیاوی اعمالِ حسنہ کا ثواب دیا جاتا ہے اور کسی نیک کام کرنے کا ثواب کم نہیں کیا جاتا، اور جو شخص کوئی بُرا کام کرتا ہے یعنی کسی بُرے کام کو رواج دیتا ہے تو اس کو اس کے جُرم وگناہ کا بدلہ دیا جاتا ہے اور جو لوگ ان گناہوں کے کام کرتے ہیں تو ان سب تابعین کے گناہوں کا بوجھ ان سب پر اور اس بُرے کام کے رواج دینے والے کو بھی بغیر کسی کمی کے دیا جاتا ہے۔

ابن سعد نے رجاء بن حیوۃ کی زبانی روایت کی ہے کہ لوگوں نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ خلیفہ کو قبر میں حفاظت دینے والی چیزوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ اپنے بعد کسی صالح شخص کو خلیفہ بنائے

بیہقی اور دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ مُردہ اپنی قبر میں بحالت پشیمانی و پریشانی فریاد کرتا ہے اور اپنے والدین، اولاد اور معتمد علیہ دوستوں کی دُعائے خیر کا منتظر رہتا ہے اور جب اس کو دعا خیر ملتی ہے تو یہ دُعا اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور دنیا والوں کی اس دعائے خیر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی قبر پر پہاڑوں کی مانند اچھائیوں کا انبار لگا دیتا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ زندہ لوگوں کی طرف سے مُردوں کو ہدیہ صرف استغفار اور طلب مغفرت ہے۔

ابن ابی الدنیا نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ جس طرح زندہ لوگ خورد و نوش کے محتاج ہیں اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ

Marfat.com

مُردے دُعا کے محتاج ہیں۔ اکثر علماء کا اجماع ہے کہ زندہ لوگوں کی دُعا مُردہ کو نفع پہنچاتی ہے جس کا ثبوت قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔ (ترجمہ)

بعد والے لوگ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگا ہمارے گناہ معاف کردے اور ہمارے ان بھائیوں کے گناہ بھی معاف کردے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ رخصت ہو چکے ہیں۔

طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میری اُمت ہی اُمتِ مرحومہ ہے اس کے افراد اپنے گناہ لئے قبروں میں داخل ہوتے ہیں اور قبروں سے جب نکلیں گے تو ان کے سر پر گناہوں کا کوئی بار نہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کے طلب مغفرت کی وجہ سے ان کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کوئی وصیت نہ کر سکیں میرا خیال ہے کہ وہ صدقہ کی وصیت کرتیں۔ اب اگر میں ان کی جانب سے صدقہ دوں تو ان کو ثواب ہوگا ؟ ارشاد عالی ہوا ہاں ثواب ہوگا۔

بخاری میں حضرت ابن عباس کی زبانی روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میری عدم موجودگی میں میری والدہ نے وفات پائی اگر میں ان کی جانب سے صدقہ دوں تو ان کو ثواب ملے گا۔ ؟ ارشاد فرمایا ہاں ثواب ملے گا۔ اس پر سعد بن عبادہ نے

Marfat.com

کہا یارسول اللہؐ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا فلاں باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کیا۔ امام احمد اور چاروں ائمہ سنّت نے سعد بن عبادہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہؐ میری والدہ نے انتقال کیا بتائیے کس چیز کا صدقہ دینا افضل ہے ؟ ارشاد ہوا پانی کا صدقہ۔ چنانچہ سعد نے ایک کنواں کھدوا کر کہا اس کنوئیں کا ثواب بنام والدہ سعد بن عبادہ پہنچایا جائے اور یہی روایت طبرانی نے بہ سند صحیح حضرت انسؓ کی زبانی تحریر کی ہے

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی زبانی لکھا ہے کہ سرورِ عالمؐ نے فرمایا ہے لوگو! جب تم کوئی صدقہ نفل دینے لگو تو اپنے والدین کے نام سے دو، جس کا ثواب تمہارے والدین کو ملے گا اور تمہارے اجر میں سے رمق برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ اور یہی روایت دیلمی نے معاویہ بن جندہ کی زبانی لکھی ہے۔

طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دوعالمؐ نے فرمایا جس متوفی کے متعلقین متوفی کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں تو جبریل امین اس صدقہ کو ایک کشادہ نُور و نق سینی میں رکھ کر اس متوفی کے سرہانے کھڑے ہو کر کہتے ہیں، اے گہری قبر میں سونے والے! یہ وہ ہدیہ ہے جو تمہارے متعلقین نے تمہیں تحفۃً دیا ہے اور یہ قابل قبول ہے۔ پھر وہ تحفہ اسے دیتے ہیں جس سے متوفی شادمان و مسرور ہوتا ہے اور اس کے ہمسایہ پڑتے! اس وجہ سے کہ اُن کے متعلقین نے اُن کے بعد کوئی صدقہ نہیں دیا رنجیدہ و مغموم نظر آتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن سعید کی

Marfat.com

زبانی روایت کی ہے کہ میت کی طرف سے اگر معمولی سی چیز بھی صدقہ دی جائے تو وہ اس کو ملتی ہے۔

طبرانی نے عقبہ بن عامر کی زبانی لکھا ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ اس پر سرکار ابد قرار صلعم نے دریافت فرمایا تمہاری والدہ کے ذمہ جو قرض تھا وہ تم نے ادا کر دیا؟ خاتون نے کہا جی ہاں ادا کر چکی ہوں تو ارشاد عالی ہوا تم حج بدل کر سکتی ہو۔ اسی طرح بزار و طبرانی نے بہ سند حسن حضرت انس رضی کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو اس کے والد کی طرف سے حج کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی کی زبانی سرور عالم صلعم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص کسی متوفی کی طرف سے حج کرے تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ہی کہ متوفی کو ملتا ہے۔

بیہقی و اصبہانی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی کی زبانی رسالتمآب صلعم کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ جو شخص اپنے مرحوم والدین کی جانب سے حج کرے تو اس حج کرنے والے کو آتش دوزخ سے نجات ملتی ہے اور اس کے والدین کو پورے حج کا ثواب ملتا ہے اور سرورِ عالم صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے بڑھ کر صلہ رحمی یہ ہے کہ بیٹا اپنے مرحوم والد یا والدہ کی طرف سے ان کے انتقال کے بعد حج کرے۔

ابن ابی شیبہ نے عطا و زید بن اسلم کی زبانی روایت کی ہے کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم میں اپنے والد مرحوم کی طرف سے غلام آزاد کروں؟ ارشاد عالی ہوا ہاں آزاد کرو۔ علاوہ ازیں عطاء کی

Marfat.com

روایت ہے کہ متوفی کو اس کی جانب سے غلام آزاد کرتے، حج کرنے اور صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے

امام محمد باقر کا بیان ہے کہ حضرات حسنین رضؓ نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضؓ کی جانب سے ایک غلام آزاد کیا۔

ابن سعد نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے اپنے چھوٹے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے اپنے قدیم مال میں سے ایک غلام اس اُمید پر آزاد کیا کہ ان کے انتقال کے بعد اس آزادی غلام سے ان کو آخرت میں نفع ملے۔

ابو شیخ نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ صؐ عاص نے سَو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی لیکن ہشام نے صرف (۵۰) غلام آزاد کئے ہیں جس پر سرورِ عالم صؐ نے فرمایا صدقہ، حج اور غلام کی آزادی صرف مسلمان کی طرف سے کی جاتی ہے اگر عاص مسلمان ہوتا تو اس کو ثواب ملتا۔

ابن ابی شیبہ نے حجاج بن دینار کی زبانی روایت کی ہے کہ رسول اکرم صؐ نے فرمایا ہے کہ مرحوم والدین کے ساتھ نیکی وصلہ رحمی یہ ہے کہ خود نماز پڑھتے ہوتے ان کی طرف سے بھی نماز پڑھو، خود روزے رکھتے ہوتے ان کی جانب سے بھی روزے رکھو اور خود اپنا صدقہ دیتے ہوتے ان کی طرف سے بھی صدقہ دیا کرو۔

صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی زبانی سرکارِ کائنات صؐ کا یہ فرمان مرقوم ہے کہ جس شخص کے ذمہ روزے واجب ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کے اہل وعیال و اقرباء کو چاہئے کہ متوفی کی طرف

Marfat.com

سے روزے رکھیں۔

صحیح مسلم میں حضرت بُریدہ کی زبانی تحریر ہے کہ ایک خاتون نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری والدہ مرحومہ پر دو ماہ کے روزے واجب تھے اگر ان کی طرف سے میں یہ روزے رکھ لوں تو ان کو کفایت کریں گے؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ پھر اس خاتون نے کہا میری والدہ مرحومہ نے کبھی حج نہیں کیا اگر میں ان کی طرف سے حج بدل کروں تو انہیں ثواب ملے گا؟ سرورِ عالم ﷺ نے جواباً فرمایا ہاں۔

چونکہ یہ امر ثابت ہے کہ عبادات بدنی مثلاً نماز، روزہ، حج، صدقات آزادی غلام اور کنواں کھدوانے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی لئے جمہور فقہاء نے لکھا ہے کہ تلاوتِ قرآن و اعتکاف بھی عبادت ہے اس کا ثواب بھی متوفی کو پہنچتا ہے اور یہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہؒ امام مالکؒ اور امام محمدؒ کا ہے۔ البتہ امام شافعیؒ نے اس کی مخالفت کی ہے اور اپنے قول کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیت لکھی ہے (ترجمہ) انسان کو اس کی کوشش بھر ملتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ احادیث مذکورہ، اجماع علماء اور حکم الٰہی "اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ" ہم نے ان کے ساتھ ان کی اولاد کو ملحق کر دیا ہے کے پیش نظر ثابت ہو چکا ہے کہ دوسروں کے اعمال خیر اکثر و بیشتر نفع مند ہوتے ہیں اس لئے آیت قرآنی

"وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى" اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو اس نے کمایا" کی تفہیم ضروری ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حکم الٰہی اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ" کے تحت مندرجہ بالا آیت منسوخ ہے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ

Marfat.com

لِلْاِنْسَانِ کا حرفِ لام دراصل حرفِ علیٰ کے معنی میں ہے یعنی "لَیْسَ عَلَی الْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ہر انسان اپنے کردار وعمل کا ذمہ دار ہے" اور بعض نے لکھا ہے کہ "لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ" میں قرینۂ کلام یہ بتاتا ہے کہ لفظ انسان سے کافر مراد ہیں۔ اور مجھ فقیر کی رائے میں لفظ سعیٰ کے معنی ہیں کسی کام میں کوشش کرنا، یعنی انسان جو کام کرتا ہے اور اس کام میں اسکی جو کچھ نیّت ہوتی ہے اسی کا اس کو بدلہ ملتا ہے جیساکہ سرکارِ کائنات ؐ نے فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (اعمال کا دارومدار صرف نیّت پر ہے) وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰی (اور آدمی کو اس کی نیّت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے) فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ الخ "جو شخص اللہؐ ورسولؐ کے لئے ہجرت کرے تو یہ ہجرت اللہؐ ورسولؐ کے لئے ہوگی اور جو شخص دُنیا کے لئے ترک وطن کرے تو اُسے اس کے ارادہ کا بدلہ ملے گا۔ اور جس نے کسی خاتون سے نکاح کی خاطر اپنا وطن چھوڑا تو اس کو اس کا عوض ملے گا۔

حافظ شمس الدین بن عبد الواحد کا بیان ہے کہ زمانۂ قدیم سے دستور ہے کہ ہر شہر میں مسلمان ایک جگہ اکٹھا ہو کر متوفی کو ایصال ثواب کے لئے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور اس پر اجماع ہے کہ قرآن خوانی موجب ثواب ہے۔ خلال نے حضرت شعبی کی زبانی روایت کی ہے کہ زمانہ دراز سے انصار کا یہ دستور ہے کہ مرنے والے کی قبر پر جاتے اور قرآن خوانی کرتے ہیں۔ ابو محمد سمرقندی نے حضرت علیؓ کے ذریعہ رسول اکرمؐ کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ جو شخص قبرستان میں جاکر سورۂ اخلاص (۱۱

Marfat.com

مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کی روح کو بخشے تو ایسے شخص کو مردوں کی تعداد کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ ابوالقاسم سعد بن علی نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کے ذریعہ سرورِ کائناتؐ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ جو شخص قبروں پر جاکر سورۃ الفاتحہ، الاخلاص اور التکاثر پڑھ کر اس کا ان اہل قبور مسلمین و مسلمات کو ایصال ثواب کرے تو تمام مسلمانوں کے مُردے اس کے حق میں اللہ کے حضور سفارش کریں گے

استاذی مکرم مولانا عبدالعزیز صاحب حال نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ کائناتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قبرستان میں جاکر سورۃ یٰس پڑھ کر مُردوں کی روح کو ایصال ثواب کرے تو تمام مُردوں پر سے عذاب کم ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو مُردوں کی تعداد کے برابر حسنات و نیکیاں ملتی ہیں

قرطبی کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے خود مُردوں کی قبروں پر سورۃ یٰسؔ پڑھی ہے اور جمہور کا بیان ہے کہ آپؐ نے لوگوں کی موت کے وقت تلاوت فرمائی ہے، اور عبدالواحد مقدسی کا بیان ہے کہ آپؐ نے قبروں کے پاس یٰسؔ پڑھی ہے اور محب طبری نے لکھا ہے کہ دونوں حالات میں آپؐ نے یٰسؔ پڑھی ہے۔

احیاء العلوم میں امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے لکھا ہے کہ قبرستان میں جاکر سورۃ فاتحہ، معوذتین اور الاخلاص پڑھ کر جو شخص صاحبانِ قبر کو ایصال ثواب کرے تو ان سب کو ثواب ملتا ہے۔ قبل ازیں حضرت ابن عمر رضؓ کی زبانی یہ حدیث لکھی گئی ہے کہ میّت کے سرہانے سورۃ فاتحہ اور پائنتی سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھنی چاہئے۔

Marfat.com

علاوہ ازیں علاء بن الحلاج کی زبانی رسول اکرمؐ کی حدیث یہ ہے کہ میت پر سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنی چاہیئے۔ باقی اللہ ہی زیادہ جانتا ہے۔

موت کے اچھے اوقات

ابو نعیم نے حضرت ابن مسعودؓ کی زبانی سرورِ عالمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کا ماہ رمضان کے آخر میں یا عرفہ کے دن (یعنی ۹۔ ذی الحجہ کو) یا صدقہ دیکر فوت ہو وہ جنتی ہے۔ اور انہی ابو نعیم نے حضرت خیثمیؓ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنی زندگی میں اعمال صالحہ کی وجہ سے سلف صالحین کی خوشی کا باعث ہو تو اس کے انتقال پر اسے حج عمرہ اور رمضان کے روزوں کے ثواب کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

امام احمد نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے مرتے وقت خالص نیّت سے لا الہ الا اللہ پڑھا یا روزہ کی حالت میں انتقال کیا یا بہ حصولِ رضامندی ربّ العٰلمین صدقہ دیا اور فوت ہو گیا تو ایسا شخص جنتی ہے۔

دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زبانی سرورِ عالمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جس نے جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں انتقال کیا وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہا اور روزِ محشر اس پر شہیدوں کی علامت ہوگی

Marfat.com

انبیاء و شہدا کے جسم قبروں میں

"نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے جسم ان کی قبروں میں سڑتے گلتے اور مٹی نہیں ہوتے" حاکم و داؤد نے اوس بن اوس کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو اس لئے کہ فرشتے تمہارا درود وسلام میرے پاس لاتے ہیں صحابہؓ نے کہا ہم کس طرح عرض کریں کہ یا رسول اللہؐ آپ کی خدمت میں فرشتے کس طرح سلام لے جائیں گے درآنحالیکہ مزار اقدس میں آپ کا گوشت پوست بھی مٹی ہو جائے گا۔ اس پر سرور عالمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسم کو زمین پر حرام کر دیا ہے، یعنی انبیاء کے جسم کو قبر کی مٹی کسی طرح خراب نہیں کرتی اور وہ اپنی قبور میں بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ حدیث ابن ماجہ نے ابوالدرداء کے ذریعہ لکھی اور دوسروں نے بھی قلمبند کی ہے۔

امام مالک اور امام بیہقی وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے کوہِ اُحد سے ایک نہر نکالی اور کہا جو شہداء جنگ اُحد یہاں دفن کئے جائیں اسے زمین تو ان کی رکھوالی ہے۔ چنانچہ لوگوں نے اس مقام کے مدفون حضرات عمرو بن جموح، عبداللہ ابن جسود، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حزام وغیرہ کی لاشوں کو سیلاب کی وجہ سے ان کی قبور سے نکال کر دوسری خشک محفوظ جگہ دفن کرنا چاہا تو ان بزرگوں کی لاشیں جوں کی توں صحیح و سالم حالت میں برآمد ہوئیں اور ان کی قبروں سے مُشک کی خوشبو آ رہی تھی اور حضرت حمزہ رضؓ کی میت کے پاؤں

Marfat.com

میں قبر کھودتے وقت اتفاقاً پھاوڑہ لگ گیا تو ان کے پاؤں سے خون بہنے لگا، اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ انبیاء و شہدا کی ارواح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں لیکن دوسروں کی بہ نسبت ان کو اپنے جسموں سے قریبی واسطہ رہتا ہے، اسی لئے انہیں زندہ کہتے ہیں اور یہی حالت صدیقوں، صالحوں اور اولیاء اللہ کی ہے کہ وہ بھی زندہ ہیں

طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی زبانی سرورِ عالمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ حافظ قرآن کریم کے انتقال پر اللہ تعالیٰ اس کی میت کے متعلق زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کا گوشت پوست نہ کھانا جس پر زمین عرض کرتی ہے اے رب العٰلمین میں اس شخص کا گوشت پوست کیسے کھا سکتی ہوں جس کے سینہ میں تیرا کلام پاک موجود ہے۔

ابن مندہ نے لکھا ہے کہ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضا اور حضرت ابن مسعود رضؓ کی احادیث بھی مروی ہیں۔

علامہ مروزی نے حضرت قتادہ رضؓ کی زبانی روایت کی ہے کہ مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو اس کے جسم پر زمین اپنا قبضہ نہیں جماتی۔ یعنی اس کو خستہ و خراب نہیں کرتی۔

اور مجھ مؤلف کا قول یہ ہے کہ اللہ کے صالح و نکوکار بندے یعنی اولیاء اللہ جن کے دل اور جسم صالح ہیں اور گناہوں سے محفوظ رہے ان کے جسموں کو بھی زمین کسی نوعیت سے خراب و خستہ نہیں کرتی اور ان پر اپنا قبضہ نہیں جماتی۔ چہ جائیکہ شہید جن کی تلواروں نے ان کے گناہوں سے ان کو پاک و صاف کر دیا ہے۔

باقی اللہ ہی زیادہ جانتا ہے

Marfat.com

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی ربوبیت کرتا رہتا ہے۔ اور درود و سلام ہو حضور پُر نور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کی آل پر اور تمام صحابہؓ پر۔ اور اے ارحم الراحمین تمام نبیوں، رسولوں، مقرب فرشتوں اور صالح بندوں پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور مترجم کتاب الموتی والقبور" اقبال الدین احمد کی مغفرت فرما دے
آمین

تمت

کتبہ نور احمد عفا عنہ
الصمد
(جاوید پریس کراچی)

Marfat.com

چند نادر مطبوعات

ترجمہ خیر المجالس یعنی ملفوظات حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رح مرتبہ حضرت حمید شاعر معروف بہ قلندر

جس کے لفظ لفظ سے حبِ الٰہی اور تعلق مع اللہ کا شوق پیدا ہوتا ہے ہر صفحہ میں اولیائے کرام کے نصیحت اور عبرت آموز دل آویز واقعات ہیں۔ اس کتاب کو آپ ہمیشہ زیر نظر رکھنے پر مجبور رہیں گے اس نایاب کتاب سے ایمان اور ایقان میں پختگی اور کیف و سرور حاصل کریں

بہترین کاغذ عمدہ طباعت و کتابت قیمت مجلد ۵۰-۷

الانوار القدسیہ فی آداب العبودیہ (اردو ترجمہ)

یہ کتاب اولیائے کرام کی پہچان علم نافع کی تلاش دور سلف صالحین کے فقراء عظام اور صالحین کے حالات اور مقامات عبودیت کی شان عظیم پر مشتمل ہے

امام عبدالوہاب شعرانی رح کی یہ نادر و نایاب کتاب حبِ الٰہی اور تعلق مع اللہ بڑھانے کے لئے اکسیر اعظم کا درجہ رکھتی ہے۔ قیمت مجلد چھ روپے

مشکوٰۃ الانوار

مصنف حضرت امام غزالی رح۔ پیش لفظ مولانا عبدالقدوس ہاشمی۔ ترجمہ مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی

مشکوٰۃ الانوار ایک مشہور کتاب ہے۔ حضرت امام غزالی رح نے اپنی زندگی کے آخری رنگ تصوف کے بموجب نور خداوندی کی تشریح و توضیح کی ہے اور بہت خوب کی صوفیاء کے یہاں سر ظہور اور سر تخلیق سب سے زیادہ مشکل اور غامض مسئلہ ہے۔ اور اس کے بیان میں یاروں نے بڑی بڑی ٹھوکریں کھائی ہیں مزید یہ کہ نور متمثل ہو کر جسم اور علم متمثل ہو کر قلب ہوتا ہے۔ تصوف با صحیح لفظوں میں فلسفۂ تصوف کے مہمات مسائل میں شمار ہوتا ہے۔ ان کا بیان کوئی

Marfat.com

آسان کام نہیں ۔

امام غزالیؒ کی دیگر تصنیفات کی طرح یہ کتاب بھی فلسفیانہ متصوفانہ اور عالمانہ انداز کی ہے ۔ عمدہ کاغذ وطباعت قیمت ۵۰ - ۱

سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

مؤلف مولوی سید فضل ابن احمد ۔ سیرت پر لاجواب کتاب ، اردو ہی نہیں عربی اور انگریزی وغیرہ میں بھی اس سے بہتر اور کوئی کتاب سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر موجود نہیں ۔ نہایت مدلل طریقہ پر صحیح حوالوں سے لکھی گئی ہے ۔

مصنف کے مطالعہ کی وسعت ۔ تحریر کی روانی فکر کی استواری نے ایک ایسی کتاب پیدا کی ہے ، جو ہر طرح لاثانی اور ہر اعتبار سے بے مثال ہے ۔

بڑی سائز عمدہ کاغذ وطباعت قیمت مجلد .. - ۷

اصولِ فقہ اسلام

از سر عبدالرحیم ۔ مترجمہ مولوی مسعود علی ۔ فقہ کے موضوع پر اُردو اور انگریزی میں بے حساب کتابیں تصنیف ہوئیں ۔ لیکن جو مقبولیت اور اہمیت "اصول فقہ اسلام" کو نصیب ہوئی وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی ۔ سر عبدالرحیم اپنے وقت کے ماہر قانون، سیاست دان ، اور بے لاگ محقق تھے ۔

آپ کی شخصیت کی یہ خصوصیت "اصول فقہ اسلام" کے ہر ایک صفحہ پر نمایاں ہے ۔ قیمت قسم اول .. - ۱۵ قسم دوم .. - ۹

واحد بک ڈپو
جھونا مارکیٹ
کراچی ۲

ذخیرہ

Marfat.com

Marfat.com

اسلامی کتب

			روپے
تذکرہ خواجہ گیسو درازؒ مع تلخیص	مرتبہ	اقبال الدین احمد	۵۰
" مخدوم علاء الدین احمد صابر کلیریؒ	"	سخاوت مرزا	۵۰
" علمائے ہند	"	محمد ایوب قادری ایم۔اے	۰۰
صوفیائے پنجاب		اعجاز الحق قدوسی	۰۰
صوفیائے سندھ	"	"	۵۰
" علمائے سلف و نابینا علماء		محمد حبیب الرحمن شیروانی	۷۵
انوار قدسیہ فی آداب عبودیہ		عبدالوہاب شعرانی	۰۰
سیرت عبدالرحمن بن عوفؓ		سید فضل احمد بن احمد	۰۰
البدر (جنگ بدر پر نادر کتاب)		مولوی عبدالوسع حقانی	۵۰
تزک بابری گلیز کاغذ مترجمہ		رشید اختر ندوی	۰۰
تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ		محمد ایوب قادری ایم۔اے	۰۰
ہمایوں نامہ	مترجمہ	رشید اختر ندوی	۵۰
تزک تیموری	"	ابوالہاشم ندوی	۰۰
ابوریحان البیرونی	"	رشید اختر ندوی	۰۰
سیرت نعمان		شبلی نعمانی	۵۰
الفاروق		"	۰۰
سوانح مولانا روم		"	۷۵
مفردات فی غریب القرآن		امام راغب اصفہانی (مترجمہ مولانا محمد عبدہٗ)	۰۰
فوائد بندہ نواز		معشوق حسین خاں	۷۵
فضائل قرآنی بر صحف آسمانی		حاجی رحیم بخش	۷۵
التکشف عن مہمات التصوف		مولانا اشرف علی تھانوی	۰۰
اولیائے لاہور		ملک لطف ایم۔اے	۰۰
اولیائے ملتان		سید اولاد علی گیلانی	۰۰
رسول کی باتیں		مولانا احمد سعید دہلوی	۵۰
عرش الٰہی کا سایہ	"	"	۰۰
ہماری دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟	"	"	۲۵
معراج المومنین		صوفی عابد میاں	۵۰
اسلام مشرق میں		مولانا وحید احمد	۵۰

ملنے کا پتہ

واحد بک ڈپو جونا مارکیٹ کراچی ۲

اسحاقیہ پرنٹنگ پریس، جونا مارکیٹ، کراچی ۲

Marfat.com